بعون صانع ممکنات و مکین فضل خلاق زمین و زمان
ریاض الامرا
مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع [illegible] چھاپا ہوا

فہرست کتاب ریاض الامرا

مطبع نامی منشی نولکشور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ کتاب ریاض الامرا متضمن ذکر حالات امراے اندرونی و بیرونی ہندوستان کے ہی یعنے وہ امیر کہ گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ سے سلامی کے ساتھہ معزز و ممتاز ہین اونکی ریاستون کا مختصر ذکر تاریخی رحمان علی خان نے موافق ترتیب نمبر مندرجہ حکم محکم جنابہ ملکہ معظمہ ہندوانگلنڈ مورخہ ۲۶ جون ۱۸۶۷ع مصدورہ دربار ونڈسر کی تالیف کیا بنظر قدردانی و فیض رسانی امراے نامدار امید قوی ہی کہ یہ مختصر مطبوع طبع امیران عالیشان ہو کر دار اس علوم مین اجرا پاوے

تمہید

ہندوستان مین تین فریق

ہند و مسلمان انگریز نے بالاستقلال سلطنت کی ہی ہندوون کے عہد کی ابتدا دریافت نہین ہو سکتی مگر انتہا اونکے عہد کی جب مسلمانون نے سندہ دریا او تر کر ہند مین غلبہ پایا تاریخ فرشتہ سے واضح ہی کہ مملکت ہند مین منجملہ فرمان روایان ہنود کشن بن پورب بن ہند بن حام بن نوح علیہ السلام سے آنند دیو راجپوت تک ۷۳ پادشاہ مختلف خاندان نے سلطنت عظمت و شان کے ساتھہ کی ہی آنند دیو کے بعد تا ظہور اسلام کوئی راجہ ہندوستان مین عظیم الشان نہین ہوا بلکہ طوائف الملوک رہا ہر ایک مقام کا راجہ اور راے اپنے کو پادشاہ مستقل تصور کرتا تھا اوس زمانے مین ہندوستان کئی سلطنتون پر منقسم تھا مگدا اودہ قنوج متھرا اندرپت مالوہ تلنگ مارآشٹ کرناٹک سنراوسم چولا پانڈیا اور بعض تواریخ اہل ہند سے مستنبط ہی کہ ہندوستان دس ملکون مین تقسیم تھا پہلا سرسوتی دوسرا قنوج تیسرا ترہت چوتھا گوڑ پانچوان گجرا چھٹوان اتکل یعنے اوڈیسہ ساتوان مہاراشٹ آٹھوان تیلنگ نوان کرناٹا

دسوان دراوڑ مطابق اس تقسیم کے دس زبانین بھی ہندوستان
مین جاری تھین پراکرت ہندی میتھل گوڑ یعنی بنگلہ گجراتی
اوڑیا مرہٹی تلنگی کرناٹکی تامل اور بعضون کے نزدیک دس
زبانین یہ ہین تامل تلگو ملایم کانڑی بنگالی اوڑیا ہندی
مرہٹی گجراتی سندھی بعض نے دس بانون کی تفصیل اسطرح
لکھی ہی پنج گوڑ اسارسوت ۲ کانیہ کبج ۳ گوڑ ۴ میتھلا ۵ اوڑیسہ
پنج دراوڑ ۱ تامل ۲ مہارشٹہ ۳ کرناٹ ۴ تیلنگ ۵ گرجر
مؤلف کہتا ہی کہ مسلمانون کے وقت سے گیارھوین زبان
یعنی اُردو جو سب زبانون سے ملکر بنی ہی جاری ہوئی مسلمانون
کے عہد کی ابتدا ابوالفضل دسوین رمضان روز پنجشنبہ ۹۹ سنہ ہجری
جب علاؤالدین محمد بن قاسم سپہ سالار حجاج نے داہر راجہ سندھ
کو قتل کیا لکھتا ہی مگر فی الحقیقۃ وہ زمانہ ابتدای عہد اسلام نہین ہوسکتا
کسواسطے کہ اوس زمانے تک مسلمانون کا استقلال اور غلبہ ہند مین
نہین ہوا تھا بلکہ آغاز عہد اسلام فتح اول محمود غزنوی سے ہی
جو ۸ محرم ۳۹۲ سنہ ہجری مین بمقابلہ جیپال راجہ لاہور مقام پشاور مین

واقع ہوئی اور اسی طرح محمود نے بارہ مرتبہ ہندوستان کو فتح کیا
اور انتہا مسلمانون کے عہد کی جنگ پلاسی ہی جو فیما بین انگریزون
و نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ ۵ شوال روز پنجشنبہ ۱۱۷۰ ہجری
مطابق ۲۳ جون ۱۷۵۷ع مین ہوئی اور انگریز فتحیاب ہوئے
اس قدر زمانے مین محمود غزنوی سے شاہ عالم تیموری تک ۶۸
بادشاہ اسلام مختلف خاندانون کے گذرے مسلمانون کے
عہد مین ہندوستان ۲۲ صوبون پر منقسم تھا بنگالہ[1] بہار[2]
اوڑیسہ[3] گجرات[4] الہ آباد[5] اودھ[6] دہلی[7] اکبراباد[8] لاہور[9] ملتان[10]
اجمیر[11] مالوہ[12] سندھ[13] کابل[14] قندھار[15] برار[16] خاندیس[17]
اورنگ آباد[18] بدر[19] بیجاپور[20] حیدرآباد[21] کشمیر[22] انگریزون
کے عہد کی ابتدا جنگ پلاسی یعنی ۲۳ جون ۱۷۵۷ع سے ہی
اتنے زمانے مین لارڈ کلائو سے لارڈ میو تک جو فی الحال
رونق افروز مسند ایالت ہین ۱۹ شخص نواب گورنر جنرل
بہادر ہوئے ہین انگریزون نے اپنے عہد مین ہندوستان کو
تین پریزیڈنسی مین تقسیم کیا ہی ہر ایک مین جدا جدا نواب گورنر

حکمران ہین پہلی پریزیڈنسی بنگال اسکے ماتحت تین لفٹنٹی
ایک لفٹنٹی ممالک شرقی صدر اوسکا کلکتہ دوسری لفٹنٹی
ممالک مغربی وشمالی صدر اوسکا الہ آباد تیسری لفٹنٹی
ممالک پنجاب صدر اوسکا لاہور اور ایک چیف کمشنری
ممالک اودھ صدر اوسکا لکھنؤ ہی اضلاع ممالک شرقی
۲۴ پرگنہ [1] جسکا صدر کلکتہ ہی ہبڑا [2] بارا ست [3] ندیا [4] جسر [5] باقر گنج [6]
ناوکولی [7] ڈھاکا [8] ٹیپرا [9] چٹگانون [10] سلہٹ [11] کچار [12] میمن سنگھ [13]
پبنا [14] راج شاہی [15] بگڑا [16] راج شاہی فرید پور [17] رنگ پور [18] دیناج پور [19]
پورنیا [20] مالدہ [21] مرشد آباد [22] بیر بھوم [23] بردوان [24] ہگلی [25] میدنی پور [26]
بالیسر [27] خوردہ [28] کٹک [29] بانکوڑہ [30] بھاگل پور [31] مونگیر [32]
بہار [33] پٹنہ [34] ترہٹ [35] شاہ آباد [36] چنپارن [37] کوہاٹ [38] نوگانون [39]
تیج پور [40] گوالپاری [41] لکھم پور [42] شیو پور [43] چھوٹا ناگپور [44] مان بھوم [45]
ہزاری باغ [46] محال باج گذار [47] ناگپور [48] راہی پور [49] بھنڈارہ [50] چندارہ [51]
چاندا [52] اضلاع ممالک مغربی وشمالی الہ آباد [1] مرزا پور [2]
بنارس [3] جونپور [4] اعظم گڑھ [5] غازی پور [6] گورکھپور [7] باندہ [8]

فتح پور[۹] کانپور[۱۰] اٹاوہ[۱۱] فرخ آباد[۱۲] مین پوری[۱۳] آگرہ[۱۴] متھرا[۱۵]
بداون[۱۶] شاہجہان پور[۱۷] بریلی[۱۸] مراد آباد[۱۹] بجنور[۲۰] علی گڑہ[۲۱] بلند شہر[۲۲]
مظفر نگر[۲۳] سہارنپور[۲۴] دیرادون[۲۵] کماؤن[۲۶] گڈھوال[۲۷] اجمیر[۲۸] ساگر[۲۹]
سیونی[۳۰] بیتول[۳۱] نرسنگھ پور[۳۲] ہوشنگ آباد[۳۳] منڈلہ[۳۴] دموہ[۳۵] ہمیرپور[۳۶]
جالون[۳۷] جھانسی[۳۸] چندیری[۳۹] **اضلاع ممالک پنجاب**
دہلی[۱] گوڑگانون[۲] جھجھر[۳] رہتک[۴] حصار[۵] سرسا[۶] پانی پت[۷] تھانیسر[۸]
انبالہ[۹] لودھیانہ[۱۰] فیروزپور[۱۱] شملہ[۱۲] جالندھر[۱۳] ہوشیارپور[۱۴] کانگڑا[۱۵]
امرتسر[۱۶] گورداس پور[۱۷] لاہور[۱۸] شیخو پور[۱۹] سیالکوٹ[۲۰] گجرات[۲۱]
شاہ پور[۲۲] پنڈ دادخان[۲۳] راول پنڈی[۲۴] پاک پٹن[۲۵] ملتان[۲۶] جھنگ[۲۷]
خانگڑھ[۲۸] لیا[۲۹] دیرہ غازی خان[۳۰] دیرہ اسمعیل خان[۳۱] ہزارا[۳۲] پشاور[۳۳]
کوہاٹ[۳۴] **اضلاع ممالک اودھ** لکھنو[۱] اونام[۲] بریلی[۳] سلطانپور[۴]
پرتاب گڑھ[۵] فیض آباد[۶] ہردوی[۷] گونڈا[۸] بہرایچ[۹] سیتا پور[۱۰] دریاباد[۱۱]
محمدی[۱۲] **دوسری پریزیڈنسی مندراج اوسکے اضلاع**
وزیگاپٹم[۱] گنجام[۲] مچھلی بندر[۳] گنتور[۴] نیلور[۵] گڈپہ[۶] بلاری[۷]
حتہ[۸] آرکاٹ[۹] جنگلپتہ[۱۰] اسی ضلع مین مندراج ہے جسکو چینا پٹن

بھی کہتے ہین شیلم[16] ترچیناپلی[15] تنجور[14] کومبوکونم[13] متھرا[12] ترنیلوولی[11]
کائیم بٹور[17] ملیبار[18] گلی کوٹ[19] تیلی چری[20] منگلور[21] ہونور[22] راجمندری[23]

تیسری پریزیڈنسی بمبئی اوسکے اضلاع دھاروار[1] بیلگانون[2]
کوکن[3] تھانہ[4] بمبئی[5] پونا[6] ستارہ[7] شولاپور[8] احمدنگر[9] ناسک[10]
خاندیس[11] سورت[12] بھروچ[13] کھیڑا[14] احمدآباد[15] حیدرآباد[16] سندھ[17]
کراچی[18] شکارپور[19] ذکر رئیسان اسلامی یا ب

شروع مقصود

نیپال نمبر ۱

یہ ریاست ماتحت پریزیڈنسی بنگال ہندوستان کے شمال
کوہ ہمالہ مین مغرب کماؤن مشرق سکم جنوب اودھ و ضلع
گورکھپور و بنگالہ سے محدود ایک قطعہ لمبا کوہستانی ہی دارالریاست
اسکا کٹھمانڈو ہی اکثر کوہستانی رئیس والی نیپال کو اپنا بڑا
سمجھتے ہین رئیس یہانکا اپنے کو اولاد راناہی اودیپور سے جانتا
ہی اور وہ باج گزار شاہ چین کا ہی پانچوین برس ایک سفیر

مع تحائف کٹھمانڈو سے پیکین دار السلطنت چین کو جاتا ہے رئیس سرکار انگریزی سے واسطۂ دوستی رکھتا ہی ۱۷۹۲ء میں فیما بین مہاراجہ رن بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ والی نیپال اور سرکار انگریزی کے درباب تجارت پہلا عہدنامہ ہوا ہی سرکار انگریزی کی طرف سے ایک صاحب رزیڈنٹ بمقام کٹھمانڈو میں رہتے ہیں قوم رئیس کی راجپوت نام رئیس حال سوراندر بکرم ساہ ہی رقبہ ریاست ۵۴ ہزار میل مربع آمدنی ۹۶ لاکھ روپیہ ہی جنگ بہادر وزیر نے ۱۸۵۷ء میں خیر خواہی کی اس وجہ سے رئیس نے زمین ترائی واقع درمیان دریاے کالی و ضلع گورکھپور انعام پائی رئیس کو ۲۱ ضرب سلامی سرکار انگریزی سے ملتی ہی مہاراج راجندر شمشیر جنگ القاب میں لکھا جاتا ہی فقط

کابل نمبر ۲

دار الریاست افغانستان جسکی حد شمالی تاتار شرقی دریاے سندھ جنوبی بلوچستان غربی ایران ہی ہنگام ضعف سلطنت تیموریہ کے

احمد شاہ ابدالی نے ملک کابل کو شامل ممالک محروسہ اپنے
کے کر لیا تھا بعد وفات احمد شاہ اوسکا بڑا بیٹا تیمور شاہ
تخت نشین ہوکر ۷ شوال ۱۲۰۷ہجری کو فوت ہوا اوسکے
کئی فرزند تھے از انجملہ سات فرزند مشہور ہین ہمایون شاہ
محمود شاہ زمان شاہ عباس شاہ شجاع الملک
شاہ پور فیروز الدین بعد فوت تیمور شاہ بتاریخ ۸
شوال سنہ الیہ زمان شاہ نے بصلاح امراکہ منجملہ اونکے
سردار پایندہ خان بارکزئی بھی تھا تخت سلطنت پر بمقام
کابل جلوس کیا اور مابقی شاہزادگان کو سوای شجاع الملک قید
و نابینا کیا محمود شاہ کو خراسان سے خارج کیا بعد چندے بسبب
دراندازی سرداران حسد پیشہ کے زمان شاہ نے پایندہ خان
مذکور کو قتل کیا اسوجہ سے فتح خان پسر پایندہ خان بارکزئی نے
محمود شاہ کو برانگیختہ کرکے زمان شاہ کو معزول و نابینا کیا
اور محمود شاہ تخت نشین ہوا ۱۸۰۳ء مین شجاع الملک نے
محمود شاہ کو معزول کرکے خود تخت نشین ہوا ہر گاہ شورش

شاہ فارس باتفاق فرانس حدود مغربی مین معلوم ہوئی سرکار انگریز سے خار بندی اوس حدود کی مناسب جانکر بتوسط الفنسٹن صاحب بہادر ایلچی کے عہدنامہ دوستی مورخہ ۱۷ جون سنہ ۱۸۰۹ء شجاع الملک کے ساتھ قرار دیا بعد چلے جانے ایلچی کے محمود شاہ معزول نے بامداد فتح خان بارکزئی شجاع الملک کو سلطنت سے خارج کیا تو وہ لاہور مین رنجیت سنگہ کے پاس پناہ گیر ہوا اس اثنا مین کسی وجہ سے محمود شاہ نے فتح خان بارکزئی اپنے مددگار اور وزیر کو اندھا کر کے قتل کیا اب خاندان بارکزئی کو نہایت غصہ آیا کہ سلاطین ابدالیہ نے دو خون اونکے خاندان مین کیئے فرزندان پاینده خان یعنی برادران فتح خان مقتول کہ بعد اوسکے ۱۶ شخص مفصلۂ ذیل موجود تھے واسطے انتقام کے مستعد ہوئے تیمور قلی خان اسد خان محمد عظیم خان عبد الصمد خان محمد خان دوست محمد خان جبار خان کہن دل خان مہر دل خان شیر دل خان پیر دل خان رحم دل خان یار محمد خان سلطان محمد خان

سنہ ۱۸۳۲ء محمد خان پسر محمد خان بہ نسبت اور بھائیون کے
دوست محمد خان انتقام لینے پر زیادہ تر مستعد تھا اوسنے
محمود شاہ کو تمام ملک سے نکالدیا صرف ہرات اوسکے قبضے
مین رہ گیا جسپر اوسکا بیٹا کامران شاہ چندے قابض رہا
دوست محمد خان نے وہ بھی چھین لیا اور کل ملک افغانستان
برادران بارکزئی نے باخودہا تقسیم کرلیا دوست محمد خان کے
حصے مین غزنین آئی مگر اوسنے کابل بھی لے لیا رنجیت سنگہ
نے بعد لینے جواہرات مع الماس کوہ نور شجاع الملک کو سنہ ۱۸۳۳ء
مین قندھار پر قابض کیا دوست محمد خان نے وہان سے
بھی شجاع الملک کو خارج کیا وہ بحالت تباہ لودھیانہ
عملداری انگریزی مین آیا اور سرکار انگریزی سے امداد
چاہی جون سنہ ۱۸۳۹ء مین فیمابین سرکار انگلشیہ و رنجیت سنگہ
و شجاع الملک کے عہدنامہ اتفاقی قرار پایا جسکے روسے بتاریخ
۹ مئی سنہ ۱۸۳۹ء شجاع الملک کو قندھار مین تخت نشین کیا
بعد چند روز کے دوست محمد خان از خود حاضر ہوا اوسکو

صاحبان انگریزہ ہندوستان مین لائے محمد اکبر خان فرزند
دوست محمد خان سے نے بلوہ کرکے شجاع الملک کو مار ڈالا فوج
انگریزی کو تکلیف دی جسکا انتقام افسران انگریزی سے نے
وقت واپسی کے اچھی طرح سے لیا اور کابل کو آزاد کیا اور
سرکار انگریزی سے نے دوست محمد خان کو اجازت کابل جانے
کی دی چونکہ خاربندی حدود مغرب کی پھر بھی واجبات سے
تھی مارچ ۱۸۵۵ء مین عہدنامہ صلح و آشتی درمیان دوست محمد خان
اور سرکار انگلشیہ کے قرار پایا اور از روی عہدنامہ ۲۶ جنوری
۱۸۵۷ء رہنا سفیر سرکار انگلشیہ کا کابل مین اور سفیر کابل کا
پشاور مین منظور رہا ۸ - جون ۱۸۶۳ء کو امیر دوست محمد خان نے
بعد قبضہ کرنے ہرات کے انتقال کیا اب اونکے فرزند
امیر شیر علی خان مسندنشین افغانستان ہین ۲۱ ضرب
سلامی اونکو ملتی ہی رقبہ ریاست ایک لاکھ بہتر ہزار
میل مربع آمدنی ایک کرور روپیہ ہی فوج مین بیس ہزار
نو سو سوار سترہ ہزار آٹھہ سو پیادہ ۸۸ توپ ہین فقط

مسقط نمبر ۳

یہ ریاست ملک عرب مین خلیج فارس کے شرقی ساحل پر ہے یہان کے رئیس کا لقب امام ہی رقبہ ریاست ۳۹ ہزار میل مربع آمدنی ایک لاکھ ساٹھہ ہزار روپیہ ہی کل فوج دو ہزار آدمی کی ہی آخیر ۱۷۰۰ء مین قوم عرب سکنہ مسقط نے فارسیونکو مقام اوتان سے نکال کر خلیج فارس مین اپنی حکومت جمائی اور زنگبار و حصص دیگر واقع افریقہ پر قیام گاہ حاصل کیا مگر بعہد نادرشاہ ایرانی فارسیون نے پھر اپنی حکومت حاصل کی بعد قتل نادرشاہ بڑا تنزل ملک فارس مین پڑا تب امام احمد بن سعید حاکم سوہار نے فارسیون کو مسقط سے نکال دیا اور بادشاہ فارس کو دینے خراج سے انکار کیا امام احمد بن سعید کے دو فرزند تھے سید ۱ عیش سید ۲ سلطان چنانچہ فرزند اول والی سوہاکا ہوا اور سید سلطان پسر ثانی بعد فوت اپنے باپ امام احمد بن سعید امام مسقط ہوا اوسکے عہد حکومت مین بماہ جمادی الاول ۱۲۱۳ ہجری مطابق اکتوبر ۱۷۹۸ء سرکار انگلشیہ سے عہدنامہ

بمضمون امداد و اتحاد سرکار انگریزی و اخراج قوم فوج و فرانس
و قیام انگریزان مع قدری فوج بتوسط نواب اعتماد الدوله
مرزا مہدی علی خان بہادر حرمت جنگ اجنٹ انگریزی
متعینۂ بوشہر قرار پایا ۱۴ نومبر ۱۸۰۳ء کو سید سلطان جنگ
جو اسمین مارا گیا بعد اوسکے قتل کے اوسکے برادر سید علیش
والی سوہار نے اپنے برادر زادگان خورد سال یعنی فرزندان
سید سلطان کے حق مین تکرار اوٹھائی تب دونون فرزند
سید سلطان نے اپنا ملک سید بدر بن ہلال برادر خالہ زاد
اپنی کو سپرد کیا سید بدر بن ہلال نے نجد کے وہابیون کو بلایا جنکی مدد
سے سید علیش کو شکست دی اور کمزوری امام سے فرقۂ وہابیہ کو
موقع قیام مسقط ہاتھ آیا اس فرقہ نے مسقط مین سختی اور حرکات
ناشایستہ اختیار کین اور بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مراتب خداداد بجالانے سے انکار کیا اور تمام پاک قبرون کو
توڑ ڈالا استعمال تنباکو اوٹھا دیا اور جن مسلمانون نے اونکا
طریقہ اختیار نکیا اون سے بجنگ پیش آئے غرض کہ وہابیون کا

طریقہ بہت جلد اوس نواح مین پھیل گیا ۱۸۰۴ء مین سید سعید
بن سید سلطان بعد سید بدر بن ہلال مسند نشین ہوا اوسنے
پچاس برس تک حکومت کی اور سرکار انگریزی سے خوب اتحاد
پیدا کیا اور بمدد قوم عرب اور انگلش اوسنے وہابیون کو اپنے
ملک سے خارج کیا اوسنے بتاریخ ۷ شوال ۱۲۷۰ ہجری
جزیرہ کوریا و موریا انگریزون کو دیدیا جسمین خزانہ برآمد ہوتا
ہی ۱۸۵۶ء مین امام موصوف نے انتقال کیا بعدہ اوسکا
فرزند امام سید تھوانی جانشین مسقط ہوکر دعوی حکومت
زنگبار جو اوسکے برادر سید مجید کے قبضے مین ہی پیش کیا
اور اوس دعوی کو بزور جنگ مستحکم کرنے کی تیاری کی چنانچہ
اوسکا تصفیہ منحصر اوپر ثالثی لارڈ کیننگ صاحب بہادر
گورنر جنرل ہند کے ہوا لارڈ صاحب موصوف نے بتاریخ دوم
اپریل ۱۸۶۱ء اس معاملہ کا تصفیہ کیا جسکو امام مسقط نے
بذریعہ تحریر ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۷۷ ہجری کے منظور کیا تصریح
تصفیہ کے نمبر ۲ مین لکھی جاوے گی امام مسقط سولہ ہزار روپیہ

بابت بندر عباس شاہ فارس کو خراج دیتا ہی اور اوسکو
زنگبار سے چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج ملتا ہے
اور سرکار انگریزی سے ۲۱ ضرب سلامی امام مسقط کو ملتی ہی

زنگبار نمبر ۳

یہ ملک شرقی افریقہ کے شمالی حصّے مین واقع ہی ابتدا ے ۱۶
صدی عیسوی مین پوٹکیون نے جزیرۂ زنگبار اور ساحل شرقی
افریقہ کو فتح کرلیا باشندگان مامیاس نے بوجہ ظلم حکام
۱۶۹۸ء مین امام مسقط سے مدد چاہی امام نے پوٹکیون کو مارکر
نکالدیا لیکن استحکام اطاعت زنگبار مسقط کے ساتھہ بخوبی
نہین ہوا تھا ۱۷۴۶ء مین باشندگان مامیاس نے مسقط سے
منحرف ہوکر شیخ احمد کو اپنا سردار قرار دیا اور ۱۸۲۳ء تک بخوف
فوج کشی امام مسقط سلیمان بن علی سلطان مامیاس سرکار
انگریزی سے پناہ گیر ہوکر آزاد رہا اور جو اقرارنامہ سرکار انگریزی
سے بتاریخ ۷ فروری ۱۸۲۴ء اوسکے ساتھہ ہوا تھا منظور نہین
ہوا ۱۸۲۵ء مین امام مسقط نے بندر مامیاس کو فتح کرلیا

اور سنہ ۱۸۴۴ء مین سید سعید امام مسقط نے اپنے دوسرے فرزند
سید خلید کو اپنا نائب اور جانشین مقرر کیا اور سید تھوانی
بڑے فرزند کو حکومت مسقط سپرد کی سید خلید سنہ ۱۸۵۴ء مین جیتے جی
اپنے باپ کے فوت ہوا تب امام سعید نے چھوٹے فرزند
سید مجید سلطان حال کو اوسکا جانشین کیا بعد فوت
امام سعید سنہ ۱۸۵۶ء مین سید تھوانی امام حال مسقط نے زنگبار کا
دعوی کیا یہانتک کہ اندیشہ جنگ کا پیدا ہوا آخر فریقین
اسپر آمادہ ہوے کہ گورنر جنرل ہند پنجاب سے ہمارا فیصلہ کردین
چنانچہ بریگڈیر کوگلن صاحب بہادر اسمین واسطے تحقیقات
معاملہ کے بھیجے گئے اور اصل کیفیت معاملہ کی حضور مین نواب
گورنر جنرل بہادر ہند کی پیش کی بعد معائنہ کیفیت اسمین موصوف
لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتاریخ ۲ اپریل
سنہ ۱۸۶۱ء یہ فیصلہ کیا کہ سلطان سید مجید حکومت زنگبار اور
افریقیہ پر جو سید سعید امام مسقط کے قبضے مین تھی قابض
رہے اور ہمیشہ نسلاً بعد نسل چالیس ہزار روپیہ خراج سالانہ

امام مستقط کو دیا کرے اور مبلغ اسّی ہزار روپیہ بقایا دو سال
گذشتہ بھی ادا کر دے اور امام مستقط جملہ مطالبات زنگبار سے
باز رہے اور واضح رہے کہ زنگبار دینے خراج سے تابع مستقط
متصور نہین ہوگا اس فیصلے کو فریقین نے منظور کیا مگر سلطان
زنگبار نے بذریعۂ خط گورنر جنرل بہادر سے درخواست کی کہ
بقایا دو سال کے دینے کا دو مرتبہ ارشاد ہو چنانچہ نواب گورنر نے
عذر اوسکا پذیرا کیا سلطان زنگبار سرکار انگریزی سے ۲۱ ضرب سلامی پاتا ہی فقط

حیدرآباد نمبر ۵

دار الریاست دکھن حد شمالی شرقی اوسکی ناگپور جنوبی احاطہ
مندراج غربی احاطہ بمبئی ہی عہد شاہجہان بادشاہ مین
ایک شخص عابد خان خطاب قلیچ خان اور خدمت صدر الصدوری
سے سرفراز ہوا عالمگیر کے زمانے مین ۲۴ - ربیع الاول
۹۸ سنہ ہجری کو وقت محاصرۂ گولکنڈہ کے ضرب گولہ سے
ہلاک ہوا بعد اوسکے اوسکا فرزند شہاب الدین بخطاب
غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کے سرفراز ہوا اور عہد

بہادر شاہ مین صوبہ دار گجرات کا ہوا ۱۱۲۲ہجری مین انتقال
کیا بعد اوسکے اوسکا بیٹا قمر الدین خان منصب چار ہزاری
اور خطاب چین قلیچ خان بہادر سے سرفراز ہوا اور عہد جہاندارشاہ
مین نواب نظام الملک کا خطاب پایا فرخ سیر کے عہد مین منصب
ہفت ہزاری صوبۂ دکن پر تسلط پایا اور حسب الطلب بادشاہ
شاہجہان آباد مین آکر خلعت و منصب وزارت و خطاب آصف جاہ
سے ۱۱۳۴ہجری مین سرفراز ہوا مگر بعد چندے محمد شاہ بادشاہ
سے ناراض ہوکر دکن چلا گیا جب نادر شاہ ایرانی کی آمد مشہور
ہوئی محمد شاہ نے پھر اوسکو طلب کیا وہ بادشاہ کے حضور مین
حاضر ہوا اور بعد واپسی نادر شاہ نظام الملک اپنے ملک کو
چلا گیا اور ۴ جمادی الآخر ۱۱۶۱ہجری کو برہان پور مین انتقال
کیا عمر اوسکی ۱۰۴ برس کی تھی اوسکے چھہ فرزند مفصلۂ ذیل تھے میر محمد شاہ
غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ دربار دہلی مین امیر الامرا تھا
میر احمد ناصر جنگ میر محمد صلابت جنگ میر نظام علیخان
بصالت جنگ مغل علی ناصر الملک جو کہ بڑا بیٹا

نظام الملک کا یعنی میر محمد شاہ غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ
بعہدۂ امیر الامرائی دربار دہلی مین سرفراز تھا اسلیے اوسکا چھوٹا بیٹا
میر احمد ناصر جنگ بعد فوت باپ کے مسند ریاست پر متمکن ہوکر
بخطاب نواب نظام الدولہ بہادر ناصر جنگ مشہور
ہوا تھوڑے دنون کے بعد اوسکا بھانجا ہدایت محی الدین مظفر جنگ
پٹھانون اور فرانسیس کی مدد سے ناصر جنگ کو مار کر مالک ملک
ہوا اور دو مہینے بعد پٹھانون کے ہاتھہ سے وہ بھی مارا گیا
اوسکے بعد میر محمد صلابت جنگ نمبر ۳ مسند نشین ہوا اوسکے
ساتھہ پہلا عہد نامہ انگریزی بتاریخ ۱۴ مئی ۱۷۵۹ء بمضمون دوستی
اور نکال دینے قوم فرانس کے ملک حیدرآباد سے قرار پایا اوسکو
نواب آصف جاہ نظام الدولہ منتظم الملک میر نظام علی خان بہادر
فتح جنگ نمبر ۴ سنہ ۱۷۶۱ء مین قید کرکے خود مسند نشین ہوا
صلابت جنگ قید مین مرگیا دوسرا عہد نامہ انگریزی بمضمون آبرو
و مہربانی و اتفاق و یکجہتی فریقین واسطے دوام کے بتاریخ ۱۲ نومبر
سنہ ۱۷۶۶ء مین نواب نظام علیخان کے ساتھہ قرار پایا ۱۷۶۸ء مین

نظام علیخان فوت ہوے اونکے فرزند نواب نظام الملک سکندر جاہ
میر اکبر علیخان بہادر مسند نشین ہو کر منظوری مسند نشینی کی شاہنشاہ
دہلی سے حاصل کر کے ۱۸۲۹ء مین انتقال کیا بعد اونکے فرزند
نواب آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک نصیر الدولہ میر
فرخندہ علیخان بہادر فتح جنگ مسند نشین ہوے اور ۱۸۵۷ء مین
انتقال کیا بعدہ اونکے فرزند نواب آصف جاہ نظام الملک افضل الدولہ
نظام خان بہادر جانشین ہوئے ۱۸۶۱ء مین صاحب رزیڈنٹ
بہادر کو اختیار دیا کہ وہ تحقیقات وانفصال اون جرائم کی کیا کرین
جو یوروپ زادگان و دیگر رعایای انگریزی سی ملک حیدرآباد مین
سرزد ہوون افضل الدولہ کو خطاب اسٹار درجہ اول سرکار انگریزی
سے عطا ہوا اور سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء ملی نواب
افضل الدولہ نے ۱۸۶۹ء مین انتقال کیا اونکے فرزند بتاریخ ۱۳
ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجری آصف جاہ نظام الملک فتح جنگ سپہ سالار
مظفر الممالک ارسطوی زمان میر محبوب علی خان بہادر
کہ نہایت صغیر السن ہین مسند نشین ہوئے ۲۱ ضرب سلامی

پائی ہین رقبۂ ملک ۷۳۶۵۹ میل مربع آمدنی ڈیڑھ کرور روپیہ ہے راجۂ گوودل ۱۵ لاکھ روپیہ نظام کو خراج دیتا ہی فقط

برودہ نمبر ۶

یہ ریاست ملک گجرات مین ماتحت احاطۂ بمبئی بنیاد اوسکی یون ہی کہ کھانڈے راو دھابری فوج ساہوجی بھوسلا راجہ ستارا مین سیناپتی یعنی سپہ سالار تھا اوسکی سفارش سے داماجی گاے کوار نائب اوسکا مقرر ہوا اور بعد چندے دونون پس و پیش فوت ہوئے کھانڈے راو کی جگہہ اوسکا فرزند ترمبک راو دھابری اور داماجی کی جگہہ اوسکا بھتیجا پیلاجی گایکواڑ قائم ہوا ۱۷۳۱ء مین ترمبک راو دھابری مارا گیا اوسکے بعد اوسکا فرزند خورد سال جسونت راو دھابری سیناپتی مقرر ہوا اور پیلاجی گایکواڑ اوسکے نائب نے دربار ستارا مین ایسا رسوخ ذاتی پیدا کیا کہ تھوڑے زمانے مین خطاب سینا خاص خیل سے سرفراز ہوکر بمقابلہ ابھی سنگہ راجۂ جودھپور کہ منجانب شاہ دہلی صوبہ دار گجرات تھا مارا گیا اوسکے فرزند داماجی گایکواڑ نے بعوض خون بہا اپنے والد کے کل گجرات

قبضہ کر لیا چونکہ جسونت راو دھابری بالکل نالائق تھا اسواسطے
بجائے خاندان دھابری خاندان گایکواڑ گجرات مین ذی رتبہ
اور حاکم مستقل ہو گیا داماجی گایکواڑ کے چار فرزند تھے سیاجی
پسر کلان دوسری رانی سے گوبند راو پسر خورد پہلی رانی سے
ماناجی و فتح سنگہ تیسری رانی سے جب داماجی مذکور نے انتقال کیا
گوبند راو پسر خورد نے پیشوا کو نذرانہ دے کر عہدہ سینا خاص خیل کا
حاصل کیا مگر فتح سنگہ پسر چہارم نے دعوی سیاجی پسر کلان کا ظاہر
کیا اور پیشوا کو بھی منظور تھا کہ بسبب تفرقہ اندازی خاندان کے
اگر قوت گایکواڑ ضعیف ہو جاوے تو بہتر ہی لہذا حق سیاجی
پیشوا نے منظور کیا مگر بوجہ بیوقوفی سیاجی کے فتح سنگہ اوسکا مدار المہام
مقرر ہوا فتح سنگہ مذکور کے ساتھہ پہلا عہد نامہ بتاریخ ۱۲ جنوری
۱۷۷۳ء بابت آمدنی بہروچ سرکار انگریزی مین منظور ہوا اور اوسنے
۲۱ دسمبر ۱۷۸۹ء کو وفات پائی ماناجی پسر سوم نے بجای فتح سنگہ
انتظام ریاست منجانب سیاجی اختیار کیا سیاجی بتاریخ یکم اگست
سنہ الیہ فوت ہوے تب گوبند راو پسر دوم جانشین ریاست

ہوکر ماہ ستمبر سنہ الیہ مین انتقال کیا بجاے اوسکے اوسکا فرزند
آنند راو جانشین ہوکر بتاریخ ۴ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ع مین فوت ہوا
اوسکے کوئی فرزند نہ تھا لہذا اوسکا بھائی سیاجی مسند نشین
ہوا اور بوجہ خیر خواہی سنہ ۱۸۵۷ع تین لاکھ روپیہ سالانہ بابت تنخواہ
سواران متفرق سرکار انگریزی سے اوسکو معاف ہوا اور خطاب
اسٹار درجۂ اول کا عطا ہوا اوسنے ۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع کو انتقال کیا
بعدہ اونکے فرزند گنپت راو جانشین ہوے اور ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۶۵ع
کو لاولد فوت ہوئے لہذا اونکے بھائی کھانڈے راو رئیس حال
۱۲ دسمبر کو مسند نشین ہوئے اونکو اختیار متبنی ازروے سند مورخہ
۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع حاصل ہی رقبہ ریاست گایکواڑ کا ۴۳۹۹
میل مربع ہی آمدنی سالانہ ساٹھ لاکھ روپیہ ہی فوج مین ۵۷۵۰
سوار ۴۰۰۰ پیادہ ۲۵۰ گولندار ۳۰۰۰ سہ بندی ہین رئیس کو ۲۱
ضرب سلامی ملتی ہی

میسور نمبر ۷

ملک کرناٹک مین ماتحت احاطہ مندراج یہ ریاست ہے نام اصلی

اسکا مہیسر بوجہ ہونے زیارت گاہ قدیم مہادیو کے ہی اب کثرت
استعمال سے میسور ہو گیا حیدر علی خان ولد فتح نائک سپاہی پیشہ
ملازم دربار راجہ میسور کا تھا اوسنے ۱۱۷۳ ہجری مین راجہ
کرشنا راج اپنے آقا کو قید کرکے حاکم میسور کا بن بیٹھا اور ہمیشہ
انگریزون سے لڑتا رہا بتاریخ ۷ دسمبر ۱۷۸۲ء کو فوت ہوا بعدہ
اوسکا بیٹا ٹیپو مسند نشین ہو کر خطبہ و سکہ اپنے نام سے جاری کیا
اور اپنے کو بہ لقب ٹیپو سلطان مشہور کیا اور بدستور اپنے
باپ کے باوجود ہونے عہدنامہ کے انگریزون سے مخالف رہا
کیونکہ اوسکی مددگار قوم فرانس تھی جب فیما بین فرانس اور انگلش
صلح ہو گئی امداد فرانس نسبت ٹیپو سلطان موقوف ہو ئی
۴ مارچ ۱۷۹۹ء مین فوج انگلشی نے باتفاق فوج نظام حیدرآباد
سرنگ پٹن دارالریاست ٹیپو سلطان پر قبضہ کر لیا اور وہ لڑائی
مین مارا گیا اوسکا مقبوضہ ملک باہم نظام و انگریزون کے تقسیم ہوا
اور علاقہ جمعی ۱۳ لاکھ ۹۷ ہزار ۷۶ روپیہ کا مع شہر میسور راجہ
کرشنا راج رئیس حال کو جو پوتا کرشنا راج اول کا ہی اور اوسوقت

بسن تین برس کے تہا دیا گیا ۸ جولائی سنہ الیہ کو عہدنامہ رعایتی
اوسکے ساتھہ قرار پایا صغرسنی اوسکی انتظام ملک ایک برہمن پورنیا
نامی کو سپرد رہا یہ شخص ۱۸۱۲ء تک منتظم ملک رہا بعدہ اوسنی علاقہ مہاراجہ
کو سپرد کیا اوسوقت خزانہ مین دو کرور روپیہ جمع تہا مہاراجہ کی
بدانتظامی سے رعایا نے سر شورش اوٹھایا جس سے اندیشہ خلل
امن علاقجات انگریزی مین پیدا ہوا اور فضول خرچی یہانتک
پونہچی کہ سوا ے آمدنی ملک کے خزانہ جمع کردہ دیوان پورنیا بالکل
صرف ہو گیا بلکہ ریاست مقروض ہو گئی اور باوجود وعدہ وعہود
کے مہاراجہ فضول خرچی سے باز نہ آئے اور تنخواہ فوج کی ادا نہ ہو سکی
اس سے زیادہ تر بدانتظامی نے قدم بڑھایا آخرکار ۱۸۳۱ء مین
سرکار انگریزی نے خود انتظام ریاست کرنا ضروری تصور کیا
اور مہاراجہ کے واسطے ایک لاکھہ روپیہ سالانہ اور پنجم حصہ زر نکاسی
مقرر ہوا مہاراجہ نے کئی درخواست واپسی علاقہ کی گورنمنٹ مین
گذرانی کوئی منظور نہین ہوئی کیونکہ اونھون نے خوش انتظامی
مین کسی طرح کوشش نہین کی اور بیس ۲۰ برس تک شرائط عطیہ کو

فسخ کرتے رہے اب کچھ امید نہین کہ مہاراجہ کو تاحین حیات حکومت
دی جاوے گو کہ آیندہ کو بشرائط چند دئے جانے حکومت کا وعدہ
ہوا ہی آمدنی ملک وقت ضبطی بیالیس لاکھ روپیہ تھی اب بانتظام
گورنمنٹ ایک کرور تک پہونچ گئی رقبہ ریاست ۲۷ ہزار
میل مربع ہی مہاراجہ ۲۱ ضرب سلامی پاتے ہین فوج مین
بانتظام سرکار دو ہزار ایک سو سوار دو ہزار پیادہ ملازم قدیم ریاست ہین فقط

گوالیار نمبر ۸

یہ ریاست ضلاع متفرق کو شامل ہی رقبہ اوسکا ۳۳۰۰۰ میل مربع
آمدنی سالانہ ۷۳ لاکھ ۹ ہزار ایک سو دو روپیہ ہی رئیس کا عرف
سیندھیا مشہور ہی بانی اس ریاست کا راماجی ملازم بالاجی راو
پیشوا کا تھا بالاجی راو نے اوسکو خاص پایگا یعنی خاص طویلہ سپرد
کیا اوس عہد سے روز بروز اوسکی ترقی ہوتی گئی آخر مرہٹون مین
بڑا نامی سردار ہوا اور کچھ علاقہ مالوہ مین قبضہ کر لیا اور اوسی
علاقہ مین فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند مادھوجی رئیس خاندان
ہوا اور بامداد افسران فرانس کل ہندوستان مین حکومت حاصل کی

۱۳ - اکتوبر ۱۷۸۱ء کو سرکار انگریزی نے اوسکے ساتھہ عہدنامہ
مصالحت منظور کیا مادھوجی نے ۱۷۹۴ء مین وفات پائی بعدہ
اوسنکے برادرزادہ دولت راو مسند نشین ہوے کہ ۱۸۲۷ء مین لاولد فوت ہوے
حسب صلاح گورنمنٹ بیجا بائی زوجہ دولت راو نے موکت راو
نامی کو بلقب مہاراجہ عالیجاہ جھنکوجی راو سیندھیا کی مسند نشین
ریاست کیا اور خود کارپرداز رہی مہاراجہ اور بائی مین ایسی
نااتفاقی ہوئی کہ مہاراجہ خفیہ صاحب رزیڈنٹ بہادر کے پاس
جاکر اپنا حال بیان کیا تا اینکہ بیجا بائی ریاست سے خارج کی گئی
جھنکوجی راو نے ۷ - فروری ۱۸۴۳ء مین وفات پائی اوسکی زوجہ
تارا بائی نے بھگیرت راو کو بعمر ۸ سال کے متبنے کرکے عالیجاہ
جیاجی راو سیندھیا مشہور کیا جو اب رونق افروز ریاست
ہین ۲۰ ہزار روپیہ بابت خرچہ فوج سرکار انگریزی کو دیتے ہین
مہاراجہ کو بعوض خدمات ۱۸۵۷ء علاقہ ۳ لاکھہ روپیہ کا اور
خطاب ستارہ درجہ اول مع سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء
عطا ہوا اونکی سلامی ۱۹ ضرب ہر مقام پر مقرر ہے اور اپنے

حدود ریاست مین ۲۱ ضرب سلامی پاتے ہین قلعہ گوالیار
بموجب تحریر ۱۹ مارچ سنہ ۶۴ء مہاراجہ صاحب نے گورنمنٹ انگریزی
کو سپرد کیا اور بموجب خط مورخہ ۱۲ اپریل سنہ الیہ گورجنرل نے
منظور کیا اور گورنمنٹ انگلشیہ سے از روی تحریر ۱۲ دسمبر سنہ الیہ
واسطے رکھنے فوج ذیل کے مہاراجہ کو اجازت ملی ۶ ہزار سوار ۵ ہزار
پیادہ ۴۸ توپ ۸۰ ہم گولنداز اور دو باتری توپخانہ توپون کے
میگزین آگرہ سے عنایت ہوئین سدہس سری مہاراجہ دہرج
سری مہاراجہ وکیل مطلق مختار الممالک عمدۃ الامرا
سری عالیجاہ صوبہ دار جے جیاجی راو بہادر القاب خانگی ہے فقط

اندور نمبر ۹

ملک مالوہ مین ۸۰۱۳ میل مربع یہ ریاست ہے رئیس کا عرف ہلکر ہی
بانی اس ریاست کا ملہار راو نامی افسران فوج مرہٹہ سے
تھا اوسنے ۷۶ برس کی عمر مین انتقال کیا بعد اوسکے اوسکا پوتا
مالے راو جانشین ہوا اور ۹ مہینے کے بعد دیوانہ ہوکر مر گیا
اوسکے بعد اوسکی والدہ الیا بائی نے انتظام ریاست اپنے تعلق رکھا

اور توکاجی ہلکر سپہ سالار ہوا ۱۷۹۵ء مین الیا بائی نے وفات
پائی اور توکاجی بھی تھوڑے دن بعد فوت ہوا توکاجی کا پسر زوجہ
غیر منکوحہ سے جسونت راو مالکِ مُلک ہوا اوسنے بتاریخ
۲۴ دسمبر ۱۸۰۵ء عہدنامہ سرکار انگلشیہ سے کیا ۱۸۱۱ء مین
جسونت راو ہولکر نے وفات پائی اوسکا ایک لڑکا صغیر سِن ملہار راو
مسند نشین ہوا تلسی بائی نامی طوائف محبوبہ جسونت راو کارپرداز
ہوئی ملہار راو ہولکر بعمر ۲۸ برس کے اکتوبر ۱۸۳۳ء مین لاولد فوت
ہوا اوسکی بیوہ اور والدہ نے مارتنڈ راو ہولکر جو تین چار
سال کا تھا متبنے کرکے ۱۷ جنوری ۱۸۳۴ء مین مسند نشین کیا
حکومت والدہ ملہار راو کی لوگون کو منظور نہوئی آخر ہری راو
ہمشیرہ زادہ ملہار راو کو جو ایک مدت سے مقید تھا رہا کرکے بتاریخ
۱۷ اپریل ۱۸۳۴ء گدی نشین کیا اور مارتنڈ راو کو خارج کیا
۲۴ اکتوبر ۱۸۴۳ء مین ہری راو نے وفات پائی کھانڈی راو
پسر متبنی اوسکا وارث ہوا اور دوسرے برس فوت ہوا اب یہ
ریاست لاوارث ہوگئی صاحب رزیڈنٹ نے توکاجی راو

ہولکر خوردسال کو مسند نشین کیا اس رئیس نے ۱۸۵۲ء مین جب
سن بلوغ حاصل کیا اوسکے سپرد تمام امورات ریاست ہوئے مہاراجہ صاحب
کو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء عنایت ہوئی اور خطاب درجہ
اول اسٹار ملا ۱۹ ضرب سلامی ہر ایک مقام مین اور ۲۱ ضرب
اپنے علاقے کے اندر پاتے ہین آمدنی ملک ہر ایک قسم کی
۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ ہی خرچ قریب دو لاکھ کے ہوگا ایک لاکھ
۱۹ ہزار ۲۷ روپیہ سرکار انگریزی کو خرچہ فوج دیتی ہین ۶۳۵۰
پیادہ ۳۰۰۰ سوار ۲۴ توپ ۵۰۰ گولنداز فوج مین ہین فقط

بھوپال نمبر ۱

یہ ریاست ملک مالوہ مین ہی بانی اوسکا دوست محمد خان
ملازم عالمگیر پادشاہ و مہتمم ضلع بیرسیا تھا بعد مرنے پادشاہ کے
ہنگام انقلاب اوسنے اپنی حکومت خودسر بھوپال وغیرہ مین
قائم کی ۱۷۲۳ء مین ۶۶ برس کی عمر مین فوت ہوا اوسکے
دو بیٹے تھے ایک سلطان محمد خان جسکو پٹھانون نے

بعد دوست محمد خان کے حاکم اوس علاقے کا مقرر کیا تھا دوسرا[۲]
یار محمد خان جسکی جانب داری نظام دکن نے کرکے حاکم بھوپال
بنایا سلطان محمد خان مجبور ہوکر ریاست سے دست بردار ہوا یار محمد خان
کے چار بیٹے تھے فیض محمد خان[۱] یسین محمد خان[۲]
حیات محمد خان[۳] شریف محمد خان[۴] جب یار محمد خان
مرا اوسکا بڑا بیٹا فیض محمد خان گیارہ برس کی عمر میں مسند نشین
ہوا اوس وقت میں از سر نو سلطان محمد خان نے دعوی ریاست
پیش کیا تا اینکہ نوبت لڑائی کی پونہچی سلطان محمد خان نے
شکست پائی اور راتھہ گڑھ کے ملنے پر کل ریاست سے دست بردار
ہوا فیض محمد خان بعد حکومت ۲۹ برس کے لاولد فوت ہوا
بجاے اوسکے یسین محمد خان اوسکا بھائی مسند نشین ہوکر
تھوڑے دن بعد وہ بھی لاولد فوت ہوا اوسکے بعد حیات محمد خان
اوسکا بھائی مسند نشین ہوا لیکن حکومت اوسکی ضعیف باختیار
مصاحبین رہی اوسکے بعد اوسکا بیٹا غوث محمد خان
مسند نشین ہوا لیکن اوسکو وزیر محمد خان پسر شریف محمد خان

نے اپنی خوش تدبیری و جوانمردی سے ایسا زیر کیا کہ براے نام
اوسکی نوابی رہی انتظام ملک مین کچھہ اختیار نہین تھا وزیر محمد خان
غوث محمد خان کی حین حیات اچھی طرح قابض ریاست ہا اور ہمیشہ
دوستی گورنمنٹ سے چاہتا تھا ہنوز وہ دوستی پختہ نہوئی تھی
کہ ۱۸۱۶ء مین وزیر محمد خان فوت ہوا اوسکے دو فرزند تھے بڑا
امیر محمد خان جو عیاشی کے سبب سے ریاست سے دست بردار ہوا چھوٹا
نذر محمد خان جو بعد اپنے باپ وزیر محمد خان کے مسند نشین ہوا
اور اوسکی شادی قدسیہ بیگم دختر غوث محمد خان کے ساتھہ ہوئی
نواب نذر محمد خان اور سرکار انگلشیہ کے درمیان پہلا عہدنامہ بتاریخ
۲۶ - اکتوبر ۱۸۱۷ء کو منظور ہوا فوجدار محمد خان پسر غوث محمد خان
یعنی قدسیہ بیگم کا بھائی نواب نذر محمد خان کا سالا ہشت سالہ
تھا اتفاقا اوسنے پستول چلایا گولی نذر محمد خان کے لگی جسکی ضرب
سے وہ ہلاک ہوے اونکی صاحبزادی موسومہ سکندر بیگم بطن
قدسیہ بیگم سے تھین تب یہ صلاح ٹھہری کہ نذر محمد خان کا
جانشین منیر محمد خان پسر کلان امیر محمد خان مقرر ہووے اور

کار پردازی باختیار قدسیہ بیگم کے رہے اور میر محمد خان سکندر بیگم
دختر نواب نذر محمد خان سے شادی کرے میر محمد خان نے چاہا کہ اپنی
حکومت ظاہر کرے مگر کار پرداز اوسکو مانع آئے تب اوسنے شادی سے
انکار کیا اور چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملنے پر راضی ہوا اب
سرداروں کی یہ تجویز ٹھہری کہ جہانگیر محمد خان پسر خورد
امیر محمد خان جانشین ہون اور اونھین کے ساتھ سکندر بیگم
کی شادی ہو چنانچہ بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۸۳۵ء شادی ہوگئی
مگر تو بھی تکرار باہمی رفع نہوئی جہانگیر محمد خان بذاتہ مسند نشین تھے
اونکی خوشدامن قدسیہ بیگم چاہتی تھین کہ بالکلیہ اختیار میرے
ہاتھ سے نجانے پاوے سکندر بیگم اپنی حکومت چاہتی تھین
آخر کار ۱۸۳۶ء مین فیما بین جہانگیر محمد خان اور قدسیہ بیگم کے
سرکشی ظاہر ہوئی جس مین جہانگیر محمد خان نے شکست پائی
لیکن سرکشی جانبین سے قائم رہی ناچار فریقین نے مداخلت
گورنمنٹ انگریزی کی خواہش کی اور ایک عہدنامہ دونون کے
درمیان بتاریخ ۲۹ نومبر ۱۸۳۷ء تحریر ہوا جسکی روسے جہانگیر محمد خانکو

اختیار انتظام ریاست دیا اور قدسیہ بیگم نے جاگیر اسلام نگر پائی
اور اس عہدنامے کو گورنمنٹ انگریزی نے بھی تصدیق کیا
تھوڑے دن بعد بوجہ نااتفاقی سکندر بیگم اپنی والدہ قدسیہ بیگم
کے پاس اسلام نگر کو چلی گئیں بعدہ نواب جہانگیر محمد خان نے بتاریخ
۹ - دسمبر ۱۸۴۴ء کو انتقال کیا اونھون نے قبل وفات ایک وصیت نامہ
اس مضمون سے تیار کیا تھا کہ دستگیر محمد خان پسر غیر منکوحہ میرا میرے بعد
جانشین ہو اور میری دختر شاہجہان بیگم جو بطن سکندر بیگم سے ہے
کسی اولاد اصلی اور صلبی وزیر محمد خان سے بیاہی جاوے
مگر اس وصیت نامے پر کچھ التفات نہوا گورنمنٹ انگریزی نے
جس طرح مسند نشینی سکندر بیگم کی بعد وفات نواب نذر محمد خان کے
منظور کی تھی مسند نشینی شاہجہان بیگم کی بھی منظور کی اور یہ قرار
پایا کہ جو شوہر شاہجہان بیگم کا خاندان بھوپال سے باین حیثیت ہوگا
کہ دونون شاخین غوث محمد خان اور وزیر محمد خان شامل ہوجاوین
وہی رئیس بھوپال ہوگا بالفعل فوجدار محمد خان برادر قدسیہ بیگم
بشرکت سکندر بیگم کارپرداز رہے یہ تجویز جب درست نہ آئی

آخرکار فوجدار محمد خان کو اپنے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا سکندر بیگم
نے انتظام ریاست اپنے ہاتھہ مین لیا جو کہ خاندان بھوپال مین
کوئی ایسا شخص نہ تھا جسکے ساتھہ شاہجہان بیگم کی شادی ہوتی
لہذا ماہ جولائی ۱۸۵۵ع مین شاہجہان بیگم کی شادی بخشی
باقی محمد خان ساکن بھوپال کے ساتھہ ہوئی اب یہ قرار پایا کہ
شاہجہان بیگم رئیسہ بھوپال ہو اور اوسکا شوہر صرف براے نام
نواب لکھا جاوے اور سکندر بیگم تا صغر سن شاہجہان بیگم کی کارپرداز
رہے اس تجویز پر سکندر بیگم راضی نہین ہوئین آپ تا حین حیات
اپنی حکومت چھوڑنے مین عذر کیا گورنمنٹ انگریزی نے یہ
عذر نہین سنا مگر شاہجہان بیگم نے خود اپنے حقوق ریاست
تا حین حیات اپنی والدہ کے ترک کیئے ابتدای ۱۸۵۹ع مین
سکندر بیگم حاکم اور رئیسہ بھوپال پھر مقرر ہوئین اور شاہجہان بیگم
اونکی وارث مقرر ہوئین سکندر بیگم نے اچھی لیاقت کیساتھہ
انتظام ریاست کیا اور ہمیشہ اتحاد قلبی گورنمنٹ انگلشیہ
کے ساتھہ رکھا اور حج بیت اللہ بڑی ناموری کے ساتھہ

حاصل کیا سنہ ۱۸۶۲ء مین جب سکندر بیگم مکہ معظمہ کو جانے لگین
تب اونھون نے گورنمنٹ انگریزی مین درخواست کی کہ میری
غیبت مین کوئی امر جدید بھوپال مین اجرا نہو اوسوقت بیگم صاحبہ
سے کہا گیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے مگر تاہم اونکو اطمینان دی گئی
کہ بغیر ضرورت اہم کوئی ایسا حکم جاری نہوگا اور مداخلت بھی
انتظام ریاست مین نہین ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت
نسبت شاہجہان بیگم کے مبذول رہے گی سکندر بیگم صاحبہ کو
بجلدوی خیرخواہی سنہ ۱۸۵۷ء خطاب اسٹار درجہ اول اور پرگنہ
بیرسیا کہ موروثی اوس خاندان کا تھا اور بالفعل اوس سے
بیدخل تھی دوام کے واسطے بتاریخ ۲۷ - دسمبر سنہ ۱۸۶۰ء عطا ہوا
اور ۱۱ - مارچ سنہ ۱۸۶۲ء سند متبنی عنایت ہوئی غرض کہ بیگم صاحبہ
نے دین و دنیا دونون اچھی طرح سے حاصل کیا اور سنہ ۱۸۶۸ء مین
اس دار فانی سے انتقال فرمایا بعد اونکے شاہجہان بیگم
اونکی دختر مسند آرای ریاست ہین ۱۹ ضرب سلامی سرکار
سے ملتی ہے رقبہ ریاست بھوپال ۶۷۶۴ میل مربع آمدنی

سالانہ ۲۶۲۵۲۷۳۴ روپیہ ہی ازانجملہ دولاکھ روپیہ خرچہ فوج
کنٹنجنٹ گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاتا ہی فوج ریاست مین
۷۳۳ سوار ۲۸۴۳ پیادہ ۳۷ ضرب توپ ۳۲۲ گولنداز ہین فقط

اودیپور نمبر ۱۱

دارالریاست ملک میواڑ ہی مہارانا اودی سنگہ جی نے اوسکو
آباد کیا حد شمال اس ریاست کی اجمیر شرقی کوٹا بوندی جنوبی
مالوہ مغربی سروہی ہی رقبہ ریاست ۱۲۶۱۴ میل مربع آمدنی
سالانہ ۴۰ لاکھ روپیہ ہی منجملہ اوسکے ۲ لاکھ روپیہ بابت خراج
اور پچاس ہزار روپیہ بابت خرچ فوج سرکار انگلشیہ مین
دیا جاتا ہی اور بعد منہائی رقم چھوٹندہ و مصارف مذہبی صرف
۱۴ لاکھ روپیہ داخل خزانہ ہوتا ہی یہ ریاست بہت قدیم
اور عالی خاندان ہی جملہ راجگان راجپوت اونکو بزرگ و ہندکا
سورج یعنی آفتاب ہند مانتے ہین ظاہرا اسکے فخر اور اعزاز
کی تین وجہ معلوم ہوتی ہی اول یہ خاندان سورج بنس کا ہی جسکی نسبت
لوپسر راجہ رامچندر جی سی کرتی ہین اسی سے انکی قوم کا عرف سیسودیا ہے

سیس یعنی سر اور ایودھیا سنسکرت مین اجودھیا مولد و مسکن و
دار السلطنت راجہ رام چندر کو کہتے ہین معنی اس لفظ کے سر اجودھیا
ہوتے ہین یعنے جیسی نسبت سر کو تمامی اعضا سے ہی وہی نسبت
انکی قوم کو تمامی اقوام اجودھیا سے ہی دوسری یہ کہ پرتاب چند
مورث اعلی اس خاندان کا جو بعد وفات راجہ جیپال راٹھور قنوجی کے
تمامی ہندوستان پر متولی ہوا باج گزار و مورد مراحم نوشیروان شاہ
ایران کا تھا بعد وفات پرتاب چند ہر ایک متوسل اوسکا خود سر ہو گیا
تھوڑا ملک اوسکی اولاد کے پاس ہاتھ سے اوسکی اولاد رانا
کہلانے لگی کیونکہ رانا لغت ہندی مین اوس راجہ کو کہتے ہین کہ
جسکے ملک کم ہو تیسری یہ کہ اس خاندان والون نے اپنی لڑکی
شاہان اسلام کو نہین دی اسی وجہ سے زمانہ دراز تک راجگان راجپوتانہ
اس خاندان سے متروک القرابۃ رہے رانا امرسنگہ معروف رانا امراجو
برہما سے ۱۹۶ پشت مین ہین ۱۷۰۰ء مین مسند نشین ریاست
اودیپور ہوئے اونکے عہد مین فیما بین اودیپور و جیپور و جودھپور
ایک عہد نامہ بابت حفاظت و اعانت ایک دوسرے کے

مسلمانون کے مقابلہ مین لکھا گیا اوسمین یہ شرط بھی تھی کہ راجگان
جیپور و جودھپور مجاز قرابت خاندان اودے پور کے ہونگے
بشرطیکہ جو لڑکا دختر اودے پور سے ہووے وہی وارث ریاست
قرار دیا جاوے اس شرط کے اجرا مین جو آفات ملک راجپوتانہ مین
مرہٹون اور پنڈارون کے ہاتھون سے نازل ہوئین شرح اونکی
طوالت پذیر ۱۸۵۱ء مین رانا سروپ سنگہ جی نے اس شرط
کی تجدید کا ارادہ کیا تفصیل اوسکی یون ہے کہ رانا سردار سنگہ
متوفی کی دو بیٹیان تھین ایک لڑکی مہاراو رام سنگہ رئیس کوٹہ
سے بیاہی گئی دوسری کی شادی جناب مہاراجہ صاحب
رگھوراج سنگہ جو دیو بہادر والی ریوان سے کے ساتھ
قبل شادی کے رانا سروپ سنگہ نے ایک ایک اقرارنامہ رئیس کوٹہ
و ریوان سے اس مضمون کا لکھا لیا تھا کہ اولاد دختر اودے پور
باوجود ہونے اولاد کلان کے وارث ریاست متصور ہو گی
چنانچہ اقرارنامہ کوٹہ کو صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے
منظور نہین کیا اور اقرارنامہ ریوان جب آقاے نامدار واسطے

شادی سگے رونق افزا اودے پور ہوئے بعد فراغت شادی
بحسن تدبیر و کوشش لالہ شیو بخش سنگھ رئیس یو پیراج نگر و لالہ لال راج سنگھ
رئیس کچھپا ٹولہ کہ برادران خاندان ریوان سے ہین رانا سمرپ سنگھ جی نے
دست خاص سے چاک فرمایا اطلاع اوسکی ذریعۂ خریطہ صاحب
اجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کو دی گئی بعد رانا امر اسکے رانا
سنگرام سنگھ سنہ ۱۷۱۶ء مین مسند نشین ہوئے اونکے بعد رانا جگت سنگھ
سنہ ۱۷۳۴ء مین مسند نشین ہوئے انکے عہد مین باجی راو پیشوا نے
ریاست اودے پور سے ایک لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ بابت چوتھ مقرر کیا
وان بعد سنہ ۱۷۵۲ء مین رانا پرتاب سنگھ اور سنہ ۱۷۵۵ء مین رانا راج سنگھ
اور سنہ ۱۷۶۲ء رانا ارسی مسند نشین ہوئے اونکے وقت مین سندھیا
اور ہولکر اور رئیس جودھپور نے بہت ملک بالیا سنہ ۱۷۷۲ء مین
رانا ہمیر سنگھ رئیس ہوئے انکے عہد مین بھی بہت ملک نکل گیا
سنہ ۱۷۷۸ء مین رانا بھیم سنگھ مسند نشین ہوئی انکے عہد مین اس
ریاست پر بڑی تباہی تھی آخر ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء کو سرکار
انگلشیہ سے عہدنامہ کیا بھیم سنگھ نے سنہ ۱۸۲۸ء مین وفات پائی

اونکے بعد رانا جوان سنگہ جانشین ہوئے جوان سنگہ کی فرزند خانوادہ اونکے بعد دیگرے خاندان ریوان مین ہوئین اگست ۱۸۳۸ء مین جوان سنگہ لاولد فوت ہوئے اونکے ساتھ یکپیلی رانی یعنی ختم ہونے ستی ہوئین بعد اونکے رانا سردار سنگہ مسند نشین ہوئے شیر سنگہ شیر سنگہ سروپ سنگہ تین بہائی تہی سردار سنگہ نے ۱۸۴۲ء مین انتقال کیا اونکے کوئی فرزند نہین تہا شیر سنگہ بوجہ اختلال حواس قابل ریاست نہ تہے اس لیے رانا سروپ سنگہ مسند نشین ہوئے سروپ سنگہ نے ۱۷ نومبر ۱۸۶۱ء کو وفات پائی اونکے بعد مہارانا سمبھو سنگہ جی نبیرہ شیر سنگہ رئیس حال مسند نشین ہوئے پہلے ۱۷ ضرب سلامی تہی اب ۱۹ ضرب ہی اور سند متبنی بھی ملی ہی سدھس سری اودے پور سبھہ استھانی سدھس سری مہاراجہ مہاراج سری ایکلنگ جی اوتار ہند کی سورج راجان کے تلک مین مہارانا جی سری سمبھو سنگہ جی القاب خانگی ہے فقط

کشمیر نمبر ۱۲

دار الریاست اصلی سری نگر ہی رقبہ ریاست ۲۵۰۰۰ میل مربع

آمدنی پچاس لاکھ روپیہ ہی مہاراجہ گلاب سنگہ پہلی خوشحال سنگہ
جمعدار متعینہ ڈیوڑھی رنجیت سنگہ کے پاس سوارون مین نوکر
تھے رفتہ رفتہ یاوری مقسوم سے سرکار فوج ہوئی بجلدوی گرفتاری
اکبر خان رئیس راجوری گلاب سنگہ کو علاقہ جمو واسطے سکونت
خاندان کے دربار لاہور سے ملا گلاب سنگہ وہان سکونت اختیار
کرکے درپردہ اپنی حکومت اور بظاہر حکومت دربار لاہور راجپوتان
قرب وجوار پر قائم کی جب سرکار انگلشیہ نے پنجاب فتح کیا گلاب سنگہ
کے ساتھ عہدنامہ مورخہ ۱۶ مارچ سنہ ۴۶ء منعقد ہوا جسکی رو سے
گلاب سنگہ کو ملک کشمیر وجمو مع ہزارہ دیا گیا اوس وقت سے گلاب سنگہ
رئیس مستقل قرار دیے گئے سنہ ۵۷ء مین گلاب سنگہ نی وفات پائی
بعد اونکے فرزند رنبیر سنگہ جانشین رئیس حال ہین اونکو بتاریخ
یکم نومبر سنہ ۶۱ء خطاب استار درجہ اول ملا اور سند متبنی مورخہ
۵ مارچ سنہ ۶۲ء عنایت ہوئی ۱۹ ضرب سلامی پاتی ہین

قلات نمبر ۱۳

دارالریاست ملک بلوچستان ہی یہ ملک کنارہ مکران سے قریب چارسو

میل بجانب شمال اور اسی قدر بجانب مغرب سرحد ملک سندھ تک
افغانستان آور بحیرۂ عرب کے درمیان پہاڑ اور بیابانون کی سلسلون سے
مسلسل مشتمل ہی آمدنی اوسکی چالیس لاکھ روپیہ ہی یہان کا رئیس
خان کہلاتا ہی عبداللہ خان پہلا خان تھا جسنے سلطنت
دہلی سے ابتدای سنہ ۱۸ ء مین آزادی حاصل کی بعد اوسکی نہال خان
اور اوسکے فرزند کے عہد مین نادر شاہ سنے ملک موقوعہ مغرب
دریاے سندھ کو اپنی سلطنت مین شامل کر لیا بعد وفات نادر شاہ
جب سلطنت فارس متفرق ہوئی قلات احمد شاہ کے ممالک محروسہ
مین داخل ہوا احمد شاہ نے مہابت خان کو جو بعد نہال خان
کی مسند نشین ہوا تھا معزول کر کے اوسکے چھوٹے بھائی نصیر خان
کو رئیس مقرر کیا اوسکی حکومت بڑی زور آور تھی سنہ ۱۷۹۵ ء
مین اوسکا بیٹا محمود خان اور سنہ ۱۹ ء مین اوسکا بیٹا محراب خان
جانشین ہوا اوسکے ساتھ عہد نامہ دوستی بتاریخ ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۳۹ ء
سرکار انگریزی مین ہنگام روانگی لشکر واسطے تخت نشینی شجاع الملک
کے قرار پایا اس عہد نامے کو ملا حسین نائب خان قلات نے

چھنوالیا جس سے سرکار کو یقین ہوا کہ یہ کام باشارہ خان معہ اہی جب لشکر انگریزی کابل سے واپس آیا ایک گروہ واسطے سزا دہی خان مذکور روانہ قلات کیا گیا ۱۳- نومبر ۱۸۳۹ء کو محراب خان مارا گیا اوسکا بیٹا بھاگ گیا ملا حسین نائب قید ہوا فوج انگریزی کے ہمراہ ایک شخص شاہ نواز خان نامی مہابت خان معزول کردہ احمد شاہ کی نسل سے موجود تھا سرکار انگریزی نے شاہ نواز خان کو خان قلات قرار دیا بعدہ نصیر خان پسر محراب خان مقتول نے بلوہ کر کے شاہ نواز خان کو نکال دیا اور وکیل انگریزی متعینہ قلات کو قتل کیا مگر تاہم سرکار انگلشیہ نے براہ رحم دلی نصیر خان کو حکومت قلات پر منظور کیا اور ۶- اکتوبر ۱۸۴۱ء کو اوسکے ساتھ عہدنامہ اطاعت شجاع الملک و سرکار انگریزی قرار پایا پھر بتاریخ ۱۴ مئی ۱۸۵۴ء دوسرا عہدنامہ اوسکے ساتھ ہوا جسکی رو سے عہدنامہ سابق منسوخ ہوکر اطاعت سرکار انگریزی و مقابلہ دشمنان سرکار اور دیا جانا پچاس ہزار روپیہ سالانہ سرکار انگریزی سے خان کو واسطے انسداد ظلم رعایای خان و ممالک سرکاری سے قرار پایا ۱۸۵۷ء میں

نصیر خان نے انتقال کیا اوسکا سوتیلا بھائی خداداد خان رئیس
ہوا اوسکے ساتھ فتح خان برادر شاہ نواز خان نے بمدد آزاد خان
والی خاران سے لڑائی کی مگر بباعث مدد انگریزی کی فتح خان
فتحیاب نہوا چار برس تک پچاس ہزار روپیہ سالانہ سرکار سے
دیا گیا مگر کچھہ مفید نہوا بسبب بدنظمی ریاست کے موقوف کیا گیا، اپریل
۱۸۶۳ء کو سرداران قلات نے خداداد خان کے چچازاد بھائی
شیر دل خان کو حاکم قلات مقرر کیا مئی ۱۸۶۴ء مین شیر دل خان
مارا گیا خداداد خان پھر حاکم قلات ہوا سرکار انگریزی نے بھی
اوسکی ریاست منظور کی اور دینا ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ بشرط حفاظت
تار برقی موقوعہ علاقہ قلات منظور رہا خان ۱۹ ضرب سلامی پاتی ہین فقط

تراونکور نمبر ۱۴

اسکو تریاراج بھی کہتے ہین دار الریاست اوسکی تراوندرم ہے یہ ملک
راس کماری سے کوچین تک حد شرقی اوسکی ملیاگر پہاڑ جنوبی و غربی
سمندر ہے زمین اوسکی کوہستانی ماتحت احاطہ مندراج ہے سابق مین
ملک تراونکور کئی ریاست پر منقسم تھا رفتہ رفتہ تمام رئیس پر حکم راجگان

ترا ونکور کے ہوگئی راجہ بالا پرمال کے ساتھہ عہدنامہ مرقومہ ۱۹-
جون ۱۸۰۹ء واسطے رکھنے دو پلٹن انگریزی اوسکی سرحد پر قرار پایا
سنہ ۱۷۹۹ء مین راجہ رام وریا جانشین راجہ بالا پرمال کا ہوا وہ
سنہ ۱۸۱۱ء مین مرگیا اوسکی وارث پھپھی رانی ہوئی جسکو بموجب رسم
ترا ونکور کے اوسوقت تک اختیار حکومت کا ملا جب تک کوئی اولاد
نرینہ پیدا ہو ۱۸۱۴ء مین بعد اوسکے اوسکا بڑا بیٹا کہ صغیر السن تھا
جانشین ہوا مگر تا صغر سنی اوسکی ہمشیرہ بصلاح صاحب رزیڈنٹ
بہادر کار ریاست انجام دیتی رہی جب راجہ سن بلوغ کو پونہچا حسب
دستور گدی نشین کیا گیا وہ سنہ ۱۸۴۶ء مین فوت ہوا اوسکا بھائی
مارتند وریا جانشین ہوکر سنہ ۱۸۶۰ء مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بھانجا
راما وریا جانشین ہوا راما وریا کو اختیار متبنی ازروی سند مورخہ
۱۱- مارچ سنہ ۱۸۶۲ء کے حاصل ہی رئیس کی سلامی پہلے ۱۷ ضرب
تھی اب ۱۹ ضرب ہی رقبہ ریاست ۶۶۵۳ میل مربع آمدنی
۴۲ لاکھہ ۸۵ ہزار روپیہ ہی فوج مین ۱۴۸۰ پیادہ ۳۰ گولنداز
۴ توپ مین اس ملک مین عورت مختار مربی اختیار خصوصاً قوم

نائروں مین ایک عورت کو کئی مرد رکھتے ہین اسی سے اس ملک کو
تریاراج کہتے ہین وہان دستور ہی کہ حق وراثت خاندان اُناث کو
پہونچتا ہی یعنی جب کوئی رئیس مرے اوسکی اولاد ذکور تو کسی طرح
وراثت نہین پاسکتی مگر وہ بھائی جو دوسرے باپ سے پیدا ہوا ہو
وارث ہوگا اگر ایسا بھائی نہو تو ہمشیرہ زادہ کو یا ہمشیرہ کی دختر
کی فرزند کو وراثت ملے گی اور اسی طرح جو اولاد دختر سے ہوگا
اوسکو وراثت پہونچے گی اور اگر کوئی عورت صلبی خاندان مین
نہو تو دو یا سواے عورات رشتہ داران خاندان سے واسطے
پیدا کرنے وارث ریاست کے منتخب ہوتی ہین اور اونکا لقب پٹ ٹلی اٹنگا
مقرر ہوتا ہے کیونکہ اٹنگا عورات منتخبہ کے رہنے کا مقام مخصوص ہے

گولاپور نمبر ۱۵

یہ ریاست احاطہ بمبئی مین فرع خورد خاندان سیواجی راجہ ستارا سے
ہی راجہ رام پسر خرد سیواجی نامور بانی خاندان گولاپور ہی راجہ رام کی
دو زوجہ تھین زوجۂ اول سے سیواجی بعد وفات راجہ رام اپنی پدر کے
مسند نشین ہوکر ۱۲ سنہ ۱۷۱۲ء مین فوت ہوا تب سمبھاجی پسر زوجۂ ثانیہ اوسکا

جانشین ہوا اوسنے سنہ ۱۷۶۰ء مین لاولد وفات پائی اوسکی بیوہ
مسماۃ جیاجی بائی نے ایک شخص مسمی سیاجی کو خاندان بھونسلا سے
متبنیٰ کرکے وارث ریاست قرار دیا اور انتظام ملک اپنے اختیار مین
رکھا اوسکے عہد مین نہایت بدنظمی ہوئی جسکے باعث گورنمنٹ
انگریزی نے سنہ ۱۷۶۵ء مین فوج کشی کی آخر الامر بتاریخ ۱۲ جنوری
سنہ ۱۷۶۶ء جیاجی بائی کے ساتھہ عہدنامہ دوستی قرار پایا مگر خرچہ
فوج کشی کا جسکے دینے کا بائی نے وعدہ کیا تھا نہین دیا سنہ ۱۷۷۲ء
مین جیاجی بائی نے انتقال کیا اور بدنظمی بدستور باقی رہی لہذا
گورنمنٹ انگریزی نے سنہ ۱۷۹۲ء مین فوج کشی کی تیاری کی تب
سیواجی نے دوسرا عہدنامہ بتاریخ ۲۵ نومبر سنہ ۱۷۹۲ء واسطے
دینے نقصان سوداگرون کے منظور کیا بعدہ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۱۲ء کو
راجہ کولاپور کے ساتھہ ایک اور عہدنامہ ہوا جسکی رو سے اوسنے
وعدہ کیا کہ وہ کسی ریاست سے دشمنی نہین کرے گا اور جو تکرار
کسی ریاست سے پیدا ہوگی اوسکو واسطے تصفیہ کے سپرد ثالثی گورنمنٹ
انگریزی کرے گا سیواجی نے ۵۳ برس حکومت کرکے انتقال کیا

سیواجی مذکور کے دو فرزند اول سمبھوجی عرف آپا صاحب دوسرا ساہ جی عرف بابا صاحب تھے بعد وفات سیواجی فرزند کلان یعنی آپا صاحب وارث اور جانشین ریاست ہو کر سنہ ۱۸۲۱ع کسی جنگ مین مارا گیا اوسکا فرزند خورد سال تھا کہ وہ فوت ہوا لہذا مسند نشینی بابا صاحب کو پہنچی بابا صاحب نے تاریخ ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۳۸ع انتقال کیا اونکے فرزند سیواجی رئیس حال جانشین ہوئے ایام بلوہ سنہ ۱۸۵۷ع مین خیر خواہ رہے اونکو اختیار متبنی بموجب سند مورخہ ۱۱- مارچ سنہ ۱۸۶۲ع کے دیا گیا رقبہ ریاست گولاپور ۳۱۸۴ میل مربع آمدنی دس لاکھ روپیہ ہی فوج مین ۴۰۰ سوار ۸۰۰ پیادہ ہین رئیس کو ۱۹ ضرب سلامی سرکار انگریزی سے توپ اعطا ہوتی ہے ؎

مرشد آباد نمبر ۱۶

دار الریاست ملک بنگالہ جسکی حد شمال نیپال اور بھوٹان حد شرقی آسام اور برہما جنوبی خلیج بنگالہ مغربی بہار صوبہ اوڈیسہ اور بہار بھی اسی سے متعلق تھا نواب جعفر خان امرای عالمگیری سے تھا

اوسنے ۱۱۱۶ھ ہجری مین بخطاب مرشد قلی خان صوبہ داری
بنگالہ سرفراز ہوکر مرشد آباد کو آباد کیا اور ۱۱۳۹ھ ہجری مین فوت
ہوا اوسکی بعد اوسکا داماد مؤتمن الملک شجاع الدولہ شجاع الدین
محمد خان مرتبہ صوبہ داری سے سربلند ہوا ضعف سلطنت سے
بوی خودسری پیدا ہو چلی آخر اوسنے ۱۱۵۲ھ ہجری مین انتقال
کیا بعد اوسکے بیٹا اوسکا علاء الدولہ سرفراز خان بہادر
حیدر جنگ مسند نشین ہوا جسکو بعد ایک برس دو مہینے کے
الہ وردی خان مہابت جنگ نے ریاست سے خارج کردیا
الہ وردی خان مصاحب و مشیر کار شجاع الدولہ پدر علاء الدولہ کا
تھا وہ ۱۳ صفر ۱۱۵۳ھ ہجری مین علاء الدولہ کو مار کر قابض
ریاست ہوا اور ۹ رجب ۱۱۶۹ھ ہجری کو فوت ہوا اوسکی بعد
اوسکا نواسا سراج الدولہ غلام حسین خان بیٹا زین الدین احمد خان
ہیبت جنگ جو داماد اور بھتیجا الہ وردی خان کا تھا مہینہ
رجب ۱۱۶۹ھ ہجری مطابق ۱۷۵۶ء مسند نشین ہوا اوسنی انگریزون
سےکہ اوسوقت مین تجارۃً وارد تھے اور قدری رشد اور توسل

دربار شاہ دہلی مین پیدا کیا تھا عداوت قائم کی ۹ رفروری ۱۷۵۷ء کو فیما بین انگریزون اور سراج الدولہ کے صلح نامہ ہوا پھر ۲۳ جون ۱۷۵۷ء کو پلاسی مین لڑائی ہوئی جس مین سراج الدولہ نے شکست پائی یہی ابتدا اور بنیاد سلطنت عظیمہ انگلشیہ کی ہندوستان مین ہے اوسکے بعد انگریزون نے میر جعفر علی خان کو جو نائب صوبہ اوڈیسہ تھا صوبہ دار مقرر کیا اوسنے ملک مین زیادہ ستانی شروع کی اور نالائق آدمیون کی صلاح مین آگیا اوسکو معزول کرکے اوسکے داماد میر قاسم علی خان کو ۱۷ ستمبر ۱۷۶۰ء مین صوبہ دار کیا اوسنے بھی انگریزون سے محصول پرمٹ مین تکرار کی چند انگریزون کو مارکر دہلی کی طرف چلا گیا وہان ۱۷۷۷ء مین غریبانہ مر گیا جب میر جعفر علی خان معزول نے سوای مبلغان سابق کے پانچ لاکھ روپیہ ماہواری انگریزونکو دینے کا اقرار کیا اوسکو حاکم بنایا ماہ جنوری ۱۷۶۵ء مین میر جعفر علی خان نے وفات پائی تب اوسکا بیٹا نجم الدولہ مسند نشین ہوا اور ۸ مئی ۱۷۶۶ء کو وفات پائی اوسکے بعد

اوسکا چھوٹا بھائی سیف الدولہ جانشین ہوا اوسکی وقت مین
سب ملک مین تسلط انگریزون کا ہوگیا ۱۴ لاکھ ۸۶ ہزار ایک سو
اکتیس روپیہ سالانہ واسطے خرچ کے اوسکو ملنے لگا ۱۸۱۷ء مین
سیف الدولہ مرگیا بجای اوسکے اوسکا بھائی مبارک الدولہ
مسند نشین ہوا اوسکے عہد مین ۱۳ لاکھ ۸۱ ہزار ۹ سو ۹۱ روپیہ
سالانہ واسطے خرچ کے مقرر ہوا اب صوبہ داری برای نام رہ گئی
۱۸۲۳ء ہجری مین مبارک الدولہ نے انتقال کیا بجای اوسکے
نظام الملک رئیس ہوا وہ بھی ۱۸۳۵ء ہجری مین فوت ہوا اوسکے
بعد اوسکا بیٹا سید زین الدین علی خان رئیس ہوا اور ۱۸۳۸ء ہجری
مین فوت ہوا اوسکے بعد سید احمد علیخان پسر نظام الملک
مسند نشین ہوکر فوت ہو بعد اوسکے اوسکا بیٹا ہمایون جاہ
رئیس ہوکر ۱۸۵۴ء ہجری مین وفات پائی اونکے فرزند
منصور علی خان نصرت جنگ مسند نشین رئیس حال ہین
۱۶ لاکھ روپیہ سالانہ پاتے ہین ۱۹ ضرب سلامی ملتی ہے
محسن الدولہ منتظم الملک نواب فریدون جاہ سید منصور علیخان

نصرت جنگ ناظم مناظم صوبہ بنگ القاب ہی ✣

جی پور نمبر ۱۷

دار الریاست ملک دھونڈھار ہی پہلے دار الریاست اسکا
آمیر تھا رقبہ اسکا پندرہ ہزار میل مربع ہی آمدنی سالانہ ۲۳۶ لاکھ
ہے چار لاکھ روپیہ سالانہ خراج سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے
حد شرقی ریاست کی بھرت پور جنوبی کرولی غربی اجمیر شمالی
ماچھری بانی اس ریاست کا دھولا رای کچھواہ اولاد کش فرزند
ثانی راجہ رام چندر سے ہی دھولا رای کی ۲۴ پشت مین سب سے
پہلے راجہ بھگوان داس کچھواہ نے اطاعت خاندان مغلیہ کی
زمانہ اکبر شاہ مین اختیار کی اور منصب پنجہزاری سے سرفراز ہوا
۹۹۸ سنہ ہجری مین فوت ہوا اکبر شاہ نی بڑا افسوس کیا بعد اوسکی
اوسکی بیٹے مان سنگہ نے اکبر شاہ کے حضور سے خطاب راجگی
و منصب پنجہزاری حاصل کیا اور تمام عمر بادشاہی خدمتگزار
رہا آخر منصب ہفت ہزاری اور خطاب فرزندی سے سرفراز
ہوکر سنہ ۱۰۲۹ ہجری مین فوت ہوا الغرض اس خاندان کے

راجہ بڑے نامی افسر فوج شاہنشاہ دہلی مین رہے اور ہر ایک نے
کام نمایان کئی وقت اخیر مین جی سنگہ سوائی کہ نہایت عقیل و ذہین اور
ہیئت و نجوم مین مشہور عالم تھا اوسنے محمد شاہ بادشاہ کی عہد
مین ۲۰ لاکھ روپیہ خرچ کرکے بنام محمد شاہ بادشاہ رصد ہوائی
جی پور شہر آباد کیا جسکا نظیر ہندوستان مین نہین وہ ۱۱۵۱ ہجری
مین فوت ہوا پہلا عہدنامہ سرکار انگریزی مہاراجہ جگت سنگہ
سے بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۰۳ع مین ہوا اور دوسرا عہدنامہ ۱۸۱۸ع
مین منظور کیا گیا اوسی سال مین جگت سنگہ نے وفات پائی
کوئی اولاد نہ تھی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ موہن سنگہ رشتہ دار
بعہدہ رئیس قرار دیا جاوے حالانکہ دستور اس ریاست کا یہ ہی کہ
جب اولاد صلبی فہو خاندان راجاوت سے کسی کو مسند نشین
کرین راجاوت اولاد کلان پرتھی راج مورث اعلی جی پور سے
ہی سوا اوسکے دوسری اولاد پرتھی راج کو کہ بارہ ہین مسند نشینی
نہین پہونچتی چنانچہ اونھین بارہون کے نام سے بارہ کوٹری
مشہور ہین اسی وجہ سے اکثر سرداران و برادران موہن سنگہ کی

ریاست سے راضی نہ تھے بعد وفات جگت سنگہ ۲۵ اپریل ۱۸۱۹ء
کو مہاراجہ جی سنگہ پیدا ہوئی اونکو سب سرداروں اور گورنمنٹ انگریزی
نے وارث ریاست منظور کیا مہاراجہ جی سنگہ نے ۱۸۳۵ء مین وفات
پائی اوسوقت مہاراجہ رام سنگہ رئیس حال دو برس کے تھے اوسوقت مین
یہ تجویز ہوئی کہ تا سن بلوغ مہاراجہ ایک کونسل پانچ سرداروں کی ماتحت
صاحب پولٹکل اجنٹ مقرر ہوا اونکی رای سے کام ریاست ہوا کرے
یہ محکمہ پنچ مصاحب کہلاتا تھا ۱۸۵۲ء مین مہاراجہ صاحب کو
ریاست سپرد ہوئی مہاراجہ صاحب نے ۱۸۵۷ء مین بہی خیرخواہی
سرکار کی کی اوسکے عوض مین پرگنہ کوٹ قاسم بشرط بحال رکہنے
انتظام مالگزاری گورنمنٹ عطا ہوا اور سند متبنی عنایت ہوئی
رئیس بہت ہوشیار اور رفاہ رعایا پر مستعد ہین مہاراجہ رام سنگہ جی
کی اول شادی جودہ پور مین اور دو شادیان ریوان مین ہوئی
ہین ۱۷ ضرب سلامی ملتی ہی اور خطاب اسٹار درجہ اول سرکار سے
ملا ہی فوج مہاراجہ صاحب مین ۵۴۵۱ سوار ۶۰۰۴ پیادہ ۹۶۶۵۰
ناگہ اور ۲۵۴ گولنداز ہین القاب سوستی سری جی پور سبہ استہان

سدہس سری مہاراجہ دہراج راج راج ایبند رمہاراج دہراج سری مہاراج سوائی رام سنگہ جی بہادر ہیے

جودہ پور نمبر ۱۸

دار الریاست مارواڑ ہی رقبہ ۳۵۶۰۲ میل مربع آمدنی ساڑہے سترہ لاکھ روپیہ ہی خراج سرکاری ۹۸ ہزار روپیہ ور خرچہ فوج ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دیا جاتا ہی کل فوج چھہ ہزار آدمی سے زیادہ نہین بانی اس ریاست کا جودھا نامی اولاد راجپوتان راٹھور قنوج سے ہی اوسی نے شہر جودہ پور آباد کیا یہ ریاست باج گزار شاہان مغلیہ تھی فوج شاہی مین اچھے اچھے سپہ سالار اس خاندان کے ہوئے ہین اول عہدنامہ سرکار انگلشیہ سے مہاراجہ مان سنگہ نے ۲۲ دسمبر ۱۸۰۳ء مین کیا جب اوسنے مدد ہولکر کو دی وہ عہدنامہ منسوخ ہوا پھر اوسکو امیر خان نی ایسا تنگ کیا کہ وہ دانستہ دیوانہ بن گیا بعد کوچ کرنے امیر خان کے جودہ پور مین مان سنگہ کا بیٹا چتر سنگہ ۱۸۱۷ء مین حاکم ہوا اوسکے ساتھ ۱۳ جنوری ۱۸۱۸ء مین عہدنامہ ہوا جسکی روسے جودہ پور

پھر حفاظت انگریزی مین آیا اور خراج سیندھیا گورنمنٹ انگریزی
کی طرف عائد ہوا بعد اس عہد نامہ کے چتر سنگہ نے وفات پائی
تب مان سنگہ اوسکے والد نے دیوانگی دانستہ چھوڑکر حکومت
اختیار کی مان سنگہ نے ۱۸۴۳ء مین وفات پائی اور کوئی وارث
اصلی یا متبنی اوسکا موجود نہ تھا پس مسند نشینی حسب قاعدہ اوس
خاندان کے دو خاندان پر منحصر رہی ایک ایدر دوسرا احمد نگر دونون
مقام احاطہ بمبئی مین ہین اب یہ بات سرداران جودھپور و اہلکاران
منحصر ہوئی کہ ان دونون مین سے جسکو چاہین اپنا حاکم قرار
دین سب نے تخت سنگہ رئیس احمد نگر کو پسند کیا پس تخت سنگہ مع
اہل وعیال طلب ہوے تخت سنگہ جودھپور مین آئے اور جسونت سنگہ
اپنے فرزند کو احمد نگر مین چھوڑکر بیان کیا کہ پرتھی سنگہ حاکم سابق
نے جسونت سنگہ کو متبنی کیا تھا اور مین بطور کارپرداز کارروائی
کرتا تھا تحقیقات سے اوسکے خلاف ثابت ہوا اور نیز ازروے
رواج راجپوتانہ و گجرات و دھرم شاستر کے جب اوسنے حکومت
جودھپور اختیار کی تو اوسکا استحقاق احمد نگر مفقود ہوگیا اسوجہ سے

احمد نگر ایدر سے متعلق ہوا کیونکہ سابق اوسی سے متعلق تھا مہاراجہ
تخت سنگہ اب رونق افروز مسند ریاست ہین ۱۸۵۷ء مین خیرخواہ
رہے اونکو اختیار متبنی دیا گیا ۱۷ ضرب سلامی پاتی ہین خطاب
اونکا استار درجہ اول ہی القاب سوستی سری جودہپور سبھہ استہان
سندہس ہی مہاراجہ دہیراج راج راجیسر سری مہاراجہ تخت سنگہ جی
بہادر ہی شادی مہاراجہ تخت سنگہ اور اونکے دو فرزند کنور کشور سنگہ
و کنور محبت سنگہ کے خاندان ایدر مین ہین بتاریخ ۵ مارچ ۱۸۶۵ء
مطابق سمت ۱۹۲۱ ہوئی فقط

پٹیالہ نمبر ۱۹

سکھون کی ریاست مین سب سے بڑی ریاست ہی رئیس قوم جاٹ
مذہب نانک شاہی رکھتا ہی چودھری پھول نامی اس خاندان کا
مورث اعلی ہے اوسکے دو فرزند تھے تلوکا اور راما دوسرے
فرزند کی اولاد سے رئیس حال ہین پانچ پشت سے یہ خاندان راجہ
کہلاتا ہے یہ خاندان احمد شاہ ابدالی کا مورد مراحم تھا اور عہد
دولت انگلشیہ مین مصدر عواطف خسروی ہی راجہ کرم سنگہ نے

از روی سند مرقومہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۵ سنہ ع کے پرگنہ مہیلی و بگہات
وجگست گڑہ سرکار سے پایا ہی اور ۲۲ ستمبر ۱۸۴۵ سنہ ع کو ایک سند
مہاراجہ کو عطا ہوئی جسکے رو سے علاقہ قدیم وجدید پر اوسکی
اطمینان کی گئی ۵ مئی ۱۸۶۰ سنہ ع کو ایک سند ملی جسکی رو سے اختیارات
کلی علاقہ قدیم وجدید مع اختیار موت و زندگی دیدی گئی اس خاندان سے
کوئی عہدنامہ نہین ہوا بعوض خیرخواہی ۱۸۵۷ سنہ ع پرگنہ نارنول
جمعی دو لاکھ روپیہ کا مہاراجہ نرندر سنگہ کو واسطے دوام کے
اس شرط پر ملا ہی کہ جب کوئی غنیم یا مفسدہ عام پیش آوے
تو مہاراجہ فوج اور مشورہ سے مدد دی رقبہ اس ریاست کا ۱۲۶۸ ۵
میل مربع آمدنی ۳۰ لاکھ روپیہ ہی مہاراجہ نرندر سنگہ کو یکم نومبر
۱۸۶۱ سنہ ع کو خطاب اسٹار درجہ اول ملا ہی اور ۵ مارچ ۱۸۶۲ سنہ ع
سند متبنی عنایت ہوئی ۱۴ نومبر ۱۸۶۲ سنہ ع کو مہاراجہ نرندر سنگہ نے
انتقال کیا اب اونکا فرزند جانشین ہی ستو نفر سوار واسطے کارروائی
حکام کے بطور کنٹنجنٹ دیتے ہین ۱۷ ضرب سلامی مقرر ہی
تحریرات سرکاری مین فرزند خاص دولۃ العالیہ انگلشیہ منصور الزمان

امیر الامرا مہاراج دہراج راج راجیشر مہاراجہ راجگان نمندر سنگھ مہندر بہادر
نائٹ گرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ ایگزالٹڈ آرڈر آف دی
اسٹار آف انڈیا لکھے جاتے ہین ✣

کوٹہ نمبر ۲۰

دار الریاست ہاڑوتی دریای چنبل کے شرقی کنارے پر آباد ہے
رقبہ ریاست پانچہزار میل مربع آمدنی سالانہ ۲۵ لاکھ روپیہ ہے
جس مین ایک لاکھ ۸۴ ہزار سات سو بیس روپیہ بابت خراج
اور دو لاکھ روپیہ بابت مصارف فوج سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے
فوج مین پندرہ سو آدمی ہر قسم کے رکھنے کی اجازت ہی قوم رئیس
ہاڑا راجپوت مہاراو کہلاتی ہین کوٹہ بوندی کا ایک ہی خاندان
ہی جنگ بہادر شاہ و اعظم شاہ پسران عالمگیر سے یہ خاندان
ناموری پیدا کرنے لگا تخمیناً دو اڑھائی سو برس سے یہ ریاست بوندی
سے راناے اودیپور نے علحدہ کردی اول عہدنامہ سرکار
انگریزی کا ۲۵ دسمبر ۱۸۱۷ء مین امید سنگھ سے بتوسل ظالم سنگھ
کارپرداز منعقد ہوا جس مین یہ شرط بھی تھی کہ انتظام ریاست

متعلق ظالم سنگھ اور اوسکی اولاد کی رہے اور سرکار ہولکر سے ظالم سنگھ کو چار ضلع سلے تھے وہ اوسکے واسطے بطور انعام دائمی کی دیئیے گئے اون اضلاع کو ظالم سنگھ نے باصرار تمام شامل ریاست کوٹہ کردیا امید سنگھ کی زندگی تک ظالم سنگھ اچھی طرح سے ریاست کا منتظم رہا سنہ ۱۸۲۰ع مین امید سنگھ نے وفات پائی کشور سنگھ جانشین ہوی اور حکومت اپنے اختیار مین لینے کا ارادہ کیا یہان تک نوبت جنگ کی پونہچی جس مین کشور سنگھ نے شکست کھائی بعد اوسکے گورنمنٹ انگریزی نے فیصلہ کیا کہ کشور سنگھ کو ایک لاکھ چونسٹھ ہزار روپیہ ملا کرے اور انتظام واسطے دوام کی ظالم سنگھ اور اوسکے ورثا کے اختیار مین رہے ظالم سنگھ کارپرداز سنہ ۱۸۲۴ع مین فوت ہوا اوسکا فرزند مادھو سنگھ جانشین اوسکا کارپردازی مین ہوا سنہ ۱۸۲۸ع مین کشور سنگھ رئیس نے انتقال کیا بعد اونکے مہارا او رام سنگھ برادرزادہ کشور سنگھ جانشین ہوی اور مادھو سنگھ کارپرداز بھی مرا اوسکی جگہ اوسکا بیٹا مدن سنگھ کارپرداز ہوا سنہ ۱۸۳۴ع مین فیمابین رام سنگھ رئیس و مدن سنگھ کارپرداز تکرار ہوئی اندیشہ بلوای

عام پیدا ہوا تب بصلاح رئیس گورنمنٹ انگریزی سے یہ تجویز ہوئی
کہ کچھ علاقہ بنام جہلاوڑ راولاد ظالم سنگہ کو دیا جاوے لہذا
از روی عہدنامہ مورخہ ١٠ اپریل ١٨٣٨ء سترہ پرگنہ جمعی ١٢ لاکھ
روپیہ مدن سنگہ کو دیے گئے ١٨٥٧ء مین فوج کوٹا کنٹنجنٹ نے
صاحب پولٹکل اجنٹ اور راو نکے دو بیٹون کو مار ڈالا مہاراو نے
چشم پوشی کی اس وجہ سے ١٧ ضرب سلامی سے ١٣ ضرب کی گئی
مگر ١٨٦٧ء مین سلامی ١٧ ضرب پھر بحال ہوئی مہاراو کو سند
متبنی ملی مہاراو رام سنگہ نے انتقال کیا اب اونکی فرزند مسند نشین ہین فقط

ریوان نمبر ٢١

یہ خاندان عالیشان بہت قدیم ہے برمہ چولک سے کرن ساہ تک
چولک مشہور رہے سولنک دیو پسر کرن ساہ سے بیر ڈھج تک
سولنکی نام سے ملک گجرات مین حکمرانی کرتے تھے مہاراج بیر ڈھج
کے ٢ دو فرزند ہوئے بیاگھہ دیو و سکھہ دیو بیاگھہ دیو مہاراج سمت ١٣٦٣
مین ریاست گجرات اپنے چھوٹی بھائی کو سپرد کرکے خود مع فوج
و محلات زنانہ بارادت زیارت مقامات متبرکہ مذہبی ممالک شرقی کو

آئے بعد فراغت تیرتھ پراگ و کاشی و گیا وغیرہ ہنگام واپسی
مقام چتر کوٹ مین کہ وہ بھی معبد ہنود ہی رونق افروز ہوی وہان کنک دیو
راجہ ترہوان کی دختر رتن متی سے شادی کر کے کچھہ روز مقام
چتر کوٹ مین مقیم رہے اسی اثنا مین راجہ ترہوان یعنی کنک دیو
نے انتقال کیا جو کہ اوسکے رتن متی کے سوا کوئی وارث نہ تھا
ملک مقبوضہ کنک دیو یعنی گھورا مہاراج بیاگھہ دیو کی قبضہ مین آیا
زان بعد اور ملک بھی جہان اب بگھیل کھنڈ آبادہی اپنی قوت بازو
سے فتح کیا اور اپنے راج کو کالپی سے چرن آرتک وسعت دی
اونکی اولاد بگھیل مشہور ہوئی اور ابتک اسی نام سے مشہور ہین
برسنگہ دیو نے جو بیاگھہ دیو سے اٹھارھوین پشت مین ہین
برسنگہ پور آباد کیا اونکے عہد مین اس ریاست کے حدود اربعہ شرقی
بہار غربی دہسان ندی شمالی سئی ندی جنوبی بودھہ تھی اس
ریاست کا خاصہ ہی کہ پادشاہ وقت کے مطیع و فرمان بردار اسکے
رئیس ہوتے آئے ہین اسی سے وقت ترقی پادشاہ انکی ترقی
اور وقت ضعف سلطنت ضعف ریاست ہوتا آیا کبھی اپنی ہمسری

اطاعت اور سلطان وقت سی بغاوت نہین کی بسبب اطاعت
وحاضر باشی کے کبھی کسی بادشاہ سے خراج گذار بھی نہین ہوئے
مہاراج بیربھان دیو ۱۹ اپشت سمت ۱۵۵۵ مین مسند نشین ہوئے
اوسی سال مین علاقہ سوہاگپور اپنے بھائی سوہاگ دیو کو عطا کیا
سمت ۱۸۶۵ مین راگھوجی بھوسلا راجہ ناگپور اوسپر قابض ہوا سمت ۱۸۷۷ مین
قبضہ اقتدار گورنمنٹ انگریزی مین آیا سمت ۱۹۱۶ مین حق بحقدار
پونہچا یعنی علاقہ سوہاگپور گورنمنٹ انگلشیہ سے بجلدوی خیرخواہی
جناب مہاراجہ صاحب رگھوراج سنگہ جو دیو بہادر کو عطا ہوا
بیربھان دیو کے عہد مین ہمایون شاہ بادشاہ متصل دریای
کرمناسا کے شیرخان پٹھان سے ہزیمت اوٹھا کر بلادِ جہارکھند
روانہ مغرب ہوئے اثنای راہ گرد نواح باندھوگڈہ مین مہاراجہ
بیربھان جیو سے ملاقات ہوئی ہمایون شاہ نے سرگذشت اپنی
بیان کی اور بیربھان کو اپنا عقیدت مند مخلص جانکر کہا کہ بادشاہ بیگم
حاملہ ہین ایسے سفر مین کہ فی الحقیقۃ سفر ہی متحمل تکالیف کی نہونگی
اگر مناسب جانو تو اپنے علاقہ مین تا وضع حمل بادشاہ بیگم کو رہنے دو

مہاراجہ بیر بھان دیونے بسر وچشم قبول کیا اور بیگم صاحبہ کو مکند پور کی گڑھی مین کہ اوس زمانہ مین گرد گڑھی کے بڑا جنگل ساگون کا تھا لا کر مقیم کیا ہمایون بادشاہ بیگم صاحبہ کو چھوڑ کر آگے روانہ ہوئے یہان کی آب و ہوا بیگم صاحبہ کی موافق مزاج نہ آئی ہفتہ عشرہ مین طبیعت مرکز اعتدال سے باہر ہوئی ناچار بیگم صاحبہ نے مہاراجہ بیر بھان سے کہلا بھیجا کہ یہان کی آب و ہوا موافق ہماری طبیعت کے نہین ہمکو ہمایون شاہ کے پاس بھیجدو بیر بھان دیونے بخیال نقصان حمل بیگم صاحبہ کو ہمراہ جمعیت مناسب براہ ملک بوندیل کھنڈ بڑی جلدی کی ساتھہ روانہ کیا مقام امرکوٹ علاقۂ مارواڑ مین ہمایون سے ملاقات ہوئی معتمدان بیر بھان نے وہان تک بیگم صاحبہ کو پہونچایا اوسی مقام مین جلال الدین محمد اکبر شاہ پیدا ہوے مہاراجہ بیر بھان کے فرزند ارجمند مہاراجہ رام سنگہ بعد وفات اپنی والد کے مسند نشین ہوئے شاہنشاہ اکبر کے وقت مین اونکو بڑا عروج اور تقرب حاصل ہوا جلوس اکبر شاہ سے ساتوین برس مہاراجہ رامسنگہ نے

تانسین قوال کو کہ اپنے فن کا یکتا تھا بطور تحفہ دربار شاہی مین
روانہ کیا بادشاہ تانسین کی ہنرمندی سے بہت راضی ہوئے
اور مہاراجہ رام سنگہ نے وقت تعمیر قلعۂ الہ آباد بڑی کوشش اور
امداد کی اوسکے صلہ مین اکبرشاہ نے مہاراجہ صاحب کو چار قب اور
قبضہ شمشیر مرصع مع کٹار و خلعت گران بہا و خطاب مہاراجہ بہادر
عنایت فرمایا مہاراجہ رام سنگہ اوسوقت ممالک شرقی کی بڑے
سپہ سالارون مین شمار کیے جاتے تھے بکرماجت بیاگھہ دیو سے
۲۳ پشت سمت ۱۶۵۸ مین مسند نشین ہوئے اور ریوان مین اپنا
دارالریاست قرار دیا، ۲۷ پشت سمت ۱۷۶۶ مین ابدھوت سنگہ
بعمر چھٹہ مہینے کے مسند نشین ہوئی اوسوقت مین ہردی ساہ
پسر چھتر سال بوندیلہ رئیس پنا نے فوج کثیر سے ریوان کا محاصرہ
کیا فوج اوسکی دروازہ شمالی تک جسکو گنگا پونر کہتے تھے پہونچ گئی
سرداران دربار ریوان نے فوج کو دروازہ سے آگے بڑھنے نہ دیا
تب سے وہ دروازہ بنام بوندیلہا مشہور ہوا ابتک اسی نام سے
مشہور تھا سنہ ۱۸۶۹ء مین منہدم ہوا ہنگام محاصرہ ریوان حسب الحکم

١٨٦٥ء

بادشاہ دہلی نواب قائم خان بنگش بارادۂ قلع وقمع چھتر سال روانہ
ہوکر ... بوندیل کھنڈ ہوا مہاراجہ ہردی ساہ پسر چھتر سنگہ نے حصول مقصود و پیر
اپنی دار الریاست کو چلا گیا ریوان دست تصرف بوندیلہ سے
محفوظ رہا مہاراجہ ابدھوت سنگہ نے سمت ۱۸۱۵ مین وفات پائی اونکے
فرزند مہاراجہ اجیت سنگہ مسند نشین ہوئے اونکے عہد ریاست مین
شاہ عالم بادشاہ نے ہنگام فوج کشی پورب مبارک محل بیگم کو کہ وہ
بھی اتفاقات سے حاملہ تھین واسطے قیام کے ریوان روانہ کیا
اور خود بدولت مع فوج روانہ بکسر ہوئے مہاراجہ اجیت سنگہ نے
مبارک محل کو مکند پور کی گڑھی مین ٹھہرایا وہان اونکے فرزند
تولد ہوا اونکا نام اکبر شاہ ثانی قرار پایا شاہ عالم جب پورب سے
واپس آئے ریوان کو تشریف لائے مہاراجہ اجیت سنگہ مع فوج
سنگوان تک پیشوائی کو گئے شاہ عالم مکند پور سے مع مبارک محل
و شاہزادہ اکبر ثانی براہ چوگھنڈی روانہ دہلی ہوئے مہاراجہ اجیت سنگہ
جاجمئو تک ہمرکاب گئے وہان بادشاہ نے خلعت فاخرہ مع موضع
چوگھنڈی دیکر مہاراجہ اجیت سنگہ کو رخصت فرمایا مگر موضع

چونکہ ہندی میں مہاراجہ صاحب بسبب تنزل سلطنت دخل یاب نہین ہوئی مہاراجہ اجیت سنگہ نی سمت ۱۸۶۵ مین انتقال کیا تب اونکے فرزند ارجمند جی سنگہ دیو جو دیو مسند آرای ریاست ہوئی اونکے تین فرزند مہاراجہ بشنا تھہ سنگہ راو اینڈر لچھمن سنگہ راو اینڈر بلبھدر سنگہ راو اینڈر لچھمن سنگہ نے بتاریخ ۱۰ اساڑہ سمت ۱۹۱۸ مطابق دوم جولائی سنہ ۱۸۶۱ء بمقام چترکوٹ انتقال کیا اونکے فرزند بابو رام راج سنگہ جو دیو بہادر شمشیر جنگ علاقہ مادھوگڑہ مین مسند نشین ہین راو اینڈر بلبھدر سنگہ جودیو کے کوئی فرزند نرینہ نہین تھا دو لڑکیان اونکی بیکانیر مین ساتھہ مہاراجہ سردار سنگہ کے بیاہی گئین ایک لڑکی ساتھہ تخت سنگہ مہاراجہ جودہ پور کی بیاہی گئی مہاراجہ جی سنگہ دیو کے وقت مین بتاریخ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۱۲ء پہلا عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و سرکار ریوان منعقد ہوا جسکے روسے ریوان حفاظت سرکاری مین آیا و بنای دوستی و اتحاد دونون سرکار کے قائم ہوئی دوسرا عہدنامہ ۲ جون سنہ ۱۸۱۳ء مین قرار پایا جسکے روسے عہدنامۂ اول کا استحکام ہوا اور حق مالکانہ زمینداران

سنگرانہ کا ضبط ہو کر مہاراجہ صاحب کو بموجب عہدنامہ ثالث مورخہ
۱۱ مارچ سنہ ۱۸۱۴ع سپرد ہوا مہاراجہ جی سنگہ دیو نی اخیر عمر مین
انتظام ریاست اپنی فرزند اکبر بشناتھہ سنگہ کو سپرد کیا اور آپ
عبادت الٰہی مین مشغول ہوئی آخر ۲۹ کنوار سمت ۱۸۹۱ مین رحلت کی
بعد اونکے خلف اکبر مہاراجہ بشناتھہ سنگہ جو دیو بہادر
مسند نشین ہوئی اونکے عہد مین انتظام ریاست بڑی خوبی
کے ساتھہ ہوا کئی لاکھہ روپیہ صرف کرکے چترکوٹ اور اجودھا
مین پورا چرن ہوا اور ہر ایک تیرتھون مین سدا برت دئی گئے
پرمودبن واقعہ چترکوٹ مین سوا لاکھہ کوٹھری واسطے آرام
تیرتھہ باشیون کے تعمیر ہوئین رسم ستی ودختر کشی اس ملک سی
مسدود ہوئی تاریخ ۷ کاتک سمت ۱۹۱۱ مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۵۴ع
مین مہاراجہ صاحب موصوف رحلت فرمای سفر آخرت ہوئے
بتاریخ ۱ ماگھہ سمت ۱۹۱۱ مطابق ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۵۵ع کو ہملٹن صاحب
بہادر اجنٹ گورنر جنرل نے خلعت مہاراجگی کا منجانب گورنمنٹ
انگریزی مہاراجہ صاحب رگھوراج سنگہ جو دیو بہادر کو

مقام ریوان مین عنایت فرمایا ۲۷ پھاگن سمت ۱۹۱۱ مطابق ۲۸ فروری ۱۸۵۵ء کو ساعت سعید مقررہ نجومیون کی بتھی مسند آرائے ریاست ہوئی دوسرے روز تمامی ارکان و اعیان دولت نے حاضر دربار ہوکر نذر و نثار معمولی کیا انکے عہد دولت مین جو کار نمایان ہوئے احتیاج شرح کی نہین رکھتی مہاراجہ صاحب بہادر کی شادی مہارانا سردار سنگہ جی متوفی والی اودیپور کی دختر سے ہوئی تین مرتبہ ہموزن اپنے مسلح و ملبس طلائی خالص معبد متھرا و بنارس و جگناتھ مین خیرات کیا پونڈریک جگ اور اگن اسٹوم جگ کیا جسمین لاکھون روپیہ صرف ہوئے مفلسی سے ہمین بالدار بنی مہھر نے بھی راگھوگڑہ با جازت سرکار انگریزی فتح کیا باغیون کی گرفتاری اور قتل مین بڑی کوشش کی جسکے جلدو مین پرگنہ سوہاگپور مع امرکنٹک و خلعت فاخرہ سرکار سے عنایت ہوا اور خطاب اسٹار درجہ اول و تمغہ شاہی سے مباہی ہوے ۱۲ - مارچ ۱۸۶۲ء کو سند متبنی عنایت ہوئی مہاراجہ صاحب بہادر کی برادران و ملازمان مین سے جسنے باغیان ۱۸۵۷ء کا مقابلہ اور قتل کیا آونکو

انکی طرف سے جاگیرات و خلعت فاخرہ عنایت فرمایا جنوری
سنہ ۱۸۷۶ء مین بمقام کلکتہ شاہزادہ ایڈن برگ سی ملازمت بتوقیر
و تعظیم تمام حاصل کی بارگاہ خسروی سے نشان و پرچم عنایت ہوا
مہاراجہ صاحب ممدوح نے بھی انگشتری بیش قیمت بطور
یادگار دست خاص سے انگشت مبارک شاہزادہ صاحب مین
پنھایا وہ نشان عنایت یہ نشان ارادت وہ نشان شجاعت
یہ نشان اطاعت وہ نشان سخاوت یہ نشان مروت وہ نشان
حکومت یہ نشان فتوت وہ نشان صولت یہ نشان دولت وہ
نشان سلطنت یہ نشان تمکنت وہ نشان جرءت یہ نشان
ہمت الغرض کہان تک اوصاف حمیدہ محتشم الیہ لکھون عمر
نوح طومار عظیم دفتر ضخیم چاہیے رقبۂ ریاست ہذا ۱۲۸۴۲
میل مربع آمدنی سالانہ قریب بیس پچیس لاکھ روپیہ کے ہے
فوج مین ۹۶۵ سوار ۲۸۸۳ پیادہ ۳۰ ضرب توپ ۱۸۱ گولنداز
ہین ۱۷ ضرب سرکار انگلشیہ سی سلامی ملتی ہی سوتستس سری
باندھوگڑہ سبھ استھان سدھس سری سامراج مہاراجہ

دہیراج سری مہاراجہ بہادر سری کرشن چندر کرپا پاترا دہیکاری سری رگھوراج سنگہ جو دیو بہادر نائٹ کرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ ایکزالٹڈ آرڈر آف اسٹار آف انڈیا القاب ہی +

کچھ نمبر ۲۲

ماتحت احاطۂ بمبئی جسکی دار الریاست شہر بھج قوم راجپوت جہاریجا کی ریاست ہی یہ قوم زیر حکم جام لکھا پسر جہارا سندہ سے آکر کچھ مین آباد ہوئی اوسی جہارا سے اس قوم کا نام مشہور ہوا اور جو علاقہ ملک کچھ مین اس خاندان نے حاصل کیا تھا وہ اولاد لکھا ندکور مین منقسم ہوا یعنی لکھا ندکور کے تین پوتے تھے اون تینون سے تین خاندان نکلے جام داد اور جام ہمیر جام راول راول نے ہمیر کو مار کر اوسکا علاقہ اپنے علاقہ مین شامل کر لیا کھنگار پسر ہمیر نے باعانت راجہ احمد آباد راول کو کچھ سی خارج کر دیا اور دادر کو بھی اپنا مطیع بنایا اور خطاب راو کا حاصل کیا راو اور رایدھن اول رئیس کچھ ہی جسکے ساتھ گورنمنٹ انگریزی نے بتاریخ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۱۹ع عہدنامہ دوستی منظور کیا کھنگار کی

راید ھن تک گیارہ پشت گذری تھین کہ بوجہ بیرحمی اور ظلم کے
راید ھن کو سرداروں نے قید کرلیا اور حکومت ملک بجتیا
فتح محمد جمعدار کہ نہایت ہوشیار تھا رہی بحالت قید راو راید ھن
۱۸۱۳ء مین مسمی مان سنگہ کو عورت غیر منکوحہ سے چھوڑ کر
فوت ہوا راید ھن کے ایک بھتیجا اصلی مسمی دولا با تھا اب ان
دونون مین تکرار بابت مسند نشینی کے ہوئی مان سنگہ باعانت
حسین میان و ابراہیم میان پسران فتح محمد مذکور دولا با پر فتحیاب
ہوا تھوڑے دنون بعد مان سنگہ نے دولا با مذکور کو قتل کیا
لہذا گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۱۹ء مین فوج بھیجکر مان سنگہ کو
خارج کرکے اوسکے فرزند دلیر سال کو رئیس قرار دیا دلیر سال نے
۱۸۶۰ء مین وفات پائی اوسکا بیٹا پراگ مل جانشین ہوا
اوسکو اختیار متبنی از روی سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء حاصل ہی
رقبہ ریاست ۶۵۰۰ میل مربع آمدنی ۱۵ لاکھ روپیہ ہے
نو لاکھ ۹۶ ہزار ۹۴ روپیہ خراج اور خرچہ فوج سرکار انگریزی کو دیتے
ہین ۱۷ ضرب سلامی سرکار سی ملتی ہی فقط کچھی گھوڑا اسی ملک مین

پیدا ہوتا ہے ٭

کوچین نمبر ۲۳

یہ ریاست مالابار اور ترا ونکور کے درمیان باتحت احاطہ مندراج
ہی وہان کی روش ترا ونکور والون کی سی ہی رئیس کا لقب راجہ
قوم چتیبار سے ہی ۱۶ جنوری سنہ ۱۷۹۱ء مین عہد نامہ ساتھ مہاولیا
راما ورما راجہ کے گورنمنٹ انگریزی نے منظور کیا جسکے روسے
وہ خراج گذار گورنمنٹ کا بابت اوس علاقہ کے جو ٹیپو سلطان کے
پاس تھا ہوا اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ بطور اعانت دینے کا اقرار
کیا سنہ ۱۸۰۹ء مین اوسنی سرکشی کی جسکا دفعیہ کیا گیا ۶ مئی سنہ ۱۸۰۹ء
کو دوسرا عہد نامہ منعقد ہوا جسکے روسے راجہ نے سوای رقم اعانت
کے ایک لاکھ ۷۶ ہزار ۳۷ روپیہ سالانہ بابت خرچ فوج کی دینا
منظور کیا لیکن اب صرف دو لاکھ روپیہ دیتا ہی رئیس حال الہ ادھی ورما
ہی سنہ ۱۸۵۳ء مین مسند نشین ہوا اوسکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ
سنہ ۱۸۶۲ء مین ملی ہی ۱۷ ضرب سلامی پاتے ہین رقبہ
اوسکی ریاست کا ۱۳۱۱ میل مربع آمدنی سالانہ ۱۰۵۷۴۹۷ روپیہ

ہی فوج مین ۷۴۳ سپاہی و ضرب توپ ہین *

بیکانیر نمبر ۲۴

ملک مارواڑ مین ہی جہان مختلف اقوام مثل جاٹ وغیرہ کی آباد تھی اور انکے آپس مین تکرار رہا کرتی تھی بیکا سنگہ ولد جودھا سنگہ راجہ جودہ پور نے اوسکو فتح کیا اور بعد فتح باگور مقبوضہ راجہ جیلمیر شہر بیکانیر کی بنیاد ڈالی اور ۱۵۰۵ء مین اوسنے وفات پائی اوس سے چوتھی پشت مین رای سنگہ ۱۵۷۳ء مین مسند نشین ہو کر ملازمی اکبر بادشاہ کی اختیار کی اور افسر سوارون کا ہوا باون پرگنہ ہانسی حصار کے اوسکو جاگیر مین ملی ۱۸۱۰ء مین مہاراجہ صورت سنگہ مسند نشین ہوئی اونسے تاریخ ۹ مارچ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگلشیہ نے عہد نامہ حفاظت و اعانت و اطاعت کا منظور کیا اس ریاست سے کچھ خراج نہین لیا جاتا اور نہ کبھی مرہٹون کو خراج دیا صورت سنگہ نے ۱۸۲۸ء مین وفات پائی اونکے فرزند رتن سنگہ اور بعد اونکے مہاراجہ سردار سنگہ ۱۸۵۲ء مین مسند نشین ہوئے ضرب سلامی پاتے ہین اور سند متبنی سرکار سے ملی ہے

اور بعوض خیرخواہی ۱۸۵۷ سنہ ۱۴۱ ع موضع واقع ضلع سرساجمعی
للعہ مالگذاری بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۸۶۱ سنہ ع سرکار انگریزی سی عطا ہوئی
رقبہ اس ریاست کا ۷۷۲۶ امیل مربع آمدنی سالانہ چھہ لاکھہ روپیہ
ہی فوج مین ۱۰۰۲ سوار اور ایک ہزار پیادہ ۳۰۰ ضرب توپین
ہین مہاراجہ سردار سنگہ جی کی دو شادیان ساتھہ دختران
راو ایندر بلبھدر سنگہ برادر خرد مہاراجہ بشنا تھہ سنگہ والی ریوان
کے ہوئی ہین سدہس سری مہاراجہ دہراج راج راجیشر سری مہاراج
سرومن سری مہاراج سردار سنگہ جی بہادر القاب ہے فقط

بہاولپور نمبر ۲۵

یہ دارالریاست قوم داؤد پوترہ ہی جب نادرشاہ درّانی بعد فتح
ہندوستان کابل ہوکر سندہ مین داخل ہوا ملک واقع پہلوی سندہ
نواح ملتان تک خوانین داؤد پوترہ کو عنایت کیا بہاولخان
اول کہ بانی شہر بہاولپور ہی اوسنے اپنے ملک کو نواح بیکانیر
اور کنارہ لکھی جنگل تک وسعت دی وہ مطیع سلطنت درّانیہ کا
تھا بعد اوسکے اوسکا بھتیجا بہاول خان ثانی جانشین ہوا

اور بہ ضعف سلطنت درّانیہ کے قدم خودسری دراز کیا تب تیمورشاہ
ابن احمد شاہ واسطے اوسکی تادیب کے بڑی فوج لیکر آیا بہاولخان
نے اولاً قلعہ ریگستان مین پناہ لی فوج تیمورشاہ نے قلعہ کو فتح کیا
بہاولخان حلقۂ اطاعت تیمورشاہ مین آیا اور اپنی کو مطیع اور خراجگزار
خاندانِ درّانیہ قرار دیا بادشاہ مظفر و منصور روانہ کابل ہوا اسی
بہاولخان ثانی کے خاندان مین ابتک ریاست قائم ہی یہ خاندان
اپنی کو عباسی یعنی اولاد عباس بن عبدالمطلب سی کہتا ہی اوّل
عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و سرکار نواب رکن الدولہ محافظ
الملک مخلص الدین محمد بہاولخان بہادر عبّاسی
نصرت جنگ کے بتاریخ ۲۲ فروری سنہ ۱۸۳۳ع ہوا
جسکے روسے نواب کو اپنے ملک مین اختیار کلی حاصل ہوا اور
تجارت دریای سندہ و ستلج باوای محصول جاری ہوئی اور دوسرا
عہدنامہ بتاریخ ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۳۸ع منظور ہوا جسکے روسے نواب نے
اپنے تئین زیر حکم سرکار انگریزی قرار دیا اور اوسکی حفاظت ذمہ
سرکار انگریزی عائد ہوئی نواب نے مہم افغانستان مین رسد رسانی

وغیرہ سے امداد فوج سرکاری کی تھی اوسکے عوض مین نواب کو
اضلاع سرلکوٹ وغیرہ انعاماً سرکار سے عطا ہوی اور فتح ملتان
کے بعد اوسکے واسطے ایک لاکھ روپیہ سالانہ نقد سرکار سے
مقرر ہوے ۱۸۵۲ سنہ ع مین بعد وفات بھاول خان کے اوسکا تیسرا
بیٹا محمد صادق یار خان زبردستی مسند نشین ہوا جسکو
محمد فتح یار خان بڑے بیٹے بھاول خان نے بمدد قوم داؤد پوترہ
برخاست کرکے خود قابض ہو گیا اور سرکار انگریزی مین
ظاہر کیا کہ عہد نامجات سابقہ مجکو منظور ہین سرکار نے اوسکی
جانشینی منظور کی اور ۱۶ سو روپیہ ماہواری واسطے محمد صادق یار خان
بہادر کے مقرر ہوا اوسنے اپنی اور اپنی اولاد کی طرف سے باز دعوی
ریاست داخل کیا اور بعد ایک سال کے اوسنے عہد شکنی کی اسواسطے
قلعہ لاہور مین نظر بند کیا گیا اور نصف تنخواہ یعنی آٹھ سو ماہواری
پاتا ہی نواب محمد فتح یار خان نے ۳ اکتوبر ۱۸۵۸ سنہ ع کو وفات پائی
اوسکا بیٹا رحیم یار خان مسند نشین ہوا رقبہ ریاست کا ۲۰ ہزار
میل مربع آمدنی سالانہ ۵ لاکھ روپیہ ہی ۷ اضرب سلامی پاتی ہین

فوج قریب تیئیس ۲۳ ہزار قوم داؤد پوترہ سی عند الضرورۃ جمع ہوسکتی ہی فقط

بوندی نمبر ۲۶

خاندان ریاست قوم ہاڑا راجپوت سی ہی امید سنگہ رئیس حسب
اولا تعارف گورنمنٹ انگریزی نے کی تھی سنہ ۱۸۰۴ء مین فوت ہوا
اوسکا نابالغ لڑکا بشن سنگہ جانشین ہوا سنہ ۱۸۱۸ء مین مہاراو بشن سنگہ کی ساتھ
۱۰ فروری کو عہدنامہ منعقد ہوا بشن سنگہ نی ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۴۱ء وفات پائی اونکی
فرزند مہاراو رام سنگہ بعمر ۱۰ سال مسند نشین ہوئی تا ایام بلوغ
انتظام سرکاری رہا مہاراو رام سنگہ ایام بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء مین اس قدر
لاپرواہ اوای مراسم دوستی انگریزی مین رہے کہ تحریرات دوستانہ
بھی اونسے ترک ہوگئی سنہ ۱۸۶۰ء تک یہی حال رہا مگر سرکار نے
براہ نوازش اونکو بھی سند متبنی عنایت کی ہی رقبہ ریاست ۲۲۹۱
میل مربع آمدنی سالانہ پانچ لاکھ روپیہ ہی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ
خراج سرکاری لیا جاتا ہی مہاراو ۱۷ ضرب سلامی پاتی ہین
اونکی فوج مین ۷۰۰ سوار ۲۰۷ پیادہ ۱۲ ضرب توپ ہین انکی شادی
راجہ راگھو ایندر سنگہ صاحب رئیس اوچھرہ کی ہمشیرہ سی ہوئی ہی

القاب سد ہسں سری مہاراجہ دہراج سری مہاراج سری اور
راجہ سری رام سنگہ جی بہادر ہے +

	کرولی نمبر ۲۷	

یہ ریاست راجپوت قوم جدبنسی کی متعلق راجپوتانہ ہی پیشتر
خراج گزار پیشوا کی تھی ۹ - نومبر ۱۸۱۷ سنہ ع مین مہاراجہ جدکل
چندر بھان ہر بخش پال دیو نے سرکار انگلشیہ سے
عہدنامہ کیا جسکی روسے کرولی حفاظت سرکار انگریزی مین
آئی اور عند الطلب سرکار حاضر کرنا فوج کا موافق اپنے
مقدور کے مہاراجہ پر فرض ہوا ۱۸۳۸ سنہ ع مین ہر بخش پال نے
وفات پائی اوسکا متبنّی پرتاب پال جانشین ہوا وہ بھی
۱۸۴۹ سنہ ع مین لاولد فوت ہوا ایک لڑکا نرسنگہ پال نامی کہ
بیوگان پرتاب پال نے متبنّی کیا تھا مسندنشین ہوا اور بتاریخ
۱۰ جولائی ۱۸۵۲ سنہ ع نرسنگہ پال نے وفات پائی اوسنے ایک روز
قبل مرنے اپنے کے بھرت پال رشتہ دار بعید کو متبنّی اور
جانشین اپنا مقرر کیا تھا اسی گورنمنٹ انگریزی کی ہوئی کہ ریاست

کرولی قابل ضبطی کے ہی مگر پارلیمنٹ ولایت نی متبنی کرنا بھرت پال کا منظور کیا اس اثنا مین مدن پال رشتہ دار قریب نی دعوی ریاست پیش کیا اوسکے دعوی کی تائید مہاراجگان بھرت پور و دھول پور والور و جی پور نے کی تحقیقات ہو کر ثابت ہوا کہ متبنی کرنا بھرت پال کا ناجائز اور مدن پال مستحق ریاست ہے لہذا مدن پال ۱۸۵۴ء مین مسند نشین ہوئے اونکو بجلدوے خیرخواہی ایام بلوہ زر قرضہ سرکار ذمگی ریاست معاف کیا گیا اور پندرہ ضرب سے ۱۷ ضرب سلامی مقرر ہوئی اور ایک خلعت بھی سرکار سی عنایت ہوا اور اختیار متبنی ازروے سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کی دیا گیا اور خطاب ستارہ درجہ اول سرکار سے عنایت ہوا رقبہ ریاست ۱۸۷۸ میل مربع آمدنی سالانہ ۳ لاکھ روپیہ ہی کل فوج قریب دو ہزار کے ہوگی سدھس سری مہاراجہ دہراج سری جدو کل اپندر چندر بھان سری مہاراج مدن پال سنگہ جی بہادر القاب ہی بتاریخ ۱۷ اگست ۱۸۶۹ء مدن پال نی وفات پائی اونکے کوئی فرزند نہیں تھا لہذا گورنمنٹ نے لچھمن پال برادرزادہ مدن پال کو مسند نشین کیا فقط

بھرت پور نمبر ۲۸

جاٹ قوم کی ریاست ملک میوات مین ہی بانی اسکا برج نامی رہزن ہی جسکے قبضہ مین ایک موضع پرگنہ ڈیک مین تھا بعد وفات برج اوسکے بیٹے چورامن نے زمانہ عالمگیر مین پیشیۂ رہزنی سی متمول ہوکر وجاہت ظاہری پیدا کی بعد انتقال عالمگیر بادشاہ شریک لشکر بہادر شاہ کا ہوکر رسوخ حاصل کیا اور قلعہ بھرت پور تعمیر کیا محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا مدن سنگہ جانشین ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا سورج مل مسند نشین ہوا اور نواب صفدر جنگ کی رفاقت مین رہ کر بہت ملک اسناد بادشاہی سی اور اکثر بزور شمشیر حاصل کئی مہینہ جمادی الثانی ۱۱۷۷ سنہ ہجری مین نجیب الدولہ کی لڑائی مین مارا گیا ازان بعد اوسکا بیٹا جواہر سنگہ جانشین ہوا اور بعد جنگ و مصالحہ نجیب الدولہ کے قضای الہی سے ۱۱۸۲ سنہ ہجری مین اوسنے وفات پائی اوسکے بعد اوسکا بھائی رتن سنگہ دس مہینے ۱۳ روز حکومت کرکے روپانند کیمیاگر کے ہاتھہ سے ہلاک ہوا اوسکے بعد اوسکا بھائی راجہ نول سنگہ

جانشین ہوا او سوقت اسکے قبضہ مین ساڑھے تین کرور کا ملک تھا
اوسکا چوتھا بھائی رنجیت سنگہ بامداد نواب نجف خان راجہ
نول سنگہ سی سرکش ہو گیا وقت محاصرہ قلعہ ڈیگ راجہ نول سنگہ
نے وفات پائی اوسکے بعد رنجیت سنگہ وارث ہوا نجف خان نے
نو لاکھہ روپیہ کا علاقہ رنجیت سنگہ کو دیا اور سب علاقہ چھین لیا
بعد نجف خان کی بیٹہ ہیہ نے اوسکے ملک پر قبضہ پایا پہر
واپس دیا ۲۹ ستمبر ۱۸۰۳ سنہ ع مین رنجیت سنگہ اور سرکار انگریزی سے
صلحنامہ ہوا ہولکر نے قلعہ بھرت پور مین پناہ لی جنرل لیک صاحب
نے ہولکر کو مانگا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے انکار کیا تب قلعہ کا محاصرہ
ہوا رنجیت سنگہ نی بڑی مردانگی سے قلعہ کو بچایا اور سخت مقابلہ کیا
محاصرین کا قریب تین ہزار آدمی کے نقصان ہوا آخر اوسنے
قلعہ حوالہ کیا اور وعدہ کیا کہ ہولکر کو اپنے علاقہ سے نکالدیگا
او سوقت عہدنامہ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۸۰۵ سنہ ع اوسکے ساتھہ منعقد
ہوا جسکی روسے رنجیت سنگہ نے وعدہ کیا کہ مین بیس لاکھہ روپیہ
نقصانی دونگا منجملہ اوسکے سات لاکھہ روپیہ معاف ہوئے اور

جو علاقہ قبل مداخلت سرکار انگریزی اوسکے قبضہ مین تھا اوسکو
دیا گیا اور اوسکی حفاظت کا وعدہ کیا گیا تاہم رنجیت سنگہ کبھی
دوست گورنمنٹ انگریزی کا نرہا آخر ۱۸۰۵ء مین فوت ہوا
اوسکے چار فرزند تھے بڑا بیٹا اوسکا رندھیر سنگہ جانشین ہوا وہ بھی
۱۸۲۳ء مین فوت ہوا اوسکا بھائی بلدیو سنگہ جانشین ہوا بعد
حکومت ۱۸ مہینے کے اوسنے وفات پائی تب اوسکا فرزند
بلونت سنگہ بمنظوری سرکار انگریزی مسند نشین ہوا بلونت سنگہ
کو اوسکی ماموں درجن سال نے قید کرکے خود مالک ریاست بن بیٹھا
فوج انگریزی نے ۱۸ جنوری ۱۸۲۶ء مین قلعہ بھرت پور کا محاصرہ
کیا اور درجن سال کو گرفتار کرکے الہ آباد روانہ کیا اور بلونت سنگہ
کو پھر مسند نشین کیا اوسنے ۱۸۵۳ء مین وفات پائی اوسکا فرزند
خردسال جسونت سنگہ مسند نشین ہی سرکار سی سند متبنی عنایت
ہوئی اونکی سلامی ۱۷ ضرب مقرر ہی رقبہ ریاست ۱۹۷۴
میل مربع آمدنی سالانہ اکیس ۲۱ لاکھ روپیہ ہی فوج مین ۲۲۱۴
سوار ۶۲۳۶ پیادہ ۶۸ سیاہ توپخانہ ہی سدھس سری مہاراجہ

دھراج سری مہاراجہ راج راج ایندر سوائی جسونت سنگہ جی
بہادر القاب خانگی ہے فقط

ٹونک نمبر ۲۹

یہ شہر بناس ندّی کے کنارہ پر دار الریاست اولاد امیر خان ہے
جسنے اس ریاست کی بنیاد ڈالی امیر خان اول ریاست اگھوگڑھ
وبھوپال مین ملازم ہوا بعدہ متوسل جسونت راو ہولکر کا ہو کر
اوسکی فوج مین بڑا نامی سپہ سالار تھا ہولکر نے ٹونک سرونج نیماہیڑا
واقع مالوہ اوسکو دیا جب انگریزی فوج مالوہ مین داخل ہوئی امیر خان
نے سرکار سے درخواست حمایت اس غرض سے کی کہ جو ملک اوسکی
قبضہ مین کسی طور سے ہی بحال رہے یہ درخواست اوسکی نامنظور
ہوکر سرکار سے حکم ہوا کہ امیر خان ڈاکہ زنی چھوڑکر اپنی فوج موقوف
کرے اور سوای چالیس توپون کے باقی بقیمت سرکار کو دی اور جو علاقہ
ہولکر نے امیر خان کو دیا ہی اوسپر قابض رہی تو سرکار انگریزی اوسکی حفاظت
کرے گی اور بعوض ترک ڈاکہ زنی اوسکو کچھ علاقہ علاقہ ہولکر سے
دیا جاوے گا بعد ردّ و قدح کے امیر خان ان شرائط پر راضی ہوا

۹ - نومبر ۱۸۱۷ سنہ ء کو فیمابین امیر خان و سرکار کے عہدنامہ منظور ہوا
اور علاقہ رامپورہ مع قلعہ اوسکو دیا گیا سوای اوسکے تین لاکھہ روپیہ
امیر خان کو سرکار انگریزی سے قرض ملا پھر وہ قرض معاف
ہوگیا اور اوسکا القاب امیر الدولہ نواب محمد امیر خان بہادر مقرر ہوا
اور اوسکے فرزند محمد وزیر خان کو علاقہ پلول تا زندگی جاگیر مین دیا گیا
جسکے عوض مین دو ہزار پانسو روپیہ ماہواری نقد مقرر ہوا امیر خان نے
۱۸۳۴ سنہ ء مین وفات پائی بجای اونکے بڑے فرزند محمد وزیر خان
جانشین ہوئے اونکا القاب وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر
نصرت جنگ قرار پایا ایام بلوہ ۱۸۵۷ سنہ ء مین خیرخواہ رہے اونکو
سند متبنی مورخہ ۲۸ - مئی ۱۸۶۲ سنہ ء ملی ہی نواب محمد وزیر خان نے
تاریخ ۱۸ - جون ۱۸۶۴ سنہ ء مین انتقال کیا بجای اونکے خلف اکبر
یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ
مسند نشین ہوئے نواب صاحب نے زمیندار لاوا کو جو زیر حمایت
سرکار انگریزی اور باجگذار ریاست ٹونک تھا ۱۸۶۶ سنہ ء مین ہمراہ
فریب قتل کیا اس وجہ سے معزول کرکے بنارس بھیجے گئے

اب اونکے صاحب زادے مسند نشین ہین رقبہ ریاست ایک ہزار آٹھہ سو میل مربع آمدنی سالانہ آٹھہ لاکھہ روپیہ ہی خراج اور خرچہ فوج سرکاری ریاست سے نہین لیا جاتا فوج مین چھہ سو سوار اور ۲۰۰ ہم توپ ہین ۱۷ ضرب سلامی پاتے ہین فقط

بھوٹان نمبر ۳۰

یہ ریاست کوہستان بنگالہ کے شمال مین ہی اوسکے شمال مین کوہ ہمالہ کے پار تبت کا ملک ہی اوسکے باشندے بھوٹیے کہلاتے ہین دار الریاست اوسکی شہر تاشی سودون ہی رقبہ اس ملک کا پانسو میل مربع ہی بھوٹان مین دو راجہ ہین ایک امور دینی کا حاکم جسکا لقب دھرم راج ہی دوسرا امور دنیوی کا حاکم جسکا لقب دیوراج ہی دیوراج سے ۲۵ اپریل ۱۸۷۴ء مین باب تجارت عہدنامہ منعقد ہوا دیوراج ۱۵ ضرب سلامی پاتا ہے اس ملک والے پوست شیر اور پوست خرس اور ہاتھی کی لید کی قسم بڑی پختہ جانتے ہین فقط

سکم نمبر ۳۱

جسکو وہان کے باشندی دہ جونگ کہتے ہین جلی وو ذیل سے محدود ہے
شمال تبت مشرق بھوٹان مغرب نیپال جنوب ایام اور دریای
رنجیت رقبہ اوسکا ۵۰۰ میل مربع ہی اس ملک مین نقد روپیہ نہین ہوتا
پیداوار زمین سے بٹائی کا غلہ اور اموال تجارت سی جنس ملتی ہی
اگر اوسکی قیمت لگائی جای تو ۷۰ ستر ہزار روپیہ سی زیادہ نہوگی والی ریاست
اسکی تملانگ شہر ہی جہان راجہ نومبر سے مئی تک رہتا ہی اور دوسرے
مہینون مین راجہ مقام چومبی علاقہ تبت مین رہتا ہی اسواسطے
کہ سکم مین بارش بکثرت ہوتی ہی راجہ کا لقب سکم پتی ہی معرفت
حاکم لاسا والی ریاست تبت خراج اپنی ملک کا شاہ چین کو دیتا ہی
اور جب سی اوسکا ملک شاہ چین نے ضبط کیا ہی ایک ہزار خواہ دو ہزار
روپیہ کا سالانہ پاتا ہی راجہ سکم نے یکم فروری ۱۸۳۵ سنہ ء مطابق
۲۹ ماگھہ سمت ۱۸۹۱ مقام دارجلنگ واسطے ہوا خوری صاحبان
انگریز کے بعوض ہزار روپیہ حوالہ گورنمنٹ انگریزی کی کیا
ماہ فروری ۱۸۵۰ سنہ ء سے بوجہ قید کرنے ڈاکٹر کیمبل صاحب ملنا
ہزار روپیہ کا موقوف ہوا دارجلنگ نیپال اور سکم و بھوٹان کے

باشندون سے خوب آباد ہی مہاراجہ سکیونگ کر و سکم پتی رئیس
حال ہین ۱۵ ضرب سلامی پاتے ہین ÷

اوڑچھا عرف ٹھری نمبر ۳۲

یہ ریاست بندیل کھنڈ مین نہایت قدیم اور عالی مرتبہ ہی
اسنے پیشوا کی اطاعت نہین کی راجہ ٹھری نے ۱۸۱۷ سنہ ع مین
جب نواب گورنر جنرل بہادر کو نذر دی تو یہ بات کہی تھی
کہ ہمیرے خاندان نے یہ اول مرتبہ کسی غیر کی بزرگی منظور کی ہی
اول عہدنامہ سرکاری راجہ بکرماجیت سنگہ مہندر سے بابت
دوستی و اتفاق ۲۳ - دسمبر ۱۸۱۲ سنہ ع مین ہوا اوسنے ۱۸۳۴ سنہ ع مین
وفات پائی اوسکا فرزند دھرم پال اپنے والد کی زندگی مین
لاولد فوت ہوا تھا لہذا راجہ بکرماجیت کا بھائی تیج سنگہ
جانشین ہوا اور ۱۸۴۲ سنہ ع مین فوت ہوا اوسنے قبل از وفات
اپنی اپنے ہمشیرہ زادہ سوجان سنگہ کو متبنی کر لیا تھا بعد مرنے
تیج سنگہ کے لاڑلی رانی زوجہ دھرم پال والدۂ بکرماجیت نے
حق سوجان سنگہ مین تکرار ظاہر کی اور کہا کہ حق متبنی کرنیکا

میراہی اس وجہ سے بڑا فساد پیدا ہوا مگر چونکہ سوجان سنگہ کا متبنی ہونا سرکار نے منظور کر لیا تھا لہذا وہ مسند نشین کیا گیا اور تا صغر سنی اوسکی زوجہ دھرم پال کار پرداز رہی سوجان سنگہ نے سن بلوغ مین بعد اختیار کرنے کار ریاست کے وفات پائی بعد اوسکے زوجہ دھرم پال نے ہمیر سنگہ رئیس حال کو متبنی کیا رئیس ٹھہری تین ہزار روپیہ بابت جاگیر نرولی رئیس جھانسی کو دیتے تھے جب جھانسی سرکار مین ضبط ہوئی یہ روپیہ سرکار انگریزی مین فی سنا واجب آیا مگر سرکار نے بوجہ خیر خواہی ۱۸۵۷ سنہ ع وہ روپیہ معہ دو سو روپیہ بابت مالگزاری موضع موہن پورا نعاماً معاف کر دیا اور حق اختیار متبنی کا از روی سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ سنہ ع رئیس کو ملا رقبہ اس ریاست کا ۲۱۶۰ میل مربع اور آمدنی سالانہ چھہ لاکھ روپیہ ہے پہلے گیارہ ضرب سلامی تھی اب ۱۵ ضرب ہی فقط

کشن گڑہ نمبر ۳۳

ماڑواڑ مین یہ خاندان جودہ پور سے نکلا ہی بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۸۱۸ سنہ ع عہد نامہ حفاظت گورنمنٹ انگریزی و اطاعت منجانب

رئیس مہاراجہ کلیان سنگہ سے منعقد ہوا یہ شخص دیوانہ مشہور تھا
تنازع باہمی کے سبب اپنے فرزند کو ریاست سپرد کرکے کشن گڑہ
سے چلا گیا رئیس حال پرتھی سنگہ سنہ ۱۸۴۰ع مین مسند نشین ہوئے
اونکو سند متبنی سرکار سے ملی ہی ۱۵ ضرب سلامی پاتی ہین رقبہ
کشن گڑہ کا ۷۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ ۶ لاکہ روپیہ ہی کچہہ خراج
اور خرچہ فوج اس ریاست سے نہین لیا جاتا فوج مین ڈھائی سو
سوار اور تین سو پیادہ اور ۲۰ ضرب توپ ہین ✤

الور نمبر ۳۴

یہ ریاست ملک میوات اور ڈھونڈھار کو شامل ہی حصہ جنوبی
ہنگام خردسالی مہاراجہ جی پور سمی پرتاب سنگہ قوم راجپوت
نروکا نے سنہ ۱۷۷۸ع مین غصباً عمل کرلیا اور علاقہ ماچہری
بھرت پور سے فتح کیا پرتاب سنگہ کے بعد اوسکا فرزند متبنی مہاراو
راجہ سوائی بختاور سنگہ مسند نشین ہوا اوسکے ساتھ ۱۴ نومبر
سنہ ۱۸۰۳ع کو عہدنامہ حمایت وحفاظت واتفاق کا منعقد ہوا
سنہ ۱۸۱۵ع مین بختاور سنگہ نے وفات پائی فیما بین مہاراو

راجہ سوائی بینی سنگہ برادر زادہ و پسر متبنی بختاور سنگہ متوفی اور
بلونت سنگہ پسر زوجہ غیر منکوحہ بختاور سنگہ کے درباب مسند نشینی
تکرار ہوئی مگر دونون مین راضی نامہ اسبات پر ہوا کہ بینی سنگہ
مسند نشین ہو اور بلونت سنگہ کارپرداز رہے اس راضی نامہ کی تصدیق
گورنمنٹ انگریزی سے بھی ہوئی اوسوقت بینی سنگہ اور بلونت سنگہ
دونون نابالغ تھے جب بالغ ہوئے بینی سنگہ نے کل کام اپنے قبضہ
مین کرکے بلونت سنگہ کو قید کیا ۲۱ فروری سنہ ۱۸۲۶ع کو بسفارش
انگریزی علاقہ تجارا بلونت سنگہ کو واسطے دوام کے دیا مگر بعد
مرنے بلونت سنگہ کے کہ لاولد فوت ہوا علاقہ تجارا الور مین شامل
ہوگیا بینی سنگہ نے سنہ ۱۸۵۷ع مین وفات پائی اونکے فرزند
شیودان سنگہ رئیس حال بعمر ۱۳ سال مسند نشین ہوئے اور ستمبر
سنہ ۱۸۶۳ع سن بلوغ کو پونہچے رقبۂ ریاست ۳۰۰۰ میل مربع
آمدنی سالانہ سولہ لاکھ روپیہ ہی فوج اونکی پندرہ سو سوار
اور دو ہزار پیادہ کی ہی سند متبنی سرکار سے ملی ہی ۱۵ ضرب
سلامی پاتے ہین

دھول پور نمبر ۳۵

یہ ریاست خاندان جاٹ سے ہی عہد باجی راو پیشوا مین ہراول تھے رانا لوک ایندر سنگہ بہادر کے ساتھہ ۱۲ دسمبر ۱۷۷۹ء کو عہدنامہ منعقد ہوا بعد لوک ایندر سنگہ کے کیرت سنگہ اور اونکے بعد ۱۸۳۶ء مین بھگونت سنگہ مسند نشین ہوئے اونکو سند متبنی سرکار سے ملی ہی رقبہ ریاست ایکہزار چھہ سو ۲۶ میل مربع آمدنی سالانہ چھہ لاکھہ روپیہ ہی فوج مین قریب دو ہزار سپاہی کے ہین رئیس کو پندرہ ضرب سلامی ملتی ہی سدھس ہی مہاراجہ دھراج رئیس الدولہ سپہدار الملک سلار مدراجہای ہندسری راجہ سوائی رانا بھگونت سنگہ لوک ایندر بہادر دلیر جنگ جودیو القاب خانگی ہے فقط

جیسلمیر نمبر ۳۶

یہ ریاست بھاٹھی راجپوتون کی ہی مہاراول مول راج سے ۱۲ دسمبر ۱۸۱۸ء مین عہدنامہ جسکی روسے وعدۂ حفاظت و اعانت کیا گیا سرکار انگریزی مین منعقد ہوا اوسنے

۱۸۲۰ء مین وفات پائی بعدہ اوسکا پوتا گج سنگہ مسند نشین ہوا اوسنے بھی ۱۸۴۶ء مین وفات پائی اونکے بعد مہاراول رنجیت سنگہ متبنی مسند نشین و رئیس حال ہین اونکو سند متبنی سرکار سے ملی ہے ۱۵ ضرب سلامی پاتے ہین رقبہ جیسلمیر ۱۲ ہزار دوسو باون میل مربع آمدنی سالانہ پانچ لاکھ روپیہ ہی فوج ایک ہزار سے زیادہ نہین سند ہس سری مہاراجہ وہراج سری مہاراول رنجیت سنگہ جی بہادر القاب سے ہے ❊

جھالا پاٹن نمبر ۳۷

حال اس ریاست کی علٰحدگی کا کوٹہ سے نمبر ۲۰ مین لکھا ہے جب مدن سنگہ ریاست جھالاوار پہ قائم کیا گیا اوسکے ساتھ عہدنامہ مورخہ ۸ اپریل ۱۸۳۸ء منعقد ہوا جسکے روسے اوسنے

سپردگی گورنمنٹ انگریزی کی قبول کی اور اقرار کیا کہ کسی رئیس سے
بغیر منظوری سرکار کے میل نکرون گا اور اپنی حیثیت کے موافق
فوج دینے کا وعدہ کیا اور اسّی ہزار روپیہ سالانہ خراج دینا
قبول کیا اوسکو خطاب مہاراج رانا کا سرکار سے عنایت ہوا
اور وہ اوسی طرح پر ہے جیسے اور رئیس راجپوتانہ تھی ۱۸۴۵ء مین
مدن سنگہ نے وفات پائی اوسکے بعد پرتھی سنگہ رئیس حال
مسند نشین ہوئے اونکو سند اختیار متبنی عنایت ہوئی رقبہ ریاست
دو ہزار پانچ سو میل مربع آمدنی سالانہ ۱۵ لاکھ روپیہ ہی اسّی
ہزار روپیہ سالانہ خراج سرکار انگریزی کو دیتے ہین فوج اونکی
پانسو سوار اور تین ہزار پانسو پیادہ کی ہی ۱۵ ضرب سلامی پاتی ہین

پرتاب گڑھ دولیا نمبر ۳

اس چھوٹی سی ریاست کا رئیس خاندان اودی پور کی فرع ہے
سامنت سنگہ سے بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۸۰۴ء کو عہدنامۂ اطاعت
وخراج گذاری منظور کیا گیا راجہ دلیپ سنگہ رئیس حال ۱۸۴۴ء
مین مسند نشین ہوئے اونکو اختیار متبنی کرنے کا ازروی سند

حاصل ہی رقبہ ریاست ۴۰۶۰ میل مربع آمدنی سالانہ بعد منہائی ۲۷ ہزار روپیہ سلیم شاہی مساوی مبلغ ۱۲ سکہ کمپنی خراج اور دو لاکھ روپیہ جاگیرات سے دو لاکھ ۶۲ ہزار چار سو روپیہ سکہ کمپنی ہی رئیس کو ۱۵ ضرب سلامی ملتی ہے فوج مین ۵۰ سوار ۲۰۰ پیادہ ہین فقط

دہار نمبر ۳۹

ملک مالوہ مین ریاست قوم پنوار کی بانی اوسکا انند راو پنوار ہے یہ ریاست معہ چند اضلاع وخراج رئیسان راجپوت اوسکو باجی راو پیشوا نے دیا تھا انند راو نے ۱۷۴۹ء مین وفات پائی اوسکا فرزند جسونت راو جانشین ہوا جسونت راو بمقام پانی پت جب مرہٹون کو شکست ہوئی مارا گیا تب اوسکا لڑکا کھاندی راو جانشین ہوا بعدہ اوسکا فرزند انند راو گدی پر بیٹھا اوسنے ۱۸۰۷ء مین وفات پائی بعدہ اوسکا فرزند رامچند راو کہ بعد وفات پدر پیدا ہوا تھا جانشین ہوا لیکن انتظام ریاست حوالہ مینا بائی اوسکی والدہ کے رہا

رام چند راو بہت جلد مرگیا اوسکی مان نے اپنے بھانجی کو متبنی
کرکے رام چندر راو نام رکھا اوسکی ساتھہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۱۹ع کو
عہدنامہ حفاظت و اطاعت قلم بند ہوا رام چندر راو کی بعد
اوسکا پسر متبنی جسونت راو جانشین ہوکر سنہ ۱۸۵۷ع مین
فوت ہوا بعدہ اوسکا بھائی انند راو بعمر تیرہ سال کی مسند نشین
ہوا ایام بلوہ سنہ ۱۸۵۷ع مین ریاست دہاری سرکشی کی ابتدا
ریاست ضبط ہوئی مگر آخرکار انند راو کو باستثنای پرگنہ بیرسیا
واپس ملی اور اس رئیس کو اختیار متبنی ازروی سند مورخہ ۱۱
مارچ سنہ ۱۸۶۲ع عطا کیا گیا رقبہ ریاست دو ہزار ۹۱ میل مربع
آمدنی سالانہ چار لاکھہ ۳۷ ہزار روپیہ ہی اونیس ہزار چھہ سو
چھپن روپیہ چارپائی خرچہ فوج سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے
رئیس کو ۱۵ ضرب سلامی ملتی ہی فقط

دیواس نمبر ۴۰

توکاجی پنوار اور جیواجی دونون بھائی باجی راو بیشوا کے
ساتھہ ملک مالوہ مین آئی جب ملک مالوہ باہم تقسیم ہوا دونون

بھائیون سے نے دیواس وغیرہ علاقجات پائے تب سے یہ ریاست
دونون خاندان مین مشترک چلی آئی ۱۸۱۸ سنہ ع مین توکاجی
پوتا توکاجی اول اور آنند راو متبنی جیواجی مذکور کے پوتے کا یہ
دونون شخص برادران مورث اعلی کے جانشین و قابض ریاست
دیواس تھے اونھین دونون سے عہدنامہ مشترک حفاظت و اطاعت
بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۱۸ سنہ ع سرکار انگریزی مین منظور ہوا ۱۸۲۴ سنہ ع مین
توکاجی مرا اوسکی جگہہ اوسکا فرزند متبنی رکھمانند راو جانشین
ہوکر ۱۸۶۰ سنہ ع مین فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند متبنی کشناجی راو
جانشین ہوا اور آنند راو رئیس ثانی کے بعد اوسکا فرزند متبنی
ہیبت راو جانشین ہوا اور ۱۲ مئی ۱۸۶۴ سنہ ع کو ہیبت راو
نے وفات پائی اوسکے بعد اوسکا پسر خردسال نرائن راو
مسندنشین ہوا اس طرح دونون بھائی کی اولاد ریاست دیواس
مین بالاتفاق قابض و شریک ہین شاخ اول مین کشناجی راو
اور شاخ ثانی مین نرائن راو ایام بلوہ مین دونون خیرخواہ
سرکار رہے دونون رئیس رتبہ اور توقیر مین برابر ہین دونونکو

سند متبنی مورخہ ۱۱- مارچ سنہ ۱۸۶۲ء عطا ہوئی رقبہ ریاست ۲۵۶
میل مربع آمدنی سالانہ چار لاکھہ پچیس ہزار روپیہ ہی ۲۵ ہزار
۶ سو روپیہ حالی بابت خرچہ فوج ریاست سی سرکار مین دیا جاتا ہے
اور آمدنی و خرچ برابر حصون مین تقسیم ہوتا ہی ہر ایک رئیس کو ۱۵
ضرب سلامی ملتی ہی مؤلف کہتا ہی کہ یہ اتفاق و اتحاد ہیرون
مین کیا غریبون مین نہین پایا جاتا ہی بلکہ سراسر خلاف مقولہ سعدی
دو پادشاہ در اقلیمی نہ گنجند پایا گیا البتہ عہد دولت انگلشیہ مین کہ شیر
و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین اگر دو یک جدی ایک جگہہ
بالاتفاق بسر کرین تو کیا عجب ہی فقط

دتیا نمبر ۱۴۱

یہ ریاست بندیل کھنڈ مین ہے راجہ پریچھت سی بتاریخ ۱۵-
مارچ سنہ ۱۸۰۴ء عہدنامہ اطاعت سرکار انگریزی مین منظور ہوا
اوسنے سنہ ۱۸۳۹ء مین وفات پائی بعدہ اوسکا فرزند متبنی بجی بہادر
جانشین ہوا وہ سنہ ۱۸۵۷ء مین فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند متبنے
بھوانی سنگہ رئیس حال جانشین ہوا اور دعوی ارجن سنگہ فرزند

زوجہ غیر منکوحہ بجی بہادر غیر مسموع ہو کر آجن سنگہ قائم چیا زین
متبنے کیا گیا رئیس حال کو استحقاق متبنی ازروی سند مورخہ
۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء عطا ہوا پہلے ۱۱ ضرب سلامی ملتی تھی اب
۱۵ ضرب پاتے ہین رقبہ ریاست ۸۰۵ میل مربع آمد فی سالانہ
دس لاکھ روپیہ ہی جس مین پندرہ ہزار روپیہ نانا شاہی بعوض
پرگنہ بڑی گانون معرفت سرکار انگریزی سیندھیا کو دیا جاتا ہے
رئیس کا لقب اوہی ہے

بالنسوارہ نمبر ۴۲

یہ ریاست درحقیقت جزو اودی پور ہے مگر قبل مداخلت سرکار
انگریزی کے ماتحتی اودی پور سے آزاد ہو گئی تھی اسی سے
ہنگام تسلط انگریزی وہ ریاست علیحدہ متصور ہوئی ۱۶ ستمبر
سنہ ۱۸۱۸ء مہاراول امید سنگہ سے عہدنامہ حفاظت
و ماتحتی کا سرکار انگریزی مین منظور ہوا امید سنگہ کے بعد
اوسکا فرزند بھوانی سنگہ بعدہ اوسکا متبنے بہادر سنگہ
بعدہ اوسکا متبنی مہاراول لچھمن سنگہ رئیس حال مسند نشین ہوئے

رقبہ ریاست ۵۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ ۳ لاکھ روپیہ منجملہ اوسکے جاگیردار ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کی ہین اس ریاست سے ۱۷۳۸۷ روپیہ خراج سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہی رئیس کو اختیار متبنی کرنے کا ازروی سند حاصل ہی ۱۵ ضرب سلامی پاتے ہین فقط

بھرو نمبر ۴۳

اس ریاست کے رئیس مہاراجہ کہلاتے ہین سرکار سے ہتیانا ۱۵ ضرب سلامی پاتے ہین باقی حال اس ریاست کا ابھی تک معلوم نہین ہوا فقط

خیرپور نمبر ۴۴

ملک سندہ مین ڈیڑہ سو کوس لمبی اور ۴۰ کوس چوڑی یہ ریاست ہی سنہ ۱۷۸۶ع مین فتح علی تال پوری نے حکام سابق کو مار کر نکال دیا اوسوقت سے ملک سندہ تین حصہ یعنی حیدرآباد زیر حکومت فتح علی و غلام علی و کرم و مراد علی برادران حقیقی کے رہا اور میرپور زیر حکومت میر دارا اور خیرپور بہ تحت میر سہراب جو رشتہ دار فتح علی کے تھے آیا میر سہراب نے

اپنا ملک سنہ ۱۸۲۹ء مین اپنے چار بیٹون یعنی میر رستم و میر مبارک و میر محمد و میر علی مراد کو تقسیم کر دیا اور سنہ ۱۸۳۰ء مین وفات پائی میر رستم سے ۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۳۸ء کو عہدنامہ دوستی و حفاظت واطاعت سرکار قرار پایا اور سنہ ۱۸۳۹ء مین بعد فوت میر مبارک اوسکا بیٹا میر نصیر خان وارث ہوا اور میر رستم جو دو حصہ پر قابض تھا ریاست سے استعفا دیکر علی مراد کو سپرد کر دیا اسکو سرکار انگریزی نے بھی منظور کیا بباعث عہدشکنی امیران سندہ کل ملک سوای مقبوضہ علی مراد سنہ ۱۸۴۳ء مین ضبط کیا گیا سنہ ۱۸۵۰ء مین میر علی مراد سے سوای اوس علاقہ کے جو از روی تقسیم سنہ ۱۸۲۹ء ملا تھا ضبط ہوا اب میر علی مراد کے پاس ساڑھے تین لاکھ روپیکا ملک ہی وہ اپنے علاقہ مین اختیار انفصال و سزاوہی مقدمات سنگین سوای مقدمات قوم انگریز کے رکھتے ہین اور ۱۵ ضرب سلامی پاتے ہین اور جو امراے سندہ معزول ہوکر نکالے گئے اونکے خاندان کو پنشن حسب تفصیل ذیل سرکار انگلشیہ سے ملتی ہے *

خاندان حیدرآباد یعنی اولاد فتحعلی وغیرہ	خاندان خیرپور یعنی اولاد میر رستم و میر مبارک
لعہ یکملکہ	لعہ یکملکہ صالع
خاندان میرپور یعنی اولاد میر دارا	
مارر	

سیروہی نمبر ۴۵

یہ ریاست اودیپور سے مغرب اور جودہ پور سے شمال و مغرب کی جانب ہے اسی علاقہ مین کوہ آبو ہے جہان اوس نواح کی صاحبان ولایت تبدیل آب و ہوا کے واسطے جاتے ہین رقبہ اس ریاست کا تین ہزار میل مربع ہے آمدنی سالانہ نئی لعمار روپیہ خراج سرکاری ص عہ۳ روپیہ ہے سنہ ۱۸۱۶ع مین راو اودیبہان جو رئیس اور شیو سنگہ اوسکا بہائی منصرم ریاست تہا اودیبہانجی اپنے ظلم و تعدی کے سبب بصلاح سرداران ریاست سے معزول ہوکر مقید ہوا بجای اوسکے شیو سنگہ منصرم و حکمران مقرر کیا گیا ۱۱ نومبر ۱۸۲۳ سنہ مین شیو سنگہ نے اپنے اور رئیس کیطرف سے عہدنامہ اطاعت انگریزی اور باجگزاری بحساب ۶/ لکہدیا اور سرکارنے

وعدہ حفاظت کرکے حکم دیا کہ اگر کوئی وارث اودیپور کا بعد
وفات شیو سنگہ کے باقی رہیگا وہی مالک ریاست متصور ہوگا
اودی بھانجی بحالت قید ۱۸۴۲ء مین لاولد فوت ہوا لہذا شیو سنگہ
جو بطور منصرم حکمران تھا مالک ریاست قرار دیا گیا شیو سنگہ نے
بلوہ ۱۸۵۷ء مین خدمات لائقہ کیے اسواسطے سات ہزار پانسو روپیہ
منجملہ عہ سر زر خراج کے معاف ہوا اور اختیار متبنی نے از رو
سند کے دیا گیا شیو سنگہ نے ۱۸۶۱ء مین وفات پائی اونکی جگہہ
راو امید سنگہ ولیعہد کہ حین حیات باپ کے انصرام ملکی کرتے تھے
رئیس ہوئے ۵ اضرب سلامی پاتی ہین اونکی فوج مین ۶۹ سوار ۱۲ پیادہ ہین

ڈونگرپور نمبر ۴۶

یہ ریاست خاندان اودیپور سے نکلی ہی جب سلطنت مغلیہ مین ضعف
آیا یہ ریاست بھی مثل اور ریاستون کے شامل مرہٹہ ہو گئی ۱۱۔
دسمبر ۱۸۱۸ء مین مہاراول جسونت سنگہ نے عہدنامہ ادائے
خراج بالعوض حفاظت لکھدیا جسونت سنگہ کی عادت مائل
بطرف بد وضعی کے تھی لہذا اوسکو ۱۸۲۵ء مین ریاست سے

خلع کیا اوسکا پسر متبنیٰ دلیپ سنگھ پوتا ساونت سنگھ رئیس
پرتاپ گڑھ کا کا جانشین ریاست مقرر ہوا ۱۸۴۴ء مین گدی پرتاپ گڑھ خالی
ہوئی وہ بھی دلیپ سنگھ مذکور کو ملی اوسوقت یہ امر پیش ہوا کہ آیا
ڈونگرپور و پرتاب گڑھ شامل ہوکر ایک ریاست قرار دی جاوے
یا رئیس ڈونگرپور کسیکو متبنیٰ کر کے پرتاب گڑھ مین مقرر کرے یا پرتاب گڑھ
ضبط سرکار ہو آخر یہ صلاح ٹھہری کہ دلیپ سنگھ اودی سنگھ پسر
ٹھاکر ساہلی کو متبنیٰ کر کے ڈونگرپور مین قائم کرے اور خود حکومت
پرتاب گڑھ کی اختیار کرے مگر تا نابالغی اودی سنگھ انصرام امور
ڈونگرپور بھی کرے اسوقت مین اول جسونت سنگھ معزول نے
بھی کوشش حاصل کرنے حکومت دوبارہ کی مگر کچھ سودمند
نہوئی بلکہ حکم ہوا کہ جسونت سنگھ متھرا مین نظربند رہے اور سو روپیہ
ماہواری پاوے ۱۸۵۲ء مین حکومت دلیپ سنگھ کی متعلقہ ڈونگرپور
سے موقوف کی گئی اور ایک اجنٹ ہندوستانی منجانب گورنمنٹ
تا صغرسنی اودی سنگھ رئیس حال مقرر ہوا رئیس کو اختیار متبنیٰ
ازروی سند سرکاری حاصل ہی ۱۵ ضرب سلامی سرکار سے

پاتے ہین رقبہ ریاست کا ایک ہزار میل مربع آمدنی سالانہ بعد
وضع مبلغ [illegible] خراج ومنہائی جاگیرات کی مبلغ [illegible] ہے
فوج مین ۱۲۵ سوار اور دوسو پیادہ ہین فقط

رام پور نمبر ۴۷

اول افغان روہیلہ جو یہان آکر آباد ہوئے شاہ عالم اور
حسین خان دو بھائی حقیقی تھے شاہ عالم کا بیٹا داؤد خان
جسکے کوئی اولاد نہ تھی اوسنے علی محمد خان کو اپنا متبنیٰ کیا
علی محمد خان اولاً صوبہ دار مراد آباد کے پاس بطور جمعدار نوکر
ہوا اور اپنے حسن لیاقت اور شجاعت ذاتی سے بہت علاقہ
مین قبضہ کر لیا روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ ۴۰ ہزار
پٹھانون کا مالک ہوا جنگ سادات بارہہ مین اوسنے اچھی خدمت کی
اس وجہ سے شاہ دہلی نے اوسکو خطاب نوابی عطا کیا بعدہ اوسکا
بیٹا فیض اللہ خان مسند نشین ہوا اوسکے وقت مین نواب
شجاع الدولہ نے باتفاق فوج انگریزی ملک روہیلکھنڈ پر
چڑھائی کی جس مین حافظ رحمت خان مارا گیا فیض اللہ خان

کہ شامل قوم روہیلہ تھا بھاگ کر پہاڑون مین جا چھپا آخر بوساطت انگریزی فیما بین فیض اللہ خان و نواب شجاع الدولہ ایک عہدنامہ ماہ رجب ۱۱۸۸ سنہ ہجری مین قرار پایا بدین شرط کہ فیض اللہ خان علاقۂ رام پور مین رہ کر اکثر اپنی فوج سے نواب شجاع الدولہ کی خدمت بروقت ضرورت کرتا رہے ۱۱۹۷ سنہ ہجری مین دوسرا عہدنامہ بوساطت سرکار انگریزی بدین مضمون قرار پایا کہ فیض اللہ خان بعوض خدمت فوج کے پندرہ لاکھ روپیہ نقد دے بعد وفات فیض اللہ خان اوسکے خاندان مین فساد واقع ہوا غلام محمد خان پسر خرد نے محمد علیخان پسر کلان کو مار ڈالا اور جاگیر چھین لی گورنمنٹ انگریزی سے حکم ہوا کہ نواب آصف الدولہ غلام محمد خان غاصب کو نکالکر احمد علیخان پسر محمد علیخان مقتول کو قائم کریے جمادی الثانی ۱۲۰۷ سنہ ہجری مطابق ۱۳ دسمبر ۱۷۹۴ سنہ عیسوی کو احمد علیخان بعد عزل غلام محمد خان رئیس مقرر کیا گیا ۱۸۰۱ سنہ ع مین نواب سعادت علیخان رئیس اودہ نے علاقجات جمعی ایک کروڑ ۳۳ لاکھ روپیہ کے گورنمنٹ انگلشیہ کو دیا

اوسکے شمول مین روہیل کھنڈ بھی تھا اب ریاست رام پور
خاص محروسہ سرکار انگریزی مین داخل ہوئی احمد علیخان رئیس
رام پور نے سنہ ۱۸۳۹ع مین انتقال کیا اوسکے ایک دختر تھی جسکی
مسند نشینی نامنظور ہو کر محمد سعید خان پسر کلان غلام محمد خان
معزول وارث و مالک ریاست قرار دیا گیا اور اوس سے اقرار نامہ
بتاریخ ۱۲ اگست سنہ ۱۸۴۰ع اس مضمون سے لیا گیا کہ اپنے علاقہ کا
انتظام بانصاف کرونگا اور روہیلہ سردارون کے واسطے گذارہ
مقرر کر دونگا بعد وفاتِ نواب محمد سعید خان اونکے فرزند
محمد یوسف علیخان مسند نشین ہوے اونسے بھی اقرار نامہ
مضمون بالا لکھایا گیا نواب یوسف علیخان کو بجلدوی خدمات
سنہ ۱۸۵۷ع دیہات سرحدی ضلاع مراد آباد و بریلی جمعی ایک
لاکھ ۲۸ ہزار ۲۷ روپیہ چار آنے کی بتاریخ ۱۳ جون سنہ ۱۸۶۰ع
عطا ہوئے اور خطاب استارۂ ہند ملا اور سند متبنی عنایت
ہوئی بعد وفات نواب یوسف علیخان اونکے صاحبزادے
نواب کلب علیخان رئیس حال رونق افروز مسند ریاست ہین

اونکو ۱۳ ضرب سلامی سرکار سے ملتی ہی رقبہ ریاست ۱۴۰ میل مربع آمدنی سالانہ ۱۱ لاکھ روپیہ ہے +

جاوڑا نمبر ۴۸

یہ ریاست ملک مالوہ مین نواب غفور خان نواب امیر خان رئیس ٹونک کے سالہ کو مہاراجہ ہولکر نے عطا کی ہی غفور خان دربار ہولکر مین امیر خان کی طرف سی بطور وکیل حاضر رہتے تھے غفور خان نی ۱۸۲۵ء مین وفات پائی اونکی فرزند غوث محمد خان بعد اونکی جانشین ہوی اس ریاست سی کوئی عہدنامہ سرکار انگریزی مین علیحدہ نہین ہوا ایک لاکھ ۶۱ ہزار ۸ سو روپیہ خراج سرکار انگریزی کو دیتے ہین رقبہ ریاست ۸۷۲ میل مربع آمدنی سالانہ ۶ لاکھ ۵۵ ہزار دو سو چالیس روپیہ ہی فوج مین ۵۷ اسوار ۶۰۰ پیادہ ہین ۱۳ ضرب سلامی پاتی ہین ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو خط متبنی دیا گیا +

کوچ بہار نمبر ۴۹

ملک کامروپ ۱۸۰۷ء ریاست ۴۰ کوس لمبی اور ۲۵ کوس چوڑی ہے

سنہ ۱۷۷۳ء مین راجہ درندر نرائن کو بھوٹیون نی قید کیا تب اونی گورنمنٹ انگریزی سے درخواست کی کہ کمپنی میری مدد کرے اور بھوٹیون کو میرے ملک سے نکالدے تو نصف آمدنی ملک گورنمنٹ انگریزی کو دون گا درخواست اوسکی منظور ہوئی بھوٹیے نکالے گئے بتاریخ ۵ اپریل سنہ ۱۷۷۳ء درندر نارائن عہدنامہ بمضمون متابعت انگریزی اور شامل ہونے کوچ بہار بنگالہ مین اور ادا کرنے خرچہ مہم فوج اور دینے نصف آمدنی ملک کا لکھدیا راجہ دراندر نارائن سنہ ۱۷۸۰ء مین فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا باپ دہجند رنارائن حاکم ہوا یہ دہجند رنارائن قبل مسند نشینی اپنے فرزند کے بھوٹیون کی قید مین تھا جب ۲۵ اپریل سنہ ۱۷۷۴ء مین گورنمنٹ انگریزی نی بھوٹیون سی عہدنامہ کیا تب اونھون نے اوسکو رہا کیا سنہ ۱۷۸۳ء مین راجہ دہجند رنارائن مرگیا تب اوسکا بیٹا ہرانددرنارائن مسندنشین ہوا وہ سنہ ۱۸۳۹ء مین فوت ہوا اوسکا لڑکا سندرنارائن جانشین ہوا اوسکی بعد سنہ ۱۸۴۴ء مین اوسکا بھتیجا اور متبنی نرندرنارائن مسند نشین ہوا

بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء راجہ نرندر نارائن کو سند متبنی ملی اوسنے
اگست ۱۸۶۳ء مین انتقال کیا بعدہ اوسکا بیٹا سُرب انند نارائن
نابالغ جانشین ہوا اور تا سن بلوغ واسطے انتظام ملک کے ایک
افسر انگریزی مقرر ہوا راجہ کو کل اختیار اوسکے ملک مین حاصل ہے
۱۳ ضرب سلامی سرکار سے پاتا ہے ؛

پیٹہرا نمبر ۵۰

یہ ریاست ملک کامرُوپ مین ۱۰۰ میل لمبی ۵۰ میل چوڑی ہی گورنمنٹ
انگریزی کا کوئی عہدنامہ پیٹہرا والون سے نہین ہو راجہ پیٹہرا
ایک حالت خاص مین رہتا ہی مگر اوسکی مسند نشینی بحکم گورنمنٹ
انگریزی ہوتی ہی راجہ حال ۱۸۳۹ء مین مسند نشین ہوا اور
یہ ریاست آزاد مشہور ہے یعنی گورنمنٹ انگریزی یا کسی بادشاہ
سابق سے وہ اونکو معاف نہین ملا اور نہ کسی گورنمنٹ کی
کوئی دستاویز رکھتی ہین ان لوگون نے کبھی شاہان مغلیہ کی بھی
اطاعت نہین کی رئیس کی قوم کوگی کہلاتی ہی ۱۳ ضرب سلامی
پاتے ہین فقط

بنارس نمبر ۱۵

بنیاد اس خاندان کی منسارام زمیندار موضع گنگاپور سے ہے جسنے سنہ ۱۷۴۰ء مین وفات پائی تب راجہ بلونت سنگہ اوسکی جانشین ہوئی ۱۷۶۳ء مین بلونت سنگہ حملہ بنگالہ مین شریک شاہ عالم اور شجاع الدولہ کا تھا اور بعد جنگ بکسر کے ہمراہ شاہ عالم فوج انگریزی مین آیا یہ شخص اودہ کے معزز مالگزارون مین تھا ۱۷۶۴ء مین اوسکی زمینداری گورنمنٹ انگریزی مین منتقل ہوئی اس کاروائی کو پالیمنٹ ولایت نی نامنظور کیا ۱۷۶۵ء مین وہ علاقہ اودہ کو واپس دیا گیا اور شرط کی گئی کہ بصورت ادای مالگزاری سابق نواب اودہ راجہ بنارس کو اوسکے علاقہ پر قابض رکھے ۱۷۷۰ء مین بلونت سنگہ نے وفات پائی تو زیر اودہ نے چاہا کہ خاندان راجہ کو اوسکے علاقہ سے بیدخل کرے مگر گورنمنٹ انگریزی نے زبردستی راجہ چیت سنگہ پسر بلونت سنگہ کو مسند نشین کرایا اور سند ریاست مرقومہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۱۸۷ ہجری مطابق ۶ ستمبر ۱۷۷۳ء نواب شجاع الدولہ سے اپنی ضمانت پر دلوائی ۱۷۷۵ء مین حکومت اضلاع زمینداری راجہ چیت سنگہ

ہمیشہ کے واسطے بنام گورنمنٹ انگریزی منتقل ہوئی اوسوقت سند
زمینداری مورخہ ۱۵ اپریل ۱۷۷۶ء راجہ کو سرکار سے عطا ہوئی
جسکے روسے اختیار مالی وملکی وہان کا بشرط ادا کرنے ۲۲ لاکھ ۶۶ ہزار
ایک سو اسّی روپیہ مالگزاری اوسکو سپرد ہوا اور یہ بھی شرط کی گئی کہ
راجہ حسن انتظام سے ملک مین امن پیدا کرے اور اوسکو اختیار جاری
کرنے ٹکسال کا دیا گیا ۱۷۷۸ء مین گورنمنٹ انگریزی سے تجویز ہوئی
کہ راجہ بنارس پانچ لاکھ روپیہ واسطے خرچ تین پلٹن کے دے راجہ نے
دینا خرچ فوج کا ایک سال کے واسطے منظور کیا مگر دو سال تک اور بھی
یہ روپیہ اوس سے وصول کیا گیا اور یہ بھی حکم ہوا کہ راجہ اپنے سوار
کار سرکار کے واسطے دیا کرے چیت سنگہ ان امور کی منظوری مین
ناراض ہوا اور ادای مالگزاری مین تساہل کرنے لگا جس سے اوسکی
ناراضگی ظاہر ہوئی بلکہ دریافت ہوا کہ وہ دشمنان انگریزی سے
تحریر رکھتا ہی اسواسطے ۱۷۸۱ء مین راجہ چیت سنگہ اپنے مکان مین
نظربند کیا گیا اسمین فساد ہوا کار دستعینہ قتل ہوئی اور راجہ مفرور ہوا
اور فوج یکجا کرکے سرکار سے لڑا مگر کئی شکست اوٹھائی بعد رفع فساد

اوسکا علاقہ ضبط ہو کر جب پٹہ مورخہ ۴ ستمبر ۱۷۹۱ء اوسکے
برادرزادہ راجہ مہیپ نرائن کو بشرط ادائی چالیس لاکھ روپیہ
مالگزاری کے دیا گیا مگر اوسکو اختیارات فوجداری و دیوانی و ٹکسال
نہین دیے گئے راجہ چیت سنگہ مفرور نے سیندھیہ کے پاس پناہ
لی اور وہین ۱۸۱۰ء مین وفات پائی راجہ مہیپ نرائن ۱۷۹۵ء
فوت ہوئے تب اونکے فرزند اودت نرائن جانشین ہوئے اونکے بعد
اونکے بھتیجے او رمتبنی مہاراجہ ایسری پرشاد نرائن ۱۸۳۵ء مین
مسند نشین ہوئے ۱۱ - مارچ ۱۸۶۲ء کو مہاراجہ صاحب نے سند متبنی
سرکار سے حاصل کی ۱۳ ضرب سلامی پاتے ہین یہ مہاراجہ صاحب
اپنی خوش اخلاقی اور مہمان نوازی مین نظیر نہین رکھتے جو باتین
امراے نامدار کو چاہییں ان مین موجود ہین ❊

جہیند نمبر ۵۲

مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جہیند ایک ہی مورث کی اولاد مین
انکا مذہب بھی نانک شاہی ہی قریب سو برس سے یہ خاندان
یہان کا حاکم ہوا بھاگ سنگہ رئیس جہیند جو ماموں رنجیت سنگہ

ئیس لاہور کا تھا سب سے پہلے رفاقت انگریزی اختیار کی ۲۲ ستمبر
۱۸۴۷ء مین اوسکو سند ریاست سرکار سے عنایت ہوئی سنہ ۱۸۵۷ع
مین ہنگام فوج کشی دہلی فوج راجہ جھیند بطور مقدمتہ الجیش چلتی تھی
اور جبتک سرکاری فوج نے دہلی مین فتح نہین پایا اوسکی ہمراہ
رہی بعوض ان خدمات کے راجہ جھیند کو سرکار نے علاقہ بدروانہ
جمعی ایک لاکھ ۱۶ ہزار ۸ سو تیرہ روپیہ کا انعام دیا ریاست سے
پچاس سوار واسطے کار سرکار کے دیے جاتے ہین ۵ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع
مین از روی سند راجہ سروپ سنگھ کو اختیار متبنی دیا گیا اوسکی
سلامی گیارہ ضرب ہی رقبہ ریاست ۱۲۳۶ میل مربع
آمدنی سالانہ ۷ لاکھ روپیہ ہی چار لاکھ روپیہ سرکار کو خراج
دیتے ہین گجپت سنگھ بھاگ سنگھ فتح سنگھ سروپ سنگھ
رئیس حال یکے بعد دیگرے اس ریاست مین مسند نشین ہوئی فقط

نابھہ نمبر ۵۳

راجہ نابھا اولاد اکبر اوسی خاندان سے جس سے راجہ جھیند ہے
مہم سکھون مین دیوا اندر سنگھ نے رسد بند کر دی تھی اسوجہ سے

بعد تسلط راجہ مذکور معزول ہوکر لاہور مین نظر بند کیا گیا اوسکی جگہ
بھرپور سنگہ مسند نشین ہوا اور سنہ ۱۸۵۷ء مین خدمات لائقہ
کین بعوض اون خدمات کے اوسکو علاقہ کانور وغیرہ جمعی ایک
لاکھہ چھہ ہزار روپیہ سالانہ کا جھجر مین دیا گیا اور سند ریاست مورخہ
۵ مئی سنہ ۱۸۶۰ء عنایت ہوئی اور اختیار متبنی ازروی سند مورخہ
۵ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء دیا گیا اوسکی سلامی ۱۱ ضرب ہوتی ہی رقبہ
ریاست ۸۲۳ میل مربع آمدنی سالانہ ۷ لاکھہ روپیہ ہی چار لاکھہ
روپیہ خراج سرکار کو دیتے ہین فرزند دلبند راسخ الاعتقاد عقیدت پیوند
بھرپور سنگہ مہندر بہادر انکا القاب ہے فقط

کپورتھلہ نمبر ۵۴

سردار جساسنگہ نے کچھہ علاقہ بزور شمشیر اور کچھہ دربار لاہور سے
حاصل کیا منجملہ اون علاقجات کے ایک علاقہ آلوہی اہیوالیہ تھی
یہ سردار بنام آلووالیہ مشہور ہوا جساسنگہ کے بعد سردار فتح سنگہ
جانشین ہوا اوسکے بعد سردار نہال سنگہ کو سنہ ۱۸۴۹ء مین خطاب
راجگی سرکار انگریزی سے عطا ہوا اونسے بماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۲ عیسوی

وفات پائی اوسکے بعد رندھیر سنگہ مسند نشین ہوی اونھون نے
ایام غدر خصوصاً ملک اودہ مین بڑی خدمت سرکار انگریزی کی
کی بجلدوی اس خدمت کی سرکار نے علاقہ بوندی و بھٹولی
واقع ملک اودہ دوام کے واسطے از روی سند مورخہ ۱۵ اپریل
سنہ ۱۸۵۹ء نصف جمع پر معہ خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ عنایت فرمایا
اور اختیار متبنی از روی سند اوسکو حاصل ہی خطاب ستارہ ہند
ملا ہی ۱۱ ضرب سلامی پاتے ہین رقبہ ریاست ۸۰۹ میل مربع
آمدنی سالانہ پانچ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ ہے ایک لاکھ ۲ ہزار
روپیہ خراج دیتے ہین فرزند دلبند راسخ الاعتقاد راجہ
راجگان رندھیر سنگہ بہادر لکھے جاتے ہین فقط

سمتھر نمبر ۵۵

علاقہ سمتھر ایک پشت دتیا سے علیحدہ ہوا تھا کہ حکومت
انگریزی بندیل کھنڈ مین قائم ہوئی راجہ رنجیت سنگہ
نے درخواست دوستی اور حفاظت انگریزی کی کی مگر کوئی امر
قطعی اوسکے ساتھہ قرار نہین پایا تھا ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۱۷ء مین

عہدنامہ دوستی وحفاظت اونکے ساتھہ منظور ہوا رنجیت سنگہ نے
سنہ ۱۸۵۲ع مین وفات پائی تب اوسکا بیٹا ہندوپت رئیس
حال جانشین ہوا راجہ ہندوپت کی دو فرزند ہین چتر سنگہ ورام سنگہ
رئیس کو اضرب سلامی ملتی ہی اور اختیار متبنی ازروی سند مورخہ
۱۱ - مارچ سنہ ۱۸۶۲ع اوسکو دیا گیا قوم انکی بندیلہ راجپوت ہی رقبہ
ریاست ۷۵ میل مربع آمدنی سالانہ ۴ لاکھہ پچاس ہزار روپیہ ہی فقط

چوناگڑہ نمبر ۵۶

یہ ریاست ماتحت احاطہ بمبئی ضلعہ سورت ملک کاٹھیاوار مین ہے
پیشتر اسکے حاکم راجپوت قوم چوراسامی تھی سنہ ۱۴۷۶ع مین بادشاہ
گجرات نے فتح کیا سنہ ۱۷۳۵ع شیر خان بابی ایک سپاہی خوش نصیب
نے صوبہ داران مغلیہ کو خارج کرکے ملک پر قبضہ کیا اوسکے بعد
اوسکا فرزند صلابت خان جانشین ہوا بعدہ اوسکا فرزند
بہادر خان بعدہ اوسکا فرزند مہابت خان بعدہ اوسکا
فرزند حامد خان حاکم ریاست ہوئے حامد خان نے اقرارنامہ
ترک ورزوی دربار سرکار انگریزی مین داخل کیا اور سنہ ۱۸۱۱ع

مین فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند بہادر خان جانشین ہو کر سنہ ۱۸۴۱ء مین وفات پائی اوسکے بعد اوسکا فرزند حامد خان جانشین ہو کر سنہ ۱۸۵۱ء مین لاولد فوت ہوا تب اوسکا بھائی مہابت خان نواب حال مسند نشین ہوا آمدنی ملک چھ لاکھ روپیہ ہی منجملہ اوسکے ۲۸۳۹۴ روپیہ سرکار انگریزی کو اور ۱۲۱۴۶۳ روپیہ سرکار گایکوار کو دیتا ہی اور سند متبنی مورخہ ۱۱- مارچ سنہ ۱۸۶۲ء ملی ہی ۱۱ ضرب سلامی سرکاری سے تعظیما ملتی ہی ۔

جام نوانگر نمبر ۵۷

یہ ریاست کاٹھیاوار مین ماتحت احاطہ بمبئی قوم جھاڑیجا راجپوت کی ہی یہ خاندان ملک کچھہ سے آکر کاٹھیاوار مین آباد ہوا اور قریب سنہ ۱۵۴۲ء کے خاندان جنبوا کو نکالکر نوانگر آباد کیا رئیس کا لقب جام ہی جام جسا جی سے ۲۷- جنوری سنہ ۱۸۱۲ء مین سرکار انگریزی نے واسطے ترک وزدی دریا کے عہدنامہ لیا جام حال دبیاجی ہین اونکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء عطا ہوئی آمدنی ملک ۶ لاکھ روپیہ ہی پچاس ہزار ۳ سو بارہ روپیہ سرکار

انگریزی کو اور ۲۳۱۸۲ ۶ روپیہ گایکوار کو اور ۴۸ ۴ ۲۳ روپیہ نواب چوناگڑہ کو خراج دیتا ہے ۱ ضرب سلامی سرکار سے ملتی ہے فقط

بھون نگر نمبر ۵۹

کاٹھیاوار میں ماتحت احاطہ بمبئی گوہیل قوم راجپوت کی ریاست ہے مورث اعلیٰ انکا سیجک نامی تھا اوسکے تین فرزند تھے اون تینون کے کی اولاد سے تین رئیس ہوئے رانوجی رئیس بھون نگر سارنجی رئیس لاٹھی سیاجی رئیس پالیتانا شہر بھون نگر کی بنیاد بھوسنگہ نے ۱۷۴۳ء مین ڈالی بھوسنگہ اور اوسکے فرزند راول اکراجی اور پوتے بخت سنگہ نے نہایت کوشش ترقی تجارت اور انسداد دزدی دریا مین کی لہذا اتفاق و دستانہ فیما بین ہولکر اور گورمنٹ بمبئی پیدا ہوا راول بخت سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا بجی سنگہ اور اوسکے بعد اوسکا فرزند اکراجی جانشین ہوکر ۱۸۵۲ء مین فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بھائی جسونت سنگہ رئیس حال مسند نشین ہوا اوسکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء ملی ہے آمدنی ریاست آٹھ لاکھ روپیہ ہے منجملہ اوسکے ایک لاکھ

۳ ہزار روپیہ سرکار انگریزی کو خراج دیتا ہی ۱۱ ضرب سلامی ملتی ہی		
	رتلام نمبر ۵۹	

راجہ رتلام بڑا راجہ قوم راجپوت مغربی مالوہ مین تصور کیا جاتا ہے
راجہ للوت ۸۴۰۰۰ سلیم شاہی بتوسط سرکار انگریزی سرکار سیندھیہ کو
خراج دیتا ہی ۵ جنوری ۱۸۱۹ء کو فیما بین دولت راو سیندھیہ اور
پرتاب سنگہ راجہ رتلام بوساطت سرکار انگریزی عہدنامہ جگزاری
راجہ اور دستکشی سیندھیہ کا اوسکی ریاست سے قرار پایا پرتاب سنگہ
۱۸۲۴ء مین فوت ہوا اوسکے بعد بلونت سنگہ بسفارش سرجان مالکم صاحب
جانشین ہوا بلونت سنگہ ۲۹ اگست ۱۸۵۷ء کو فوت ہوا بعد اوسکے
اوسکا پسر متبنی بھیرون سنگہ مسند نشین ہوکر بتاریخ ۲۷ جنوری
۱۸۶۴ء ہوا بعدہ اوسکا فرزند رنجیت سنگہ وارث ریاست ہوا
بلونت سنگہ نے جو خدمت ایام بلوہ مین کی بعوض اوس خدمت کی
اوسکے فرزند بھیرون سنگہ کو خلعت تین ہزار روپیہ کا معہ شکریہ
گورنمنٹ دیا گیا راجہ ۱۱ ضرب سلامی پاتا ہی رقبہ ریاست ۵۰۰ میل مربع
آمدنی سالانہ تین لاکھ ۶۴ ہزار ۴۰۶ روپیہ ہی فوج مین ۱۱۵۰ نفر سپاہ ہے

پپنا نمبر ۶۰

جب انگریزی عملداری ملک بوندیل گھنڈ مین ہوئی راجہ کشور سنگہ پپنا پر قابض تہا وہ بموجب سند مورخہ ۴ مئی ۱۸۰۹ع کی ریاست پر قائم کیا گیا کشور سنگہ بسبب بدوضعی کے معزول ہوا بجای اوسکی اوسکا فرزند مہر بنش راو کارپرواز جانشین مقرر ہوا وہ بھی لاولد فوت ہوا تب ۱۸۴۹ع مین اوسکا بھائی نرپت سنگہ مسندنشین ہوا بعوض خدمات ۱۸۵۷ع نرپت سنگہ کو اختیار متبنی از روی سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ع اور خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ کا اور حکم گیارہ ضرب سلامی کا صادر ہوا اور خطاب مہندر عطا ہوا نرپت سنگہ ۱۸۷۰ع فوت ہوئے اب اونکے فرزند کلان راجہ بہادر جانشین ہین رقبہ ۲۵۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ چار لاکھ روپیہ ہی لیکن خراج سرکار انگریزی کو دیتے ہین فقط

چرکھری نمبر ۶۱

ہنگام فساد اولاد چہترسال علاقہ چرکھری سے راجہ بجی بہادر سنگہ بیدخل ہوا جب علی بہادر ملک بوندیل گھنڈ مین دخیل ہوا اوسکے

ہمراہ راجہ بجی بہادر سنگہ تہا علی بہادر نے علاقہ چرکھری پر بجی بہادر سنگہ کا
دخل کرادیا اور بجی بہادر سنگہ سے عہدنامۂ دوستی و اتحاد سمت ۱۸۵۵ میں
علی بہادر نے لکھا لیا راجہ بجی بہادر نے ۱۸۰۴ء میں اطاعت گورنمنٹ
انگریزی قبول کی اوسکو بموجب سند واجب العرض مورخہ ۱۹ جولائی
۱۸۰۴ء و ۲۵ مارچ ۱۸۱۱ء رئیس چرکھری قرار دیا بجی بہادر کے
صرف ایک بیٹا صلبی گوبند داس نامی تہا جو اوسکی زندگی مین فوت
ہوا بعد ازان بجی بہادر نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ میری بعد میرا پوتا
رتن سنگہ پسر رنجیت سنگہ جو زوجۂ غیر منکوحہ سے ہی میرا وارث قرار
دیا جاوے سواے اوسکے کوئی یک جدی جانشین اوسکا قرار نہ دیا جاوے
اس تجویز کو گورنمنٹ انگریزی نے بھی منظور کیا راجہ رتن سنگہ نے
۱۸۵۷ء مین بڑی خیرخواہی کی بالعوض اوسکو اختیار متبنی از روی
سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء اوسکو دیا گیا اور جاگیر ۲۰ ہزار
روپیہ کی مع خلعت عطا ہوئی اور حکم سلامی ۱۱ ضرب کا صادر ہوا
سواے اسکے پرگنہ فتح پور بھی بطور انعام ملا رتن سنگہ ۱۸۶۰ء مین
فوت ہوئے تب اونکے فرزند جی سنگہ دیو جانشین ہوئی رقبہ

ریاست ۸۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ پانچ لاکھہ روپیہ ہی اس ریاست سے مبلغ ہمہ جاہے ۹ خراج سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے ٭
۹ روپے ۲ پائی

بجاور نمبر ۶۲

بانی خاندان بجاور نرسنگہ دیو پسر وجہ غیر سنگہ جگت راج بوندیلہ ہی جب علی بہادر مالک بوندیل کھنڈ پر حملہ آور ہوا نرسنگہ دیو نے اوسکی اطاعت سی انکار کیا آخر جنگ مین مارا گیا راجہ ہمت بہادر نی علی بہادر سے سفارش کر کے اوسکی بیٹی کیسری سنگہ کو علاقہ دلوایا جب گورنمنٹ انگریزی بونڈیل کھنڈ مین دخلیاب ہوئی کیسری سنگہ زندہ تھا بسبب تنازع راجہ چرکھری و بجاور کیسری سنگہ کو سند ریاست نہین ملی وہ سنہ ۱۸۱۰ء مین فوت ہوا تب اوسکا فرزند رتن سنگہ جانشین ہوا اور تنازع باہم رفع ہوا ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۱۱ء کو اوسنی سند ریاست پائی اور ۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۳۳ء مین رتن سنگہ فوت ہوا اوسکے کوئی اولاد نہ تھی حسب درخواست اوسکی رانی کے اوسکا بھتیجا لچھمن سنگہ جانشین مقرر کیا گیا راجہ لچھمن سنگہ کے بعد اونکی فرزند بھان پرتاپ سنگہ مسند نشین ہوئے بالعوض خدمات سنہ ۱۸۵۷ء کے راجہ صاحب کو خلعت

۱۱ ضرب سلامی سرکار سے عطا ہوئی اور ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو موجب سند اونکو اختیار متبنی دیا گیا رقبہ ریاست ۲۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ ۰۳ لاکھ روپیہ ہی فقط

چھتر پور نمبر ۶۳

کنور سونی ساہ ملازم ہندوپت رئیس پنا وقت بدانتظامی جو بسبب یورش مرہٹہ کی ہوئی تھی اوسنے بہت ملک اپنے قبضہ مین کرلیا جب انگریزی تسلط ملک بوندیل کھنڈ مین ہوا مصلحتاً اوسکا ملک مقبوضہ اوسکو دیکر اوس سے متابعت حاصل کی گئی اور سند مورخہ ۱۹ مارچ ۱۸۰۶ء سونی ساہ کو عنایت ہوئی اور جو نذرانہ سونی ساہ علی بہادر کو دیتا تھا معاف ہوا سونی ساہ کے پانچ فرزند سمیان پرتاب سنگہ ہمت سنگہ پرتھی سنگہ ہندوپت بخت سنگہ تھے اوسنے ۱۸۱۲ء مین اپنی علاقہ کو پانچون بیٹون پر تقسیم کیا یہ تقسیم گورنمنٹ انگریزی مین منظور نہین ہوئی صاحب اجنٹ بوندیل کھنڈ کو ہدایت کی گئی کہ بعد وفات سونی ساہ پرتاب سنگہ پسر کلان کے ساتھہ بندوبست کیا جاوی اور

دوسرے بھائی اپنا اپنا حصہ تاحیات اپنے قبضہ مین رکھین اور
اپنے کو ماتحت پرتاب سنگہ تصور کرین ۱۸۱۵ئہ مین سونی ساہ
نے وفات پائی تب ہدایت مذکورہ کی تعمیل ہوئی اور بعد وفات
نمبر ۲ و ۳ و ۴ علاقہ ہر ایک شامل چھتر پور کیا گیا اور نمبر ۵ نے
حین حیات اپنی اپنا علاقہ بعوض ۵ ماہواری کے
پرتاب سنگہ کو سپرد کر دیا بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۸۲۷ئہ کو پرتاب سنگہ
کو خطاب راجگی عطا ہوا اور بتاریخ ۱۹ مئی ۱۸۵۴ئہ لاولد فوت ہوا
علاقہ چھتر پور لائق ضبطی تھا مگر بلحاظ وفاداری خاندان چھتر پور
اور خوش انتظامی راجہ متوفی کی و نیز بنظر مہربانی و پرورش
جگت راج کو جسکو پرتاب سنگہ نے متبنی کیا تھا گورنمنٹ نی
وہ ملک دوام کے واسطے بموجب سند مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۵۴ئہ
عطا کیا راجہ جگت راج کو اختیار متبنی ازروی سند مورخہ ۱۱ مارچ
۱۸۶۲ئہ کی حاصل ہی رقبہ ریاست ۱۲۴۰ میل مربع آمدنی
سالانہ تین لاکھ روپیہ ہے ۱۱ ضرب سلامی پاتے ہین*

	مسنڈی نمبر ۶۴	

یہ ریاست قدیم خاندان راجپوت کی قبضہ سرکار انگریزی مین سوے
عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کے آئی کل حکومت بموجب
سند ۲۴ ۔ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۴۶ء راجہ بلبیر سین اور اوسکے ورثا کو ملی رئیس
حال سپر بلبیر سین ہین جو سنہ ۱۸۵۱ء مین بعد وفات اپنی باپ کی
مسند نشین ہوئی ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء کو اختیار متبنی دیا گیا رقبہ
ریاست ایک ہزار اسّی میل مربع آمدنی سالانہ ۳ لاکھ روپیہ ہے
ایک لاکھ روپیہ سرکار کو خراج دیتی ہین ۱۱ ضرب سلامی پاتی ہین

پالن پور نمبر ۶۵

ماتحت احاطہ بمبئی یہ ریاست ہی رئیس قوم افغان لوہانی ہین
مورث اعلیٰ اس خاندان نے خطاب دیوانی کا اکبر شاہ بادشاہ دہلی
سے حاصل کیا سنہ ۱۸۰۹ء مین دیوان فیروز خان کے ساتھ
عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوا سنہ ۱۸۱۳ء مین فیروز خان کو
سیندھیون نے قتل کیا اور اوسکے فرزند فتح خان کو گرفتار
کرکے شمشیر خان عم فیروز خان کو دیوان مقرر کیا مگر باعانت
گورنمنٹ انگریزی و سرکار گایکوار فتح خان ولد فیروز خان دیوان

مقرر ہوا اور شمشیر خان ہمین منتظم ریاست قرار دیا گیا فتح خان نے
۱۸۵۴ئه عیسوی مین انتقال کیا بجای اوسکے اوسکا فرزند ورآو خان
رئیس حال مسند نشین ہوا اوسنے خدمات لائقه ۱۸۵۷ئه عیسوی مین کین
لہذا اوسکو سند متبنیٰ مورخه ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ئه عیسوی عنایت ہوئی رقبه
ریاست ۳۴۸۲ میل مربع آمدنی تین لاکهه روپیه ازانجمله للعه عه
خراج گایکوار کو ملتا ہی فوج مین ۱۵۰ سوار ۱۰۰۰ پیاده ہین ۱۱
ضرب رئیس کو سرکار سے سلامی ملتی ہے

پیپله نمبر ۶۶

یه ریاست کاٹھیاوار ماتحت احاطه بمبئی ہی شاہنشاه اکبر بعوض
خدمت فوج مبلغ صه عه سالانه اس ریاست سے لیتا تها
عجب سنگه ۱۷۶۶ئه عیسوی مین مسند نشین ہوا اوسکے دو فرزند رام سنگه
وناہر سنگه تهے رام سنگه حین حیات پدر مقید تها بعد فوت پدر
مسند نشین ہوا اوسکی عادات بد تهین لہذا گایکوار نے اوسکے فرزند
پرتاب سنگه کو رئیس بنایا بعد فوت رام سنگه ناہر سنگه نے دعوی
ریاست باین بیان پیش کیا که پرتاب سنگه رام سنگه کا بیٹا نہین بلکه

نہ رخریدہ و متبنی نسو جہ رام سنگھ کی صاحب ریذیڈنٹ بڑودھا کی تحقیقات
مین دعوی ناہر سنگھ کا ثابت ہوا اور گایکوار نے بھی منظور کیا مگر ناہر سنگھ
نابینا تھا لہذا اوسکے فرزند کلان بیری سال کو بتاریخ ۱۵ نومبر
سنہ ۱۸۳۱ء مسند نشین حکومت کیا اور گایکوار نے اپنی حکومت سلج
بیپلا کی سپرد گورنمنٹ انگریزی کے کردی اور راجہ نے وعدہ کیا
کہ ہر سال ۶۵ عہ خراج ذریعہ دربار انگریزی گایکوار کو دیا کریگا
بیری سال مذکور نے سنہ ۱۸۶۰ء مین اپنے فرزند گمبھیر سنگھ کو مسند نشین
کرکے خود کاروپرداز ہوا اوسکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء ملی ہے
رقبہ ۵۰۰ ۴ میل مربع آمدنی دو لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ ہے ۱۱
ضرب سلامی ملتی ہے +

رادھن پور نمبر ۶۷

یہ ریاست ماتحت احاطہ بمبئی ہی قریب دو سو برس گذرے کہ
بہادر خان بانی اس خاندان کا اصفہان سی آیا تھا اوسکی اولاد
فوجدار اور سنتاجر صوبہ داران گجرات کیطرف سے ہوتی رہی
سنہ ۱۷۲۳ء مین جوانمرد خان رئیس خاندان نے رادھن پور وغیرہ

معافی مین پایا اوسکے دو فرزند یعنی غازی الدین خان اور نظام الدینخان تھے جب نظام الدین خان مرا غازی الدینخان تنہا مالک ریاست ہوا اوسکے بھی دو فرزند شیر خان اور کمال الدینخان تھے کمال الدینخان مرگیا شیر خان مالک کل ریاست کا ہوا اوسکے ساتھ عہدنامہ مورخہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۱۳ء بتوسل سرکار انگریز کا یکوارسنے منظور کیا شیر خان سنہ ۱۸۴۵ء مین فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند زورآور خان مسند نشین ہوا اوسکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء عطا ہوئی رقبہ ۳۴۸۰ میل مربع آمدنی ۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ ہی فوج مین ۳۳۲ سوار ۳۲۰ پیادہ ہین ۱۱ ضرب سلامی ملتی ہے +

پوربندر نمبر ۶۹

یہ ریاست کاٹھیاوار مین جٹوا راجپوت کی ہی بروقت انتظام کاٹھیاوار وہان کا رئیس رانا سرتان جی تھا اور اوسکا فرزند بالا جی اون دونون کے ساتھ عہدنامہ سنہ ۱۸۰۹ء مین بابت ترک دزدی دریا سرکار انگریزی مین منظور ہوا رئیس حال رانا وکمت جی ہین آمدنی ریاست دو لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ ہی ازانجملہ ۲۱ ہزار دوسو

روپیہ سرکار انگریزی کو اور ۷ ہزار ایک سو ۹۶ روپیہ گایکوار کو اور پانچہزار ایک سو چھہ روپیہ جوناگڑہ کو خراج دیتے ہین اا ضرب سلامی پاتے ہین

	درنگ دہرا نمبر ۶۹	

راجہ صاحب اا ضرب سلامی پاتے ہین شاید یہ ریاست ملک کامروپ مین ہے

	اجی گڑہ نمبر ۷۰	

دراصل رئیس اسمقام کا بنام راجہ باندا مشہور تھا راجہ بخت سنگہ عرف بخت بلی پوتا جگت راج کو علی بہادر نے بیدخل کر کے اس درجہ افلاس کو پونہچایا کہ اوسنے مجبوری علی بہادر سے دو روپیہ روز لینا قبول کیا ۱۸۰۳ء مین جب انگریزی عملداری بندیل کھنڈ مین ہوئی تو بخت بلی کے واسطے تین ہزار روپیہ گوشاہی ماہواری مقرر ہوئے ۸ جون ۱۸۰۷ء مین ایک جزو علاقہ اوسکو دیا گیا اور پنشن نقدی موقوف ہوئی ۲۱ جون ۱۸۳۷ء کو بخت بلی نے وفات پائی اوسکا پسر کلان مادھو سنگہ جانشین ہوا وہ بھی ۱۸۴۹ء مین لاولد فوت ہوا تب اوسکا بھائی مہیپت سنگہ اوسکی جگہہ مقرر رہوا

اور ۲۲ جون ۱۸۵۳ء مین اوسنے وفات پائی اوسکا بیٹا بجی سنگہ جانشین
ہوکر ۱۲ ستمبر ۱۸۵۵ء مین فوت ہوا سرکار سے تجویز ضبطی علاقہ
اجی گڑہ کی ہوئی اور والدہ بجی سنگہ متوفی نے درخواست کی کہ
رنجور سنگہ برادر بجی سنگہ جو زوجۂ غیر منکوحہ سے ہی جانشین ہو رپورٹ
اسکی ولایت کو گئی وہان تحقیقات ہوتی تھی کہ بلوہ ۱۸۵۷ء مین
ہوا اور سید فرزند علی ملازم ریاست اجی گڑہ نے مشہور کیا کہ لکھپال سنگہ
پسر زوجۂ غیر منکوحہ ہیبت سنگہ رئیس اجی گڑہ تھا اُس سے امنیت ضلع
مین خلل پڑا مگر چونکہ والدہ بجی سنگہ اپنی دوستی سے سرکار مین قائم رہی
لہذا یہ تجویز دعوی سرکار بابت ضبطی علاقہ ملتوی رہی اور ازروے
سند مورخۂ ۹ ستمبر ۱۸۵۹ء کے رنجور سنگہ برادر ثانی اونھین شرائط
پر رئیس علاقہ کیا گیا جن شرائط پر راجگان سابق قابض تھے رنجور سنگہ
کو اختیار متبنی کرنے کا بموجب سند مورخۂ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو دیا گیا
رقبۂ اجی گڑہ ۸۰۲ میل مربع آمدنی سالانہ ایک لاکھ ۷۵ ہزار
روپیہ ہے مبلغ ۷ ہزار ۱۳۱ روپیہ ۱۲ آنہ بابت خراج سرکار مین دیا جاتا
تھا مگر ۱۸۱۶ء مین جب علاقہ جو اوسکے قبضے سے نکل گیا تو

تو سلغ ۱ع حا سے خراج مذکور مین کم ہو گئے راجہ ا ضرب
سلامی پاتے ہین فقط

کھمبائت نمبر ۱۷

ماتحت احاطۂ بمبئی بانی اس خاندان کا مرزا جعفر نظام عرف مومن خان
ہی بعد اوسکے اوسکا فرزند مفتخر خان عرف نور الدین جانشین ہوا
اوسکے ساتھہ ۲۳ اپریل ۱۷۷۱ سنہ ع کو انگریزون نے عہدنامہ
دوستی و تفویض قلعہ براچہ منظور کیا بعدہ اوسکا داماد نجم الدین خان
جانشین ہوا اوسکو میرزا مانی پسر غیر منکوحہ نور الدین نے خارج
کرکے اپنی حکومت قائم کی بعدہ اوسکا فرزند فتح علیخان بعدہ
اوسکا بھائی بندہ علی خان جانشین ہوے بندہ علیخان نے
۱۸۴۱ سنہ ع مین وفات پائی تب اوسکا برادرزادہ حسین یار خان
رئیس حال جانشین ہوا اوسکو اختیار متبنی بموجب سند مورخہ ۱۱ مارچ
۱۸۶۲ سنہ ع دیا گیا رقبہ ریاست ۳۵۰ میل مربع آمدنی سالانہ
۳ لاکھہ روپیہ ہی انمنجملہ ۱۵۰۰۰ گورنمنٹ انگریزی کو خراج
دیتے ہین لقب و نکا نواب ہی اضرب سلامی سرکار سے پاتے ہین ✣

سیلانہ نمبر ۷۲

سنہ ۱۸۹ء میں کشوری سنگہ راجہ رتلام فوت ہوا اوسکی دو فرزند
مان سنگہ و جی سنگہ تھے پہلا رتلام پر دوسرا سیلانہ پر قابض ہوا بعد
جی سنگہ کے اوسکا فرزند جھیمن سنگہ جانشین سیلانہ ہوا اوسکے بعد اوسکا
فرزند رتن سنگہ لاولد فوت ہوا تب رتن سنگہ کا چچا ناہر سنگہ
مسند نشین ہوا اور اوسکے بعد اوسکا فرزند بخت سنگہ اور اوسکا
فرزند دولا سنگہ رئیس حال جانشین ہوئی بوجہ خیر خواہی سنہ ۱۸۵۷ء جو
اوسکے سرپراہ کاروں نے کی تھی ہر ایک کو خلعت سرکار سے
عنایت ہوئے رقبۂ ریاست ایک سو تین میل مربع آمدنی سالانہ
دو لاکھ للعہ روپیہ خراج للعہ ہی ا ضرب سلامی

سیتامئو نمبر ۷۳

یہ خاندان بھی ملک مالوہ میں رتلام سے نکلا ہی جب رام سنگہ
راجۂ رتلام نے وفات پائی اوسکے فرزند دوم کشور داس نے
علاقۂ سیتامئو کو رتلام سے علیحدہ کرکے خود قابض ہوا مبلغ
ساٹھہ ہزار روپیہ سلیم شاہی اس ریاست سی بتوسط گورنمنٹ

انگریزی سیندھیہ کو ملتا تھا منجملہ اوسکے مبلغ پانچہزار مہاراجہ جیاجی راو
نے سنہ ۱۸۶۱ء مین راجہ سنگہ رئیس حال کو معاف کردیا اور بوجہ
خیر خواہی ۱۸۵۷ء گورنمنٹ انگریزی سے راجہ سنگہ کو خلعت قیمتی دو ہزار
روپیہ اور اجازت رکھنے چالیس سوار دو سو پیادہ کی اور حکم الضرب
سلامی کا صادر ہوا آمدنی ملک کی مبلغ ایک لاکھہ پچاس ہزار
روپیہ سالانہ ہے فقط

راج گرہ نمبر ۹۷

قریب سو برس کے گذرے کہ دو بھائی قوم راجپوت اومت مسمیان
موہن سنگہ و پرسرام نے ضلع دولت وارہ ملک مالوہ مین رشد
پیدا کیا اول نے راج گڑہ بخطاب راوت اور دوسرے نے
نرسنگہ گڑہ مع خطاب دیوان اختیار کیا ۱۸۱۹ء مین راوت
نول سنگہ اپنے بھائی کو قتل کرکے مالک ریاست ہوا اور ۱۸۲۱ء
مین خودکشی کی اور اسکے بعد اوسکا بھتیجا موتی سنگہ مسند نشین ہوا
۱۸۴۶ء مین بسبب بے انتظامی کے موتی سنگہ ریاست سے معزول
ہوکر ریاست اوسکے چچا گوپال سنگہ کو سپرد ہوئی بعد وفات گوپال سنگہ

ریاست پھر موتی سنگہ کو سپرد ہوئی آمدنی سالانہ دو لاکھ روپیہ ہی
جسمین سے صہ بتوسط گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ سیندھیہ کو
بابت خراج دیا جاتا ہے رئیس کو ۱۱ ضرب سلامی ملتی ہی

نرسنگہ گڑہ نمبر ۷۵

یہ ریاست راج گڑہ کی شاخ ہے رئیس کا لقب دیوان ہی آمدنی اسکی
تین لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ ہی ازانجملہ صہ ہزار روپیہ بذریعہ
گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ ہولکر کو خراج ملتا ہی رئیس حال ہنونت سنگہ
ہین اوسکی فوج مین ۲ سو سوار سات سو پیادہ ہین اونکو ۱۱ ضرب
سلامی ملتی ہے

جینتیا نمبر ۷۶

ملک بنگالہ مین سلہٹ سے پورب چھوٹی ریاست ہی آمدنی
سالانہ اوسکی ععہ ہی دارالریاست اوسکی جینتیا پور ہے
بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۸۲۴ء مین راجہ رام سنگہ سے عہدنامہ اطاعت
وحفاظت منظور ہوا ۱۸۳۵ء مین تحقیق ہوا کہ راجہ رام سنگہ نے
بعالم ولیعہدی باشندگان علاقہ انگریزی کی لڑکون کو

واسطے قربانی کے چوری کرائی اسوجہ سے علاقہ میدانی اوسکا سرکار
انگریزی مین ضبط ہوا بعد اوسکے راجہ نے بخوشی اپنے علاقہ کوہی
بھی سپرد کر دیا اور پانسو روپیہ ماہواری اوسکی پنشن مقرر ہوئی
رئیس اضرب سلامی پاتاہے ✤

چمپا نمبر ۷۷

ملک پنجاب مین یہ ریاست قدیم قوم راجپوت کی ہی ۱۸۴۶ء
مین قبضۂ گورنمنٹ انگریزی مین آئی جسکا ایک جزو مہاراجہ
گلاب سنگہ رئیس کشمیر کو دیا گیا پھر از روی عہدنامہ مہاراجہ کشمیر ۱۸۴۷ء
مین چمبا زیر حکم سرکار انگریزی آیا بتاریخ ۶ - اپریل ۱۸۴۸ء کل علاقہ
چمبا راجہ سری سنگہ اور اوسکے وارثون کو دیا گیا اور ۱۱ - مارچ
۱۸۶۲ء مین اوسکو سند باختیار متبنی عنایت ہوئی رئیس اضرب
سلامی پاتاہی رقبۂ ریاست ۳۲۱۶ میل مربع اور آمدنی سالانہ
ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ ہی خراج سرکاری دس ہزار روپیہ
تھا جس مین دو ہزار روپیہ ۱۸۵۴ء مین کم ہو گیا اب صرف
آٹھ ہزار روپیہ خراج دیتاہے فقط

باونی نمبر ۷۸

ملک بندیل کھنڈ مین دار الریاست اوسکی موضع کدوریا ہے نوّاب شہاب الدّین عماد الملک غازی الدین خان ابن میر محمد شاہ غازی الدّین خان بہادر فیروز جنگ امیر الامرا ابن نواب میر قمر الدینخان نظام الملک آصف جاہ بہادر حیدر آبادی نے باون موضع ضلع کالپی مین سرکار پیشوا سے پائے تھے اسی وجہ سے اس خاندان کا لقب باونی مشہور ہوا جب بندیل کھنڈ مین تسلط انگریزی ہوا نواب نصیر الدولہ قابض ریاست تھے اونھون نے ۱۸۱۵ء مین وفات پائی بعدہٗ اونکے فرزند امیر الملک مسند نشین ہوئے بعدہ اونکے فرزند محمد حسین خان ۱۸۳۰ء مین جانشین ہوئے نواب محمد حسین خان نے ۱۸۵۶ء مین واسطے سفر مکہ معظمہ کے اجازت چاہی اور درخواست کی کہ میرا فرزند کلان مہدی حسین خان جانشین قرار دیا جاوے دونون درخواست محمد حسین خان کی منظور ہوئین مگر بسبب بلوہ نواب صاحب مکہ معظمہ کو نہین گئے مگر تاہم مہدی حسین خان کو خطاب نوابی دیا گیا اور اختیار

ریاست باوجود حیات والد اونکے ہاتھہ مین رہا محمد حسین خان ۱۸۵۹ء
مین فوت ہوئے تب عبداللہ حسین ایک بیٹے نے مہدی حسین خان
کی اصلیت مین شک ڈالدیا اور چاہا کہ خود جانشین ہو مگر سرکار
انگریزی نے بعد تحقیقات مہدی حسین خان کو اصل وارث بحال رکھا
اور بموجب سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کے نواب مہدی حسین خان کو
اطمینان دی گئی کہ اگر کوئی وارث اصلی ہوگا تو اوسکی جانشینی سرکار سے
منظور ہوگی اور جب کوئی وارث اصلی نہوگا اور کوئی رشتہ دار جانشین
کیا جاوے تو اوسوقت نصف آمدنی علاقہ کی بطور نذرانہ دینی ہوگی ۱۸۶۳ء
مین بعوض موقوفی محصول راہداری سرکار انگریزی نے نواب کی خطاب
مین ترقی دی اب خطاب اونکا عظیم الدولہ نصیر الملک نواب مہدی حسین خان
بہادر شوکت جنگ ہے سلامی پہلے ۹ ضرب تھی اب گیارہ ضرب ہے
رقبہ ریاست ۱۲۷ میل مربع آمدنی ایک لاکھہ روپیہ ہے +

سرمور نمبر ۷۹

جب گورکھا کوہستان ہمالہ سے نکال دی گئی اوسوقت سرمور مین
راجہ کرم پرکاس حکمران تھا باعث ضعف عقل کے خارج کیا گیا

وہان کی حکومت اوسکے پسر کلان فتح پرکاس کو بموجب سند مورخہ
۲۱ ستمبر ۱۸۱۵ء دی گئی راجہ حال شمشیر پرکاس ہی بجلدوی
خیر خواہی ۱۸۵۷ء اوسکو خلعت پانچہزار روپیہ اور حکم سات ضرب
سلامی کا دیا گیا اب گیارہ ضرب سلامی پاتا ہی قوم اوسکی راجپوت
ہے آمدنی سالانہ ایک لاکھ روپیہ اور فوج میں اڈھائی سو پاہی
ہین ۵ مارچ ۱۸۶۲ء کو سند متبنی عنایت ہوئی +

	سکیت نمبر ۸۰	

حدود کشمیر مین قدیم ریاست قوم راجپوت کی ہی بموجب سند مورخہ
۲۴ - اکتوبر ۱۸۴۶ء مین کل حکومت اوسکی راجہ اوگرسین کو
دی گئی اور ۱۱ - مارچ ۱۸۶۲ء کو راجہ نے سند متبنی حاصل کی
آمدنی ریاست ۸۰ ہزار روپیہ سالانہ ہی رئیس ۱۱ ضرب
سلامی پاتا ہے فقط

	فریدکوٹ نمبر ۸۱	

یہ ریاست بجانب جنوب و غرب ضلعۂ فیروزپور و جنوب و شرق
پٹیالہ کے واقع ہی رقبہ اوسکا ۶۴۳ میل مربع اور آمدنی سالانہ

دمعہ کے قریب ہی بھلن نامی جاٹ نے عہد اکبر بادشاہ مین نامورے پیدا کی اور بنیاد ریاست کی ڈالی بعد چندے خودسر ہو گیا ۱۸۴۶ء میں سردار فرید کوٹ نے وقت فوج کشی ستلج خدمات لائقہ کین اس نظر سے پرگنہ کوٹ کٹورا منضبطہ دربار لاہور کہ علاقہ موروثی اوسکا ہی سرکار سے انعاماً دیا گیا اور راوسکو خطاب راجگی عنایت ہوا اور بالعوض خدمات ۱۸۵۷ء خدمت دس سوار کی جو رئیس فرید کوٹ دیتا تھا معاف ہوئی اور سلامی ۱۱ ضرب مقرر ہوئی اور ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء مین ازروی سند وزیر سنگہ رئیس حال کو اختیار متبنی دیا گیا اور بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۸۶۳ء اوسکو سند ریاست واسطے اطمینان کے دی گئی اوسکی فوج پچاس سوار دوسو پیادہ کی ہے فقط

کھلور نمبر ۸۲

دارالریاست اسکی بلاسپور ہے یہ علاقہ پنجاب مین دونون جانب دریای ستلج کے واقع ہی علاقہ شرقی ستلج بموجب سند مورخہ ۶ مارچ ۱۸۱۵ء راجہ مہاچند کو اور علاقہ غربی بموجب سند

مورخہ ۱۲ - اکتوبر ۱۸۴۷ء راجہ جگت چند کو سرکار انگریزی سے ملا ہے نام رئیس حال ہیرا چند قوم راجپوت ہی بجلدوی خدمت ۱۸۵۷ء کے اوسکو خلعت قیمتی پانچہزار روپیہ کا سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور سات ضرب سلامی مقرر ہوئی اور اب ۱۱ ضرب ملتی ہی آمدنی ریاست کی ۷۰ ہزار روپیہ سالانہ ہی فقط

ساونت واڑی نمبر ۸۳

ماتحت احاطۂ بمبئی ساونت لوگ مقام واڑی مین رہتی ہین اصل انکی خاندان بھوسلا سے ہی رئیس اول یہان کا کھیم ساونت تھا جسنے ۱۶۲۷ء مین ساہوجی جانشین سیواجی سے سند ریاست حاصل کی اور قابض مالکانہ قرار دیا گیا ۱۷۰۹ء مین اوسکا بھتیجا بھوند ساونت جانشین ہوا اوسکے ساتھ سرکار انگریزی نے عہدنامہ مرقومہ ۱۷ - اپریل ۱۷۳۰ء بابت صلح و آشتی دوامی منظور کیا اوسکے بعد اوسکا پوتا رام چند ساونت ۱۷۳۸ء مین جانشین ہوا اوسکے بعد اوسکا فرزند کھیم ساونت ۱۷۵۵ء مین مسند نشین ہوکر ۱۸۰۳ء مین

لاولد فوت ہوا او وجہ کھیم ساونت نی زام چند ساونت عرف
بھاو صاحب کو متبنی کیا یہ شخص ۱۸۰۷ء مین مارا گیا اوسکی جگہہ
بھوند ساونت جانشین ہوا اوسکی بعد اوسکا فرزند کھیم ساونت
رئیس حال جانشین ہوا اسکے وقت مین بدنظمی نہایت کو پونہچی
تب گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۳۸ء مین انتظام ملک اپنے
اختیار مین کر لیا رئیس کا لقب سردیسی ہی اوسکو استحقاق متبنی
بموجب سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کی حاصل ہی رقبہ ۹۰۰ میل مربع
آمدنی دو لاکھہ روپیہ ہی رئیس کو ۱۱ ضرب سلامی ملتی ہے۔

مالیر کوٹلہ نمبر ۹۸

شیخ احمد زندہ پیر مورث اعلیٰ قوم سروانی جسکو بوجہ اختیار
کرنے طریقۂ مشائخ شیخ کہتے تھے ورنہ درحقیقت وہ افغان ہے
اوسکا بڑا بیٹا شیخ صدرالدین عرف صدر جہان بانی اس
خاندان کا کہ نہایت متقی اور زاہد تھا اپنے وطن اصلی دربند
عرف دراہبن سے جای آبادی مالیر مین پہونچکر ایک نالہ دریای
ستلج کے کنارے پر چھپر بطور تکیہ بنایا اور عبادت الٰہی مین

مشغول ہوا اوس زمانہ مین مقام آبادی مالیر مین صرف ایک موضع خرد
بنام جھوم آباد تھا وہان پر شیخ موصوف کے عبادت خانہ کے
قریب ایک عورت ضعیفہ قوم مالی مسلمان پیشتر سے رہتی تھی
اور وہ صالحہ پہلے ہی مرید اور معتقد شیخ موصوف کی ہوئی اور
بڑی خدمت شیخ کی کرتی تھی جب سلطان بہلول لودی بارادہ
تسخیر دہلی اوس نواح سے روانہ ہوا ایک روز اوسنے قریب تکیہ
شیخ موصوف مقام کیا اور اوسنے ملاقات کی اور اونکی ریاضت
وعبادت دیکھکر اپنے دل مین عہد کیا کہ اگر مین دہلی پر فتحیاب ہونگا
تو اپنی دختر کی شادی اس مرد خدا پرست سے کرونگا بحکم الٰہی
بہلول اپنی مراد کو پونہچا تب اوسے اپنی دختر شیخ موصوف کے
ساتھہ بیاہ دی اور بارہ موضع معہ چھین مزرعہ و دیگر سامان اونکو
دیئے ہر گاہ شیخ موصوف کو یہ جاگیر اور سامان حاصل ہوا اوسنے
ارادہ آبادی دیہ کا کیا چنانچہ بمناسبت ضعیفہ مالی مذکورہ اوس
آبادی جدید کا مالیر نام رکھا صد جہان کے بعد پانچ یا چھہ پشت مین
بایزید خان متصل مالیر دوسرا شہر بنام کوٹلہ معہ شہر پناہ و خندق پختہ

آباد کیا اور بہت دیہات قرب وجوار اپنے قبضہ مین کر لیا مالیر کو
چھوڑ کر کوٹلہ مین دار الریاست قرار دیا بعد اسکے اوسکا بیٹا
فیروز خان رئیس ہوا بعدہ اوسکا بیٹا شیر محمد خان جانشین ہوکر
عالمگیر اورنگ زیب کے زمانہ مین وفات پائی بعدہ اوسکا بیٹا
غلام حسین خان بعدہ اوسکا بھائی جمال خان اپنی اپنی نوبت
مسند نشین ہوئے جمال خان سرہند کی لڑائی مین مارا گیا تب اوسکا
بڑا بیٹا بھیکن خان رئیس ہوا اوسکے عہد مین احمد شاہ ابدالی دہلی کو
آیا اوسنے اس خاندان پر بڑی نوازش فرما کر حدود مقبوضہ
سابق کو وسیع کیا ۱۷۶۲ سنہ ء مین الا سنگہ مورث پٹیالہ کی لڑائی
مین بھیکن خان مارا گیا بعدہ عمر خان بعدہ اسد اللہ خان بعدہ
عطاء اللہ خان بھیکن خان کے برادران خرد اپنی اپنی نوبت
حکومت کرکے فوت ہوئے عطاء اللہ خان کے عہد مین ۱۸۰۸ سنہ ء
مین رنجیت سنگہ لاہور والے نے کوٹلہ پر فوج کشی کرکے اوس سے
ڈیڑہ لاکھہ روپیہ نذرانہ قبول کرایا شروع ۱۸۰۹ سنہ ء مین جنرل
اکٹرلونی صاحب نے مقبوضہ رنجیت سنگہ اور محروسہ سرکار انگریزی

درمیان دریای ستلج حد قرار دی چنانچہ اس باب مین عہدنامہ فیما بین رنجیت سنگہ اور سرکار کے ہوگیا اوسوقت بحالت زندگی عطاء اللہ خان وزیر خان پسر چھوٹی عطاء اللہ خان نے دعوی ریاست بحضور جنرل صاحب موصوف پیش کیا ہنوز مقدمہ زیر تحقیقات تھا کہ عطاء اللہ خان نے وفات پائی اور ریاست گورنمنٹ انگریزی سے سنہ ۱۸۱۰ء مین بنام وزیر خان نسلاً بعد نسل مقرر ہوئی اور عطاء اللہ خان کی اولاد اپنی خاص جاگیر پر قائم رہی وزیر خان سنہ ۱۸۲۱ء مین فوت ہوا بعدہ اوسکا بیٹا امیر خان مسند نشین ہوا اوسی کو خطاب نوابی سرکار سے عطا ہوا اوسکے پہلے یہان کے رئیس خانصاحب کہلاتے تھے نواب امیر خان سنہ ۱۸۴۶ء مین فوت ہوئے بجاے اونکے نواب محبوب علی خان فرزند کلان مسند نشین ہوئے آخیر سنہ ۱۸۵۷ء مین اونھون نے بھی انتقال کیا تب اونکے فرزند ارجمند نواب سکندر علیخان رئیس حال مسند نشین ہوئے پانچوین مین سنہ ۱۸۶۲ء کو اونھون نے سند متبنی پائی ریاست سے ۲۵ سوار سرکار سرکار مین دیے جاتے ہین اور سرکار سے بعوض

معافی محصول اہداری دعاجاے سرکار کو ملتا ہی اور رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے رقبہ ریاست ۶۵ میل مربع آمدنی سالانہ بقولی دو لاکھ روپیہ بقولی ایک لاکھ روپیہ ہے ؀

چھوٹا اودی پور معروف بہ موہن نمبر ۸۵

یہ خاندان سلسلۂ اولاد کلان پرتاپ سنگہ مورث اعلیٰ وبانی خاندان باریا سے ہی ۲۱- نومبر ۱۸۲۲ء کو عہدنامہ اجہ اول پرتھی راج کے ساتھ سرکار انگریزی مین منظور ہوا جسکے روسے گایکوار نے حکومت اپنی چھوڑ دی اور ریاست ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے آئی اب ریاست سی پندرہ سو روپیہ خراج معرفت دربار انگریزی گایکوار کو ملتا ہی بعد پرتھی راج کے اوسکا فرزند گمان سنگہ اور اوسکے بعد اوسکا برادر زادہ جیت سنگہ یکی بعد دیگری مسند نشین ہوئے جیت سنگہ کے فرزند کا نام موتی سنگہ ہی رقبہ ریاست ... ۳ میل مربع آمدنی سالانہ ایک لاکھ روپیہ ہے رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے ؀

دیوگڑہ باریا نمبر ۸۶

یہ خاندان چوہان راجپوت کا ہی سابق بمقام پواگڑہ حکمران تھی فتوحات اسلامی سے بھیلون مین پناہ گیر ہوئی ۱۸۰۳ء مین حصہ سیندھیہ واقع گجرات پر فوج انگریزی قابض ہوئی اوسوقت سے واسطہ انگریزی دربار بار یاکے ساتھہ پیدا ہوا اوسوقت رئیس وہان کا جسونت سنگہ تھا اوسکے بعد اوسکا فرزند گنگاداس مسند نشین ہوا ۱۸۱۰ء مین گنگاداس نے وفات پائی اوسکی رانی حاملہ تھی تاہم زوجہ بیوہ نی ایک شخص متبنی کو مسند نشین کیا جب پرتھی راج بطن بیوہ سے پیدا ہوا متبنی برخاست کیا گیا بعد پرتھی راج اوسکا فرزند مان سنگہ رئیس حال ۱۸۶۴ء مین جانشین ہوا رقبہ ریاست ۲۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ ... روپیہ ازانجملہ ... خراج گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاتا ہے رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے +

	برووانی نمبر ۸۷	

یہ ریاست ملک مالوہ مین زیر انتظام انگریزی ہی رئیس حال رانا موہن سنگہ ۹ ضرب سلامی پاتے ہین آمدنی ریاست کی للعمہ ہے +

ناگود نمبر ۸۸

مشمولہ ملک بوندیلکھنڈ بہت قدیم خاندان قوم راجپوت پریار کا ہے دارالریاست اسکی اوچہرہ قبل از قائم ہونے حکومت چھتر سال بوندیلہ کے یہ ریاست قبضہ مین بزرگان راجہ شیوراج سنگہ کے تھی کبھی عہد راجگان بوندیلہ اور عہد علی بہادر مین اپنی ریاست سی بیدخل نہین ہوئے بتاریخ ۲ مارچ ۱۸۰۹ء مین راجہ شیوراج سنگہ کو سرکار انگریزی سے سند ریاست حاصل ہوئی جسکے رو سے راجہ موصوف چارسو چار موضع معافی موروثی پر قابض مالکانہ ہوئی اونکے بعد ۱۸۱۸ء مین راجہ بلبھدر سنگہ اونکی فرزند مسند نشین ہوئی اور ۱۸۳۱ء مین بعلت قتل اپنے برادر حقیقی جگت دھاری سنگہ کے ریاست سے معزول ہوکر بنارس بھیجے گئے اوسوقت مین اونکے فرزند کلان راجہ راگھوبند سنگہ صغیر سن تھے اسوجہ سے سرکار انگریزی نے ریاست کو زیر انتظام اپنے رکھا اور اونکی تعلیم کے واسطے مولوی حیدر علی فیض آبادی کو اتالیق مقرر کیا جنکے فیضان صحبت سی راجہ صاحب نے عرصہ قلیل مین

اچھی لیاقت ذاتی حاصل کی فارسی و عربی مین بہرہ کامل پایا اور
اپنی حسن رسائی سے والد ماجد کو بنارس سے ناگود لائی جب راجہ صاحب
سن بلوغ کو پہونچے بموجب سند مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۸۳۱ع کے
مسند نشین ہوئے اور اس مسند نشینی مین آٹھہ ہزار روپیہ نذرانہ
اونسے لیا گیا لیکن راجہ صاحب کہ حاتم وقت ہین شادی ہمشیرہ کی
سبب جو مہاراجہ بوندی کے ساتھہ ہوئی تھی قرضدار ہو گئے
تب حسب درخواست راجہ صاحب کے سرکار نے پھر ۱۸۴۲ع مین
بندوبست اپنا کیا مئی ۱۸۶۵ع مین وہ قرض ادا ہو گیا راجہ صاحب
نے انتظام ریاست اپنے ہاتھہ مین لیا بجلدوے خیرخواہی ایام
غدر راجہ صاحب کو علاقہ دھنواہی متعلقہ ریاست منضبطہ
بجی راگھوگڑہ جمعی للعماہ عنایت ہوا اور سند متبنی مورخہ ۱۱
مارچ ۱۸۶۲ع ملی ہے اونکے ایک فرزند سمھوداس ہین جنکی تعلیم پر
راجہ صاحب ہمہ تن مصروف ہین علم سنسکرت و فارسی و انگریزی
پڑھتے ہین سوای اسکے فنون امر اسپ سواری و تیر اندازی و ہندوستانی
وغیرہ کی بھی تعلیم ہوتی ہی راجہ صاحب اہل علم و ہنر کی بڑی قدردانی

افسوس کہ ریاست تھوڑی ہمت بڑی رکھتی ہین رقبہ ریاست ۴۴
میل مربع آمدنی سالانہ عہ ۱۶۱ روپیہ ہی سرکار انگریز سے
۹ ضرب سلامی پاتے ہین فقط

علی راج پور نمبر ۸۹

معروف علی موہن ملک مالوہ مین خراج گزار ریاست دھار تھے
پرتاب سنگہ رئیس کے بعد اوسکے برادرزادہ نے چاہا کہ جسونت سنگہ
پسر پرتاب سنگہ کو جو بعد فوت اپنے والد کے پیدا ہوا ہی خارج کرے
لیکن ایک شخص مسافر مکرانی نے جسونت سنگہ طفل یتیم کی دستگیری کی
اور کیسری سنگہ برادرزادہ پرتاب سنگہ کو نکال دیا صاف معلوم نہین ہوتا
کہ یہ شخص مکرانی کوئی سوداگر یا متوسل ریاست علی راج پور تھا الغرض
جب تسلط انگریزی ملک مالوہ مین قائم ہوا یہ ریاست زیر حکم اسی
مسافر کے تھی گورنمنٹ انگریزی نے بھی مسافر مذکور کو اجازت مالوہ
مین رہنے کی دی اور وہ منتظم ریاست تا سن بلوغ جسونت سنگہ مقرر
ہوا جسونت سنگہ نے ۱۷ مارچ ۱۸۶۲ سنہ ع مین وفات پائی اوسنے
وصیت نامہ تقسیم ریاست فیما بین دو فرزندون کے لکھا تھا

گورنمنٹ نے اوسکو نامنظور کیا اور رانا گنگا دیو پسر کلان جسونت سنگھ کو بعد لینے ایک لاکھ روپیہ نذرانہ کے مسند نشین کیا اور اوسکو خلعت ریاست عطا فرمایا ریاست سے دس ہزار روپیہ ہار کو معرفت گورنمنٹ انگریزی کی خراج دیا جاتا ہے رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے

لوناوارہ نمبر ۹۰

گجرات مین ماتحت احاطہ بمبئی ہے ۲ستمبر ۱۸۰۳؁ء مین اناپرتاب سنگھ کے ساتھ عہدنامہ حمایت وحفاظت گورنمنٹ انگریزی نے منظور کیا اوسکے بعد فتح سنگھ اوسکے بعد اوسکا متبنی دلیپ سنگھ جانشین ہوا بعدہ ۱۸۵۲؁ء مین دلیل سنگھ کو کہ اس خاندان سے نہین ہے گورنمنٹ نے وارث ریاست قرار دیا رقبہ ریاست ۳۰۰ میل مربع آمدنی ۸۰۰۰۰ سالانہ ہے منجملہ اوسکے دس ہزار چھ سو تر پن روپیہ چھ آنہ گیارہ پائی گورنمنٹ انگریزی کو اور دو ہزار تین سو روپیہ رئیس بالا سنور کو خراج دیتا ہے ۹ ضرب سلامی پاتا ہے

بالاسنور نمبر ۹۱

کاٹھیاوار مین ماتحت احاطہ بمبئی ہے خاندان اولاد سردار محمد خان

پسر خسو شیر خان بانی رئیس جوناگڑہ سے ہی سردار محمد خان ضلاع بالاسنور اور روزیہ پور مین حاکم تھا اوسکے بعد اوسکا فرزند جمعیت خان حاکم ہوا اوسکے بعد اوسکا فرزند صلابت خان جانشین ہوکر سنہ ۱۸۲۰ع مین فوت ہوا بعدہ اوسکا بھانجا عابد خان حکمران ہوا اور سنہ ۱۸۲۲ع مین برخاست کیا گیا تب اوسکا بھائی عدل خان جانشین ہوکر سنہ ۱۸۳۱ع مین فوت ہوا بعد زور آور خان رئیس حال مسندنشین ہوے انکے فرزند کا نام منور خان ہے رقبہ ریاست ۳۳۰ میل مربع آمدنی سالانہ للعہ روپیہ ہی منجملہ اوسکے ؏ گورنمنٹ انگریزی کو خراج دیتا ہی ۹ ضرب سلامی رئیس کو ملتی ہے +

سوانت نمبر ۹۲

گجرات مین ماتحت احاطہ بمبئی ہی ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۲۳ع مین گورنمنٹ انگریزی سے ساتھہ پہلا عہدنامہ ہوا رئیس حال راجہ بھون سنگھ ہین رقبہ ریاست ۹۰ میل مربع آمدنی ؏ سالانہ منجملہ اوسکے ؏ گورنمنٹ انگریزی کو خراج دیتا ہے رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے +

عدن نمبر ۹۳

جزائر عرب مین ماتحت احاطہ بنگال ہی بعد نکالے جانی ترکون کے
سنہ ۱۶۳۰ع مین بڑا جزو جنوب عرب سے امام صنعا کے ہاتھہ آیا سنہ ۱۸۳۵ع
مین باشندگان عرب نے باری باری اپنے ملکون سے ترکون کو نکالکہ
آزادی حاصل کی عدن و لحج اور چند مواضع موقوعہ جانب شمال
عدن کو قوم ابدالی نے فتح کیا پہلا عہدنامہ بتاریخ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۰۲ع
بمضمون تجارت و دوستی ساتھہ احمد بن عبد الکریم سلطان
عدن کے سرکار انگریزی نے منظور کیا بعد اوسکے اوسکا بھتیجا
سلطان محسن جانشین ہوا اوسکے وقت مین واسطے لینے
عدن کے گفتگو پیش ہوئی سلطان محسن نے دنیا عدن کا بشرط
قائم رہنے اپنے اختیار کے بذریعہ خط مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۸۳۸ع
قبول کیا یہ شرط اوسکی اجنٹ انگریزی نے منظور نہین کی سلطان نے
کہا کہ اگر یہ شرط منظور نہو تو ہمارا خط واپس دو یہ سوال و جواب پیش تھا
کہ احمد بن سلطان محسن نے اجنٹ کو گرفتار کرکے چھین لینی کاغذ کی
تدبیر کی اور واپسی مال مغروقہ سے انکار کیا اسلئے ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۳۹ع
کو عبارا چلا کر انگریزون نے قلعہ عدن لی لیا اور سلطان مع

اپنے خاندان کے لحج کو بھاگ گیا تاریخ ۲ فروری سنہ الیہ کو سلطان
الحسین اوسکے داماد و کارندہ نے اور ۱۸ جون سنہ الیہ کو
خود سلطان نے دستاویز صلح و دوستی پیش کی بایں ہمہ
سلطان نے نومبر سنہ ۱۸۳۹ء سے لغایت جولائی سنہ ۱۸۴۰ء تک
تین حملہ واسطے لینے قلعہ عدن کے کیے مگر کسی حملہ میں کامیاب
نہوا اسی سے اقرار دوستی شکست ہو گیا آخر جب سلطان
محسن نے عدن مین آکر درخواست صلح کی دمی ۱۱ فروری
سنہ ۱۸۴۳ء کو اقرار نامہ صلح تحریر ہوا اور سنہ ۱۸۴۴ء مین بابت
اکتالیس روپیہ ماہواری سلطان کے واسطے سرکار انگریزی نے
منظور کیا ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۴۷ء کو سلطان محسن مر گیا تب اوسکا بیٹا سلطان احمد
اوسکا جانشین ہو کر ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۴۹ء کو مر گیا تب اوسکا بھائی
علی محسن جانشین ہو کر ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۶۳ء کو فوت ہوا اب اوسکا بیٹا
فودھل علی محسن جانشین ہے واضح رہے کہ سلاطین عدن جنسے تحریرات
انگریزی جاری ہین حسب تفصیل ذیل سرکار انگریزی سے وثیقہ سالانہ پاتی
ہین اور انھین مین سے بیسون کو ۹ ضرب سے بارہ ضرب تک سلامی کا فیر سے ملتی ہے

نام سلاطین	روپیہ	آنہ	پائی
سلطان احمد بن عبداللہ فودھلی قوم فودھل	معماعہ	۱۵/-	+
سلطان فجمل علی محسن والی لحج قوم ابدالی	ماعہ للعہ	۱۵/-	+
شیخ عبداللہ بہادر مسندی سردار اکرابی	معماعہ	۱۵/-	+
سلطان عبید بن یحیی قوم ہوشالی	الماعہ	۶/-	۲ پائی
شیخ صالح فرقۂ علوی	ماسہ	۱۱/-	۷ پائی
سلطان سید محمد قوم امیسر	ماعہ	۱۱/-	۱۱ پائی
سلطان علی گلاب قوم یفائی	حاللعہ	۱۱/-	۱۱ پائی
سلطان واحد بن مومین	لعہ	۵/-	۷ پائی
شیخ عبداللہ رکاعی فرقۂ عیحی	عہ	۱/-	۷ پائی
نمادون نمبر ۹۴			

۷ ضرب سلامی پاتے ہین باقی حال اس ریاست کا ابھی تحقیق نہیں ہوا

نقشہ اون امیرون کا جنکی سلامی ذاتی یا مختص المقام ہی

نمبر	نام	تعداد سلامی	کیفیت
۱	ولیپ سنگہ	۲۱ ضرب	رئیس معزول الہور خطاب اسٹار درجہ اول سلامی تاحیات
۲	جنگ بہادر	۱۹ ضرب	نائب ریاست نیپال خطاب نائٹ گرانڈ کمانڈر آف دی باتھ یہ خطاب ہندوستان مین سوای انکی کسیکو نہین ملا سلامی تاحیات +
۳	رانوجی سندھیا	۱۷ ضرب	اندر حدود گوالیار کے سلامی پاتے ہین +
۴	سالار جنگ	۱۷ ضرب	نائب ریاست حیدرآباد دکن خطاب اسٹار درجہ دوم سلامی تاحیات
۵	قدسیہ بیگم	۱۵ ضرب	والدہ سکندر بیگم رئیسہ بھوپال سلامی تاحیات
۶	عظیم جاہ	۱۵ ضرب	نواب آرکاٹ سلامی تاحین حیات
۷	سلطان بہادر	۱۳ ضرب	مہاراجہ وزیانگرم ماتحت احاطہ مندراج ملک تیلنگان نام انکا مہاراجہ راج رمیا سلطان بہادر مرزا گجپتی خطاب اسٹار درجہ دوم احاطہ بنگال مین وقت آمد و روانگی سلامی پاتے ہین آمدنی ملک کی بیس لاکھ روپیہ خراج سرکار کو پانچ لاکھ روپیہ دیتے ہین فقط

احوال مؤلف

پیشتر بزرگانِ مولف سلاطین دہلی کے دربار سے توسل رکھتے تھے
زمانہ تخمینا تین سو برس کا گذرا ہوگا کہ طرح اقامت موضع نارہ
پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد مین ڈالی موضع مذکور بشمول چند مواضع دیگر
اپنے قبضہ مین رکھکر بسر اوقات کرتے رہے جب کثرت اولاد
ہوئی گذران اوس جایداد مین نہو سکا نوکری کے واسطے ہر ایک
نے اپنی اپنی باری بیرونجات مین قدم رکھا چنانچہ جد امجد حکیم
محی الدین مغفور اولا ملک بوندیل کھنڈ مین نواب رحم خان
وکرامت خان کی مصاحبت مین رہے ازان بعد بعہد دولت
مہاراجہ اجیت سنگہ جودیو بہادر دربار ریوان سے توسل پیدا
کیا اور والد ماجد حکیم شیر علی مبرور بعہد دولت نواب آصف الدولہ
بہادر دربار لکھنؤ مین عہدہ جلیلہ پر مامور رہے بعد وفات
نوابصاحب مرحوم خانہ نشینی اختیار کی آخر بعمر ۸۵ سال ۱۲۵۶
ہجری مین سات فرزند یعنی ۱ حکیم مردان علی مرحوم ۲ حکیم علی ضامن
مرحوم ۳ حکیم احسان علی خان مد ظلہ مؤلف طب احسانی وغیرہ

۴ مولوی حکیم امان علی خان مجددی مرحوم ۵ حافظ قربان علی مرحوم ۶ حکیم فرمان علی مدظلہ ۷ رحمان علی خان مؤلف کو چھوڑکر رحلت فرمای عالم بقا ہوے او سوقت مؤلف کی عمر ۱۱ سال کی تھی تا چندے برادران والاشان خصوصًا حکیم احسان علیخان کی تربیت اور دستگیری مین تحصیل علم کی از آن بعد خدمت مین جناب مولانا محمد شکور مچھلی شہری مدظلہ و مولانا محمد سلامت اللہ بدایونی مرحوم و مولانا قاری محمد عبد الرحمن پانی پتی مدظلہ و مولانا عبد اللہ زید پوری کی تحصیل علوم سے بہرہ اندوز ہوکر ۱۲۶۷ سنہ ہجری مین بسفارش و دستیاری مولوی حکیم امان علیخان مرحوم اپنے بھائی کے سلسلہ ملازمان دربار ریوان مین داخل ہوا اور بعد وفات برادر مغفور بجای اوس مبرور کے ملازم دربار ہوکر عہدۂ مفوضہ کا انصرام کرتا رہا اور اب تک اوسی کام پر سرفراز ہے تالیفات اوسکے سے رسائل ذیل یادگار وقت ہین ۱ آداب احمدی و ۲ تحفۂ مقبول و ۳ طریقۂ حسنہ و ۴ وسیلۂ نجات و ۵ منیۃ اللبیب و ۶ آفتاب حکمت و ۷ دریای لطافت و ۸ مہر ہفت و ۹ فوائد حکیم

و فوائد جلالیہ و طب رحمانی و صحت جسمانی و ریاض الامرا جسکی
تاریخ تالیف سر آمد اوکیای سخنور اعنی حکیم محمد سرور متوطن احمدآباد
نارہ پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد نے منظوم کی ہی وہ بھی بطور یادگار
ذیل مین لکھی جاتی ہے فقط

تاریخ بہ صنعت تخرجہ

المنۃ للہ کہ یہ تاریخ نو آئین
انداز نیا طرز نیا ڈھنگ نرالا
نمبر کی رعایت پہ بلا روی رعایت
کیا جوش طبیعت ہے ولا فیض خدا ہے
کیونکر جلبی معرض حیرت مین آئین
مطبوع خلائق ہو مطبوع رئیسان

رحمانعلی نے جسبی تالیف کیا ہی
یون دیکھ لو کیا حاجت توصیف و ثنا ہی
اوستاد نی حالات ریاست کو لکھا ہی
سچ پوچھیے تو کوزی مین دریا کو بھرا ہی
واللہ کہ یہ آینہ ہند نما ہی
زیرا کہ مسمی بریاض الامرا ہی

سرور نے یہ تاریخ لکھی بی سر نرگس
کیا خوب یہ گلدستہ دست لہ وسا ہی
١٩ ٩٥٠
سنہ ١٨٦٩ عیسوی

تمت

تقریظ ریاض الامرا نتائج قلم برشتہ و حقیقت نگار مولوی غلام محمد خان اوڈیٹر و رفیق اخبار

رباعی

آئینہ حال رؤسا کو دیکھو	رشک جام جہان نما کو دیکھو
ہی شوق تواریخ اگر دامنگیر	تاریخ ریاض الامرا کو دیکھو

سبحان اللہ تاریخ کا علم بھی کیا علم ہے جسکے معلومات سے تمام موجودات کی کیفیت زیر نظر رہتی ہے حالات ماضی و حال کی ذرا ذرا خبر رہتی ہے ارباب خبرت ہر ایک حالت سے لطف اوٹھاتے ہین ہر ایک بات سی ایک نصیحت پاتی ہین اسمین شبہہ نہین کہ انسان کو زمانے مین تاریخی حالات کے دریافت کرنے اور یاد رکھنے کی نہایت ضرورت ہوتی ہی اسواسطے کہ بغیر واقفیت دنیا کا کام نہین چلتا تربیت یافتہ قومون کا ہندوستان کے روسا پر یہ بڑا اعتراض تھا کہ وہ بیخبری سے تمام دنیا کے حالات سے تو کیا خبر رکھینگے خود اونکو اپنی خبر نہین اپنی خبر نہونے سے یہ مراد نہین کہ وہ اپنے حال سے

بیخبر تھے بلکہ اپنے ملک کے حالات کی ناواقفیت بھی اپنے ہی
حال کی ناواقفیت ہی لیکن حقیقت یہ ہی کہ اسوقت تک اونکی
زبان مین تواریخ موجود نہ تھی کتابین فارسی وغیرہ مین تھین
پھر کیونکہ ممکن تھا کہ ایک ایسا رئیس بھی جو فارسی سے ناواقف ہو
اپنے بزرگون کے حالات سے بذریعہ کتب آگاہی حاصل کرے
البتہ سنی سنائی باتین بہت کچھ ذہن نشین ہوا کرتی تھین
ہرچند تاریخ ہند اور بعض بعض کتب ایسی ترجمہ ہوئین کہ سررشتہ
تعلیم کے طالب علمون کے کارآمد ہوگئین لیکن عام رواج ان
کتابون نے جیسے کہ چاہیے نہین پایا اسواسطے کہ ان مین جیسے اور واقعات
مندرج ہین اسی طرح بطور انتخاب رؤسائے ہند کا حال بھی
چیدہ چیدہ درج ہے اسلیے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی
جو والیان ملک ہند کی ریاستون کے ساتھ مخصوص ہو الحمدللہ
کہ ریاض الامرا اوس قسم کی کتاب جدید تالیف ہوئی جو کل اغراض
کے لیے کافی و وافی ہو اور جس سے ہندوستان کی ابتدا سے
انتہا تک کی کل ریاستون اور حکومتون کا حال معلوم و مفہوم

ہو جاوے چنانچہ ہم نہایت خوشی سے ظاہر کرتے ہین کہ مولوی
منشی حکیم عبدالرحمن صاحب نے جنکے بزرگ اول شاہان دلی کی سرکار
مین مناصب عمدہ پر ممتاز تھے اور بعدہ اکثر ہندوستانی ریاستون
کی مصاحبت اور خود مؤلف صاحب بھی ہندوستانی ریاستون
مین ہی ہین اور اونکی حالات سے کامل درجہ کی واقفیت رکھتی ہین
پس یہ کتاب جو تالیف کی ہی اس سے اونکی واقفیت کا حال
بخوبی روشن ہی اور کتب معتبرہ تواریخ مثل تاریخ فرشتہ وغیرہ سے
بھی بعض بعض مطالب ضروری کو اقتباس کیا ہی اس کتاب
مین ہر ایک ریاست کی آبادی اور اوسکی آمدنی وغیرہ اور بنای
ریاست کا حال بزبان اردو ابتدا سے انتہا تک نہایت متانت
اور خوبی کے ساتھہ لکھا گیا ہے اور حذف زوائد پر اکثر
عمل کیا گیا ہے کیونکہ غیر ضروری یا فضول مضامین سے کسی کتاب کو
طول دینا اسقدر نافع اور کارآمد نہین جیسے کہ کوائف تاریخی کو
ایجاز و اختصار کے ساتھہ درج کرنا سہولت اور نفع کا باعث ہی
پس اس کتاب مین یہ صفات موجود ہین ہندوستان کے

ہر شخص کے واسطے کیا خاص کیا نہایت ضروری ہی کہ اس کتاب کو
دیکھے اور اسکے مطالب ضروریہ کو اپنے ذہن نشین رکھے علی الخصوص
والیان ملک اور روساے ہندوستان کو اس کتاب کا ملاحظہ ضرور
اور موجب سرورہی کہ اونکے بزرگوں کے نام نامی اچھی یادگار
کے ساتھہ زندہ جاوید ہین اور نیز اونکے حالات اونکی خصوصیات
جو شہنشاہ وقت یعنی ملکہ معظمہ کی پیشگاہ سے اونکو حاصل ہین مثلاً
اتواپ سلامی کی تصریح یا اور بعض بعض امور کی تشریح بخوبی مندرج
ہی دیباچہ کے بعد مفصلۂ ذیل ریاستوں کا تاریخی حال لکھا ہی
نیپال کابل مسقط زنگبار حیدر آباد بڑودہ میسور گوالیار
اندور بھوپال اودیپور کشمیر قلات ٹراونکور کولاپور مسلہ آباد
جیپور جودہ پور پٹیالہ کوٹہ ریوان کچہ کوچین بیکانیر بہاولپور
بوندی کرولی بھرت پور ٹونک بھوٹان سکم اورچھا عمر
تھری کشن گڑہ الور دھولپور جیسلمیر جھالاپٹن پرتاب گڑہ
دولیا دھار دیواس دتیا بانسواڑہ پھروخیر پور سروہی
ڈونگر پور رامپور جاورا کوچ بہار ٹیہرا بنارس جیند نابھہ

کپورتھلہ سمتھر جونا گڑہ جام نوانگر بھون نگر تلام نیاچرکھری
بجاور چھتر پور منڈی پالن پور پیپلہ رادھن پور پوری بندر
درنگ دھرا اجی گڑہ کھمبایت سلانہ سیتا مئو راجگڑہ نرسنگہ گڑہ
جنیرا چمبا باوڑی سرمور سکیت فریدکوٹ کہلور ساونت واڑی
مالیر کوٹلہ چھوٹا ادیپور معروف بہ موہن دیا گڑہ باریا ربروالی
ناگود علی راج پور لونا وارہ بالاسنور سوانت عدن نداوان
از بسکہ تاریخ نادر اور نہایت درجہ عمدہ اور مفید معلوم ہوئی اسواسطے
ہماری مطبع کے کارفرمای عالی وقار انتخاب یار جناب منشی نولکشور صاحب
مالک اودہ اخبار نے اس نسخہ کو چھپوایا اور بفضل الہی سے ماہ مئی سنہ ۱۸۷۳ع
مین یہ تاریخ چھپکر تمام ہوئی امید ہی کہ کتاب موصوف منظور نظر
اولوالابصار اور زمانے مین یادگار رہے گی اور تمام اقلیم ہند
مین شہرت پائے گی ہجوم شوق خریداران باوقار سی ہاتھون ہاتھ
جائے گی

تمت